100 شفایابیاں

ہومیوڈاکٹر اسرار الحق اسہروردی

بی۔ایس۔سی۔ ایم۔اے۔ ڈی۔ایچ۔ایم۔ایس۔ آر۔ایچ۔ایم۔پی

email:maktabahdaneyal@hotmail.com

Tel : 042 - 7660736 Mobile : 0333 - 4276640

محمد ابوبکر صدیق
نے
ندیم یونس پرنٹرز، لاہور سے چھپوا کر
مکتبہ دانیال سے شائع کی

نام کتاب : 100 شفایابیاں
مصنف: ڈاکٹر اسرار الحق سہروردی
ناشر: مکتبہ دانیال لاہور
کمپوزنگ: کامران ہاشمی

قیمت 240 روپے
مکتبہ دانیال لاہور

email:maktabahdaneyal@hotmail.com
Tel : 042 - 7660736 Mobile : 0333 - 4276640

اِنتساب

والدِ محترم

چوہدری محمد حسین صاحب

کے نام

کمانِ شاخ سے گُل کِس ہدف کو جاتے ہیں
نشیبِ خاک میں جا کر مجھے خیال آیا

(افضال احمد سید)

......گزارشِ احوالِ واقعی......

اِس کتاب کو ایک بہت بڑے کتابی سلسلے کا پہلا حصہ بننا تھا مگر ایسا ہوا نہیں۔ ایک دن خیال آیا کہ کیوں نہ ہر بیماری کے سو شفایاب مریضوں کا احوال لکھا جائے اور وہ بھی یوں کہ دس مریض تو میرے ہوں اور باقی دس دس مشاہیرِ ہومیو پیتھی' اور کچھ اپنے دوستوں کے۔ کام کا آغاز کیا اور اپنے حصے کے مریضوں کا احوال لکھ لیا۔ اس کے بعد ہر طرح سے گزارش کی مگر کسی دوست نے اپنا حصہ نہیں ڈالا۔ اِس اِنتظار میں چار برس بیت گئے۔ اب اِس سے زیادہ کیا اِنتظار کرتا اور کیا درخواست' سو تنگ آ کر باقی کے 90 مریضوں کا احوال لکھ لیا۔

طے یہ تھا کہ پہلا حصہ نفسیاتی امراض کا ہوگا۔ دوسرا گردے کے امراض کا۔ تیسرا جگر کے امراض اور پھر اسی طرح یہ سلسلہ چلتا رہے گا' مگر اپنے پیارے راج دُلارے ساتھیوں سے مایوس ہو کر میں نے مریضوں کی رودادوں کا پشتارا کھولا اور جو سامنے آئے لکھ لیے۔ اس کتاب کی اشاعت میں اتنی تاخیر ہو چکی ہے کہ اب لوگ اس کتاب کا نام لے کر مجھے چڑانے لگے ہیں۔ مجھے یہ تسلیم کرنے میں کوئی باک نہیں کہ یہ کتابی اتنی اچھی نہیں لکھی گئی جتنی اسے ہونا چاہئے تھا' یا جتنی اچھی کتاب کا خاکہ میرے ذہن میں تھا مگر کیا کیا جائے۔

''یہی ممکن تھا ایسی حالت میں'' اپنے تمام مریضوں کا احوال لکھنے کا ارادہ ہے سو اگلی کتب میں ان کوتاہیوں سے گریز کیا جائے گا۔ اب سوال اُٹھتا ہے کہ اسی کتاب میں کیوں نہیں تو تجربہ یہ سکھاتا ہے کہ کتاب کی اشاعت بھی شادی کی طرح ہوتی ہے۔ ایک دفعہ کوئی رخنہ پڑ جائے یا ہوتے ہوتے رہ جائے تو پھر کبھی نہیں ہوتی یا بہت مشکل سے ہوتی ہے۔ پچھلی صدی کی اسی دہائی میں شاعری کا شوق ہوا' کچھ نظمیں اور چند غزلیں' مطلب یہ کہ ایک کتاب کا مواد اکٹھا کیا اور کتابت کروالی۔ شائع ہونے سے پہلے بھائی عبداللہ طاہر جو پاکستان کے اچھے مصوروں میں شمار ہوتے ہیں' کی خدمت میں حاضر ہوا اور سرورق بنانے کی درخواست کی۔ انہوں نے کتابت

دیکھی اور غیر معیاری قرار دیدی۔ ’’کتاب ہمیشہ کیلئے ہوتی ہے کتابت اچھی کروائیں‘‘۔ ان کا مشورہ مان لیا اور پھر دن مہینے سال اور اب تو دہائیاں گزر گئیں مگر کتاب نہ چھپ سکی۔ اور اب وہ شاعری بچگانہ لگتی ہے سو غرقِ حالات ہو کر نابود ہو گئی۔

ہومیو پیتھی میں دوا تجویز کرنے کے بہت سے طریقے ہیں اور ہر طریقہ صحیح ہے۔ میں تربیت کیلئے آنے والے معالجین سے گزارش کیا کرتا ہوں کہ کسی ایک طریقے میں مہارت حاصل کریں اور باقی طریقوں سے کم از کم واقفیت ضرور ہونی چاہیے۔

پہلا سبق یہ ہوتا ہے کہ دوائیے کو علامتیئے سے ملا کر پڑھیں۔ یعنی کوئی علامت جو دوائیے (میٹریا میڈیکا) میں بیان ہوئی ہے وہ ریپرٹری (علامتیئے) میں کہاں اور کیسے بیان ہوئی ہے۔ اس طرح رٹا لگانے کی ضرورت نہیں رہے گی۔

ان مریضوں کا احوال پڑھتے ہوئے تقریباً ہر طریقہ سے دوا نکلتی ہوئی نظر آئے گی، گو اکثر مریضوں کو مزاج پر دوا دی گئی ہے۔ عموماً کی نوٹس، سبب، میازم اور ذہنی علامات کی بنیاد پر دوا دینے کی کوشش کی گئی ہے۔

آخر میں اپنے دوستوں، ساتھیوں، مددگاروں کا شکریہ جن کی فہرست بہت طویل ہے مگر اس میں نمایاں ترین نام ڈاکٹر رمضان شریف، ڈاکٹر محمد نواز، ڈاکٹر اعجاز علی، ڈاکٹر ارم شاہین، ڈاکٹر سائرہ، ڈاکٹر اکبر معصوم، ڈاکٹر خالد محمود، عین المفر قریشی، ڈاکٹر شمع یاسمین، اور ڈاکٹر ضیاء المصطفیٰ کے ہیں۔

موبائل: 0345 - 504 29 58
0333 - 526 35 37
فون: 057 - 252 23 71

ڈاکٹر اسرار الحق السہروردی
ہزارہ روڈ۔ حسن ابدال

کیس نمبر (1) :

ایک 35 سالہ خاتون لیکچرار کو ڈراؤنے خواب آتے تھے۔ خواب میں دو کالے ہاتھ اِس کا گلا دبانے کیلئے اس کی طرف بڑھتے تھے' جس سے اس کی نیند ٹوٹ جاتی تھی اور خوف کے باعث دوبارہ نیند نہیں آتی تھی۔ اِسے دوسری تکلیف کچھ عرصے سے یہ تھی کہ پڑھاتے ہوئے اِس کی آواز بند ہو جاتی تھی۔ ہونٹ تو ہلتے مگر آواز نہیں نکلتی تھی۔ ایک ایلو پیتھک ڈاکٹر نے گلے کا عکس ریز بھی کروایا۔ اِس سے بھی کچھ پتہ نہیں چلا محترمہ سے سوالات کئے تو پتہ چلا کہ کلاس میں پڑھاتے ہوئے اچانک یوں لگتا ہے کہ ساری طالبات اِس کی طرف متوجہ ہیں اور گھور رہی ہیں پھر دیواریں چلنے لگتی ہیں کمرہ چھوٹا ہونے لگتا ہے اور اِس کے بعد اِس کی آواز بند ہو جاتی ہے۔

رودادِ ماضی:

بچپن سے لیکر اِس عارضے میں مبتلا ہونے تک اِسے کوئی خاص اور غیر معمولی تکلیف نہیں ہوئی۔ کبھی شدید بیمار نہیں پڑی' والدین بھی صحت مند ہیں۔

ایف۔ اے کے بعد اِس کی شادی ہوئی۔ شادی والے دن بارات واپس جاتے ہوئے ان کی کار ایک سرخ رنگ کی کار سے ٹکرا گئی جس سے اس کے شوہر کا انتقال ہو گیا۔ بارات سسرال پہنچی تو اسے اپنے مرحوم شوہر کا منہ تک نہیں دیکھنے دیا گیا۔ منحوس اور ڈائن کہا گیا۔ چند ہفتے سسرال میں گزار کر وہ میکے آ گئی۔ اِس کے بعد سے سرخ چیزوں سے خوف آنے لگا یہ خوف اِتنا بڑھا کہ اس کا کمرے سے نکلنا محال ہو گیا۔ دو سال کے نفسیاتی علاج سے یہ مسئلہ ختم ہو گیا۔ پڑھائی کا سلسلہ دوبارہ شروع ہوا۔ بی۔ اے اور ایم۔ اے میں پوزیشن لی' اور لیکچرار بھرتی ہو گئی۔ اساتذہ کی تنظیم کی بہت فعال رکن اور عہدیدار بنی' پھر اِس کا تبادلہ اپنے شہر سے دور ہو گیا۔ جہاں ہوسٹل میں رہنا پڑا۔ یہاں رہتے ہوئے اِسے یہ دو تکالیف ہو گئیں۔ جن کا مسلسل ایلو پیتھک علاج ہو رہا

تھا۔ مگر تا حال کوئی فائدہ محسوس نہیں ہوا۔ ایک ڈاکٹر نے اِسے فریز یئم دی۔ جس سے اس کے جسم میں لگاتار کپکپاہٹ رہنے لگی۔

تجزیہ:

اس مریضہ کو بہت سے طریقوں سے دوا دی جاسکتی تھی۔ خواب کی بنیاد پر' غم کی بنیاد پر' تذلیل ہونے اور برداشت کرنے پر اور موجودہ علامات پر۔ میں نے موجودہ علامات کو اہمیت دی اور P.P.P یعنی Present, Predominating, Persistent علامت یعنی چیزیں چھوٹی نظر آنے کی بنیاد پر اِسے پلاٹینا 1M دی۔

پلاٹینا حیرت انگیز طور پر مفید ثابت ہوئی اور تقریباً تمام علامات دو دن میں ختم ہو گئیں۔ ایک ماہ خیریت سے گزر گیا۔ پھر اِسے پیشاب کرتے ہوئے جلن ہونے لگی۔ کینتھرس 30 میں دی گئی ایک ہفتے میں یہ تکلیف مکمل طور پر ٹھیک ہو گئی۔ لیکن ذہنی علامات دوبارہ ظاہر ہو گئیں۔ لیکن اس مرتبہ علامات میں وہ شدت نہیں تھی۔ تو تین طریقوں پر غور کیا گیا۔ (1) انتظار۔ (2) پلاٹینا کو دہرانا۔ (3) دوا کی تبدیلی۔

اصولاً پہلی بات سب سے بہتر تھی' لیکن میں نے سوچا کہ جب تک سبب کی بنیاد پر دوا دے کر اس تہہ سے مریضہ کی جان نہ چھڑائی گئی تو یہ تکلیف ہوتی رہے گی۔ نیٹرم میور 200 دی گئی۔ دو ماہ خیریت سے گزر گئے پھر پیشاب میں جلن کی تکلیف دوبارہ شروع ہو گئی۔ پلاٹینا 1M دہرائی گئی جس سے یہ تکلیف بھی ختم ہو گئی۔ پھر اس کی شادی ہو گئی اور جب تک رابطہ رہا اس کی صحت یابی کی خبر ملتی رہی۔

اب سوال یہ ہے کہ اسے پلاٹینا کیوں دی گئی۔ نیٹرم میور کے بعد کینتھرس کیوں نہیں دی گئی۔ تو یہاں "جسمانی اور ذہنی تکالیف ادل بدل کر" کی بنیاد پر دوا دی گئی۔ اور پلاٹینا اس علامت کی مؤثر ترین ادویات میں سے ایک ہے۔

کیس نمبر (2) :

اِس مریض کو دیکھنے میں اِس کے گھر گیا۔ اِن کی عمر 70 سال تھی، ایک چارپائی پر دنیا و مافیہا سے بے خبر بیٹھے ہوئے تھے۔ کسی سوال کا جواب نہیں دیتے تھے ہر پانچ سات منٹ کے بعد بڑبڑاتے تھے۔

اِن کے بیٹے نے بتایا۔ ''دنیا سے لاتعلق ہیں اسی طرح بیٹھے رہتے ہیں کبھی کبھی ان لوگوں سے باتیں کرنے لگتے ہیں جنہیں مرے ہوئے عرصہ بیت چکا ہے۔ اِس وقت لگتا ہے کہ محفل میں بیٹھے ہیں اور ان مرے ہوئے لوگوں سے ایسے باتیں کرتے ہیں جیسے وہ ان کے سامنے بیٹھے ہوں''۔

اکثر صبح اُٹھ کر ایک ہاتھ یا پاؤں دھو کر جو کپڑا ملے اسے بچھا کر نماز پڑھنے لگتے ہیں پھر یہ قیام پورے دن پر پھیل جاتا ہے بڑی مشکلوں سے انہیں پکڑ کر بٹھایا جاتا ہے۔

کالے جن نظر آتے ہیں ایک دو دفعہ انہوں نے دیوار پر چڑھنے کی کوشش کی۔ پوچھنے پر کہتے ہیں کہ میرے سر پر کالا جن بیٹھا ہے۔ دیوار پر چڑھ کر خود کو سر کے بل گراؤں گا تا کہ جن مر جائے۔ کبھی کبھی بچوں جیسی حرکتیں کرتے ہیں لوگوں کا کہنا ہے کہ انہیں جن کا بچہ چمٹ گیا ہے۔

حوائج ضروریہ کا بھی ہوش نہیں رہتا۔

سی۔ ٹی سکین (C.T Scan) کی رپورٹ کے مطابق اِن کا دماغ سکڑ گیا تھا۔ اور ڈاکٹروں نے انہیں لاعلاج قرار دے دیا تھا۔

تجزیہ:

اِس میں دماغ کا سکڑنا اصل سبب تھا۔ جس کی دوائیں کاسٹیکم، اسٹرامونیم، سلفر اور لیکسس ہیں۔ مذہبی جنون سب سے شدید اور مستقل علامت ہے۔ مُردوں سے باتیں دوسری نمایاں

علامت ہے۔ پاگل پن ان سب پر محیط ہے۔ جن نظر آنا' بڑبڑانا وغیرہ دیگر علامات ہیں۔

ان علامات کے پیش نظر سلفر' اسٹرامونیم اور لیکسس میں سے کوئی ایک دوا دینی تھی چونکہ مریض متشدد نہیں تھا تو میں نے اسے لیکسس 200 میں دی۔

نتیجہ:

دوا صبح دی گئی تھی شام کو اس کے بیٹے نے بتایا کہ مریض نے اپنے دونوں ہاتھ گلے پر رکھے ہوئے ہیں مسلسل چیخ رہا ہے اور لگتا ہے کہ اسے سانس لینے میں دقت ہو رہی ہے۔ میں نے انہیں انتظار کا مشورہ دیا اور کہا کہ اگر یہ علامات برقرار رہیں یا ان میں شدت آ جائے تو بیلاڈونا دے دیں۔

انہوں نے انتظار کیا چند گھنٹوں میں یہ شدت ختم ہوگئی۔ پندرہ دن کے بعد مریض کے بیٹے نے بہت جوش میں فون کیا۔ اُس نے کہا آج صبح عجیب واقعہ ہوا۔ والد صاحب نے مجھ سے پوچھا۔ ''میں کہاں ہوں؟'' میں نے کہا خود سوچ کر بتائیں۔ انہوں نے کہا۔ ''گھر تو نہیں لگتا۔ ارے یہ تو واہ ہے۔ اب میں ان کو آپ کے پاس لانا چاہتا ہوں''۔ میں نے کہا ''لے آؤ''۔ کلینک پہنچ کر وہ اور بھی خوش ہوئے۔ مریض کے بیٹے نے بتایا کہ میں نے انہیں کہا کہ چلیے گھر چلتے ہیں۔ جی ٹی روڈ پر پہنچ کر جیسے ہی میں نے روڈ پار کیا۔ تو انہوں نے ڈانٹتے ہوئے کہا۔ ''یہ تو تم پشاور والی طرف آ گئے ہو۔ ہمیں تو پنڈی کی طرف جانا ہے۔ میں نے کہا کہ پہلے حسن ابدال جائیں گے تو راضی ہو گئے۔ انہیں پھر کوئی دوا نہیں دی گئی اور چھ ماہ کے بعد ان میں نا قابل برداشت جنسی خواہش پیدا ہوئی۔ جسے فلورک ایسڈ اعتدال پر لے آیا۔ بہت عرصہ گزرنے کے باوجود یہ مریض اور اس کی روداد مجھے آج بھی یاد ہے۔

کیس نمبر (3) :

یہ نوجوان کلینک میں آیا تو کانپتے ہوئے رو رہا تھا۔ مسلسل کپکپاہٹ' بار بار ایک ہی بات دہرا رہا تھا کہ ''وہ مجھے پاگل خانے بھجوادیں گے'' میں نے تسلی دیتے ہوئے کہا کہ اس طرح تو میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر پاؤں گا۔ پانی پیو۔ آرام سے بیٹھو اور مجھے سب کچھ تفصیل سے بتاؤ۔ تسلی اور تشفی سے کچھ بہتر ہونے پر اُس نے بتایا۔

''میں کمپیوٹر انجینئر ہوں۔ ایک مقامی کارخانے میں کام کر رہا ہوں۔ گھر میں والدہ اور چھوٹے بھائی کے ساتھ رہتا ہوں۔ شادی شدہ ہوں اور ایک بچی کا باپ ہوں۔ بیوی ایک ٹانگ سے معذور ہے۔ ماں نے کہا تمہاری یہاں شادی کرنی ہے' ماموں زاد تھی میں نے ہاں کر دی۔ اس معذوری کا مجھے علم تھا۔ معذور نہیں ہے صرف لنگڑاتی ہے۔ اب وہ ناراض ہو کر چلی گئی ہے''۔ اور ساتھ ہی اُس نے پھر رونا شروع کر دیا اور کانپنے لگا۔ اِسے پھر تسلی دی باتیں کیں ذرا ناراض بھی ہوا۔ ''یار تم تو ایسے رو رہے ہو جیسے تمہیں پھانسی ہو جائے گی''۔ آرام سے بیٹھو اور مجھے سب کچھ تفصیل سے بتاؤ۔ ''وہ مجھے پاگل خانے بھجوادیں گے۔ بیوی ناراض ہو کر چلی جاتی ہے تو وہ آتے ہیں اور مجھے پاگل خانے بھجوا دیتے ہیں''۔ کیوں؟ ''وہ کہتے ہیں مجھے غصہ بہت آتا ہے۔ ایسا پہلے دو دفعہ ہو چکا ہے۔ دو دفعہ میں ایک ایک ماہ کیلئے داخل رہ چکا ہوں۔ وہ مجھے کوئی دوا دیتے ہیں۔ اِس سے میں سویا رہتا ہوں۔ روز صبح ایک ڈاکٹر آ کر کہتا ہے بازو سیدھے کرو۔ انگلیاں کھولو۔ جس دن میں ایسا نہ کرسکوں وہ دوا کی مقدار کم کر دیتے ہیں اور ایک ماہ کے بعد گھر بھیج دیتے ہیں''۔

کتنا غصہ آتا ہے آپ کو؟

بہت زیادہ' توڑ پھوڑ کرتا ہوں؟

کیا مار پیٹ بھی؟

نہیں۔ لیکن وہ کسی نہ کسی بہانے ناراض ہو کر چلی جاتی ہے۔ پھر ہم مناتے رہتے ہیں۔
میں کبھی ان کے گھر جاؤں تو وہ ہمیں بات نہیں کرنے دیتے۔ چھوٹی سالی سر پر سوار رہتی ہے۔
کمرے میں اکیلے ہوں تو باہر کھڑی مسلسل کہتی رہتی ہے۔ ''باجی امی بلا رہی ہیں''۔

''بیوی حاملہ ہے بچی کا نام انہوں نے اپنی مرضی سے رکھا۔ میری کوئی بات مانی نہیں
جاتی۔ اب وہ پھر ناراض ہو کر چلی گئی ہے''۔ اور پھر وہی رونا کپکپانا۔

تجزیہ:

اس معاملے کا تجزیہ مشکل نہیں تھا۔ غصے کا دبنا غصے میں توڑ پھوڑ کرنا غصے میں چیخنا چلانا۔
جذباتی ہونے پر کانپنا' رونا' مرد ہونے کے باوجود بیوی کے ناراض ہونے پر اس طرح کا ردِ عمل۔
اسٹافی سیکیریا کے سوا اسے کیا دیا جا سکتا تھا؟

اسٹافی سیکیریا کے بارے میں عموماً کہا جاتا ہے کہ اس کی تکالیف غصہ دبنے سے ہوتی ہیں
اس سے یہ تاثر اُبھرتا ہے کہ اس کا مریض غصہ برداشت کر لیتا ہے۔ عموماً یہ کہا جاتا ہے کہ اسٹافی
سیکیریا کے مریض کو ڈانٹ پڑے یا کسی ناگوار بات کا سامنا ہو تو وہ دوسرے کمرے میں جا کر روتا
کپکپاتا ہے اور بعض اوقات بے ہوش بھی ہو جاتا ہے۔

یہ بالکل صحیح ہے لیکن یہ اسٹافی سیکیریا کا تقریباً آخری درجہ ہوتا ہے۔ آخری سے پہلے
درجے میں مریض غصے میں لڑتا' گالیاں دیتا اور توڑ پھوڑ کرتا ہے۔

جہاں تک پاگل خانے کا خوف ہے تو چونکہ دو دفعہ اِسے پاگل خانے بھیجا جا چکا تھا۔ سو یہ
خوف محض خوف نہیں تھا۔ اور یہ ایک شدید ترین علامت ہونے کے باوجود اہم علامت نہیں تھی۔
جیسے شدید گرمی میں پسینہ آنا یا پیاس لگنا سرے سے کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔

روداد:

مریض کو پندرہ دن بعد آنے کا کہا گیا تھا مگر وہ چوتھے دن آ پہنچا' بہت خوش و خرم تھا۔ نہ رونا
نہ کپکپاہٹ۔ سکون۔ اب وجہ دور کرنے پر توجہ دی گئی میں نے اسے کہا۔

''تم مرد ہو پڑھے لکھے ہو۔ برسرِ روزگار ہو۔ اچھی تنخواہ لیتے ہو۔ بیوی ناراض ہو کر چلی گئی ہے تو بیٹھ کر آرام سے سوچو اُسے کیا شکایت ہے اور تم اسے کیسے اور کس حد تک دور کر سکتے ہو''۔

''وہ اپنے والدین کے ساتھ رہنا چاہتی ہے۔ شادی سے پہلے ایک سکول میں پڑھاتی تھی وہیں پڑھانا چاہتی ہے''۔ اُس نے کہا۔

''اور تم کیا چاہتے ہو؟'' میں نے پوچھا۔

''میں سسرال میں کیسے رہ سکتا ہوں''۔ اس کا جواب تھا۔ میں نے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔ کہ اس مسئلے کو حل کرنا ضروری ہے ورنہ تم پھر بیمار پڑ جاؤ گے۔

''میں کیا کروں''؟

''بھئی یہ تو مجھے نہیں پتہ۔ والدہ، دوستوں، بزرگوں سے مشورہ کرو''۔

میں نے جواب دیا۔

اِس وقت اِسے کوئی دوا نہیں دی گئی۔

پندرہ دن کے بعد اس نے بتایا کہ میں نے سسرال فون کر کے کہا۔ ''اُسے (بیوی) کہو کہ وہ واپس آ جائے ورنہ تین دن کے بعد اُسے طلاق دے دوں گا''۔ پھر کیا ہوا؟ میں نے پوچھا۔

میرے سُسر اسی شام میرے گھر آئے اور کہنے لگے کہ میں نے تم لوگوں کو اللہ کے نام پر سب کچھ معاف کر دیا ہے۔ چند دنوں میں ولادت متوقع ہے زچگی کے بعد جب چاہو اُسے لے آنا۔

میں نے اسے پلاسیبو (Placebo) دے کر بھیج دیا۔

ایک ہفتے کے بعد اس نے بیٹا پیدا ہونے کی خبر دی۔ موصوف بیوی سے بھی مل آئے تھے اور بہت خوش تھے۔

چار دن بعد دوبارہ نئے مسئلے کے ساتھ آئے اور بتایا کہ بیوی بیٹے کا نام اپنے سابقہ منگیتر کے نام پر رکھنا چاہتی ہے۔ جو میرے لئے قابلِ قبول نہیں ہے۔

میں نے حسد اور شک کی علامات کے پیشِ نظر لیکسس CM کی خوراک دی اور سُسر کو مشورہ دیا کہ متنازع نام نہ رکھا جائے۔ میں نے مریض کو بتایا کہ آپ کے سُسر کے کہنے کے

مطابق کوئی نام بھی طے نہیں کیا گیا۔ جو آپ کو پسند ہو رکھ لیں۔ میں نے دل میں سوچا کہ لو بھئی لیکسس کی تصدیق ہوگئی۔

لیکسس دیئے ہفتہ گزرا تھا کہ اس نے دوبارہ رابطہ کیا اور بتایا کہ اس کو جسم پر خصوصاً جوڑوں پر کالے رنگ کے پھوڑے نکل آئے ہیں۔ بیٹھنا محال ہے پھوڑوں پر دباؤ پڑنے سے ان میں سے خون نکل آتا ہے۔ انتظار کرنا مناسب معلوم ہوا۔

دو ماہ کے انتظار کے باوجود پھوڑے کبھی خود ہی نکل آتے اور کبھی خشک ہونے لگتے اب مدافعتی نظام کو کمک پہنچانے کی کوشش کی گئی۔ یعنی لیکسس سی۔ ایم دہرائی گئی جس سے شدت ہوئی۔ پھوڑے بہت زیادہ بڑھ گئے پندرہ دن میں شدت ختم ہوئی مگر معاملہ پھر وہیں اٹک گیا جہاں لیکسس دہرانے سے پہلے تھا۔ پندرہ دن مزید انتظار کے بعد اسے کلکیر یا سلف 6x میں دی گئی جس نے ایک ماہ میں جلد کو صاف کر دیا۔ اس کے بعد سے مریض صحت مند ہے۔

کیس نمبر (4) :

اس لڑکے کو کوٹ اڈو سے لایا گیا تھا۔ عمر تقریباً پندرہ سال۔ بستر پر پیشاب کر دیتا تھا' جو خاتون نظر آئے اُس سے لپٹ جاتا تھا۔ اِسے چومنے لگتا تھا۔ اپنے کپڑے اُتار دیتا تھا۔ چھوٹی بہن کو بھی چارپائی پر گرا کر اُوپر لیٹ جاتا تھا۔ ایک جگہ ٹک کر نہیں بیٹھ سکتا تھا۔ مسلسل حرکت میں رہتا تھا۔ باپ ڈسپنسر تھا مگر اُس نے کلینک بنایا ہوا تھا۔ ماں اسکول میں پڑھاتی تھی۔ اُس نے بتایا کہ اُس کے میاں کو جوئے کی لت ہے۔ پچھلے دنوں گھر کا ٹیلی ویژن بھی جوئے میں ہار چکے ہیں۔ میاں بیوی میں جھگڑا رہتا ہے مریض کو کمرے میں بند رکھنا پڑتا ہے۔

تجزیہ:

اِس معاملے میں دو دواؤں میں سے انتخاب کرنا تھا۔ ایک ہائیوسائمس اور دوسری

اسٹرامونیم۔ میازم پر سوچیں تو باپ میڈھورینم کا مریض تھا۔ گھر میں لڑائی جھگڑا اور بچے پر باپ کا بے تحاشہ تشدد کارسی نوسن اور اناکارڈیم کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ لیکن میں نے ہمیشہ کی طرح نمایاں مستقل اور موجودہ علامات پر دوا دینے کو ترجیح دی۔ بستر پر پیشاب اور فحش حرکات ہائیوسائمس جبکہ چومنا' لپٹ جانا اور جنسی حملہ کرنا اسٹرامونیم کی طرف لے جاتا ہے۔ ہائیوسائمس بچے رات کو سوتے میں بستر پر پیشاب کرتا ہے اور اس عادت کو جب کوئی اور دوا نہ روک سکے تو ہائیوسائمس روک دیتی ہے' لیکن یہاں معاملہ ذرا سا مختلف ہے۔ بچہ جب اور جہاں لیٹتا ہے پیشاب کر دیتا ہے۔ میں نے اسے بھی جنسی کج روی میں ہی شمار کیا اور اسے اسٹرامونیم سی۔ ایم میں دے دی۔

میں عموماً دوا کی چار خوراکیں ایک ہی دن میں کھلا دیتا ہوں اور پھر انتظار کرتا ہوں۔

روداد:

اس بچے سے ایک ماہ کے بعد دوبارہ رابطہ ہوا بلکہ اسے دوبارہ لایا گیا تھا۔ اور اس کی ماں نے بتایا کہ اب اس نے مذکورہ حرکتیں کافی حد تک چھوڑ دی ہیں اور بستر پر پیشاب کرنا تو بالکل چھوڑ دیا ہے۔ اسے سادہ پڑیا دی گئی۔ لیکن اگلے ہی دن اس کی والدہ پھر آئی اور کچھ علامات دوبارہ ظاہر ہونے کی شکایت کی۔ کچھ علامات سے اس کی مراد کیا ہے۔ وہ اس کی وضاحت نہیں کر پا رہی تھی۔ سو اسٹرامونیم سی۔ ایم میں دوہرا دی گئی۔ اس کے بعد اس مریض سے رابطہ نہیں ہوا۔ البتہ ان کے بھیجے ہوئے مریض بتاتے رہتے ہیں کہ وہ بچہ اب ٹھیک ہے۔

یہاں ایک نکتہ قابل غور ہے کہ ہم نے بچے کو صرف دیکھا اور اس سے کچھ بھی نہیں پوچھا۔ کیوں؟ اس لئے کہ ذہنی مریض جب ٹوٹ جاتا ہے تو اس کی بتائی ہوئی علامات قابل اعتبار نہیں رہتیں۔ دوسرے جب دوا اتنی واضح نظر آ رہی ہو تو خوامخواہ سوال کر کے خود کو اُلجھانا نہیں چاہئے۔

کیس نمبر (5) :

میرے یہ مریض ایک مولوی صاحب تھے اور ان کو بہت سے خوف لاحق تھے جن میں حقیقی خوف کم اور انجانے خوف زیادہ تھے۔ مثلاً اندھیرے کا خوف' چوروں کا خوف' قتل کیے جانے کا خدشہ' سانپوں سے ڈر۔ گرم علاقے سے تعلق رکھتے تھے۔ شدید گرمی میں بھی تمام کھڑکیاں اور دروازے بند کر کے ایک پستول اور رائفل سرہانے رکھ کر سوتے تھے۔ گھر سے باہر ذرا سا شور ہونے پر جاگ جاتے اور پوری رات ڈر کی وجہ سے سو نہیں سکتے تھے۔ غصہ بے انتہا' غصے سے بے قابو وظائف کے شوقین اپنی تقاریر کی وجہ سے بہت مشہور تھے۔

معدہ بہت خراب۔ کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ پاخانہ تھوڑا تھوڑا اور ٹوٹ ٹوٹ کر آتا ہے۔ غائب بینی اور مستقبل بینی۔

بچپن بہت غربت میں گزرا۔ مدرسے کی تعلیم اور ماحول سونے پر سہاگہ۔

شادی شدہ۔ صاحب اولاد۔ جوانی میں کھانسی بہت آتی تھی۔ ڈاکٹروں نے تپ دق کا بتایا تھا۔ اب بھی ایکسرے پر داغ نظر آتے ہیں لیکن کھانسی یا بخار نہیں ہوتا۔ کھانے میں کوئی چیز مشکل سے پسند آتی ہے۔ کسی چیز کا ذائقہ محسوس نہیں ہوتا۔ ازدواجی زندگی ناآسودہ۔

تجزیہ:

یہاں علامات کی بھرمار ہے۔ میں نے خود ہی ہاتھ روک لیا ورنہ پورا دفتر بن جاتا۔ چونکہ میں نے ذہن بنا لیا تھا۔ سو مزید علامات نہیں پوچھیں۔ وہ بتانے کو بے چین تھے مگر میں نے تین نمایاں ترین علامات۔ ذہنی جنون۔ اندھیرے کا خوف اور موت کا خوف لیکر اسٹرامونیم منتخب کر لی۔

اسٹرامونیم سی۔ ایم میں دی گئی اور پندرہ دن کے انتظار کے بعد مریض نے بتایا کہ نیند میں بہتری اور ہر خوف میں کمی ہو گئی ہے۔ لیکن اب ڈپریشن کی شکایت ہو گئی ہے۔ کھانے کے بعد

اُداسی کے دورے پڑتے ہیں۔ پہلے بھی یہ شکایت تھی مگر کم تھی اب بڑھ گئی ہے۔

اصولاً معاملہ بگڑ رہا تھا۔ علامات میں شدت ہو رہی تھی۔ کیونکہ اُداسی کے دورے پڑنا خوف سے بڑی اور گہری علامت ہے۔ مریض سے پوچھا کہ کوئی اور بات جو بتانے سے رہ گئی ہو۔ انہوں نے کہا کہ غصہ بہت آتا ہے ہوش ہی نہیں رہتا۔ خواب نہیں آتے منہ کا ذائقہ پھیکا ہے اور کھانے کے بعد پیٹ پھول جاتا ہے کھانے کا مزہ نہیں آتا۔

میں نے کہا مولوی صاحب مزا تو مجھے بھی نہیں آ رہا کیونکہ آپ جو کچھ بتانا چاہتے ہیں اُسے کہنے میں ہچکچاہٹ محسوس کر رہے ہیں۔ لیکن معالج کیلئے ہر بات کا جاننا ضروری ہے۔

''اصل میں مجھے عورتیں بہت اچھی لگتی ہیں جنسی خواہش بہت زیادہ ہے''۔ آخرکار اُنہوں نے بتا ہی دیا۔ اب معاملہ بہت آسان ہو گیا تھا۔ مذہبی جنون اور جنسی جنون پلاٹینا۔

انہیں پلاٹینا سی۔ ایم میں دی گئی۔ جسے دو ماہ کے بعد دہرایا گیا۔ اب تک راوی چین ہی چین لکھ رہا ہے۔

کیس نمبر (6) :

یہ ایک عشق کے مارے نوجوان کی روداد ہے۔ اِسے کلینک میں دو آدمی پکڑ کر لائے تھے۔ نڈھال، بدحال، شدید نقاہت بات مشکل سے کر پا رہا تھا۔ اِس کے بھائی نے بتایا:

''پہلے یہ بالکل ٹھیک تھا۔ ہماری ایک خالہ لاہور اور دوسری لندن میں رہتی ہیں۔ لندن والی خالہ کی دو بیٹیاں ہیں۔ ایک بیٹی کی منگنی لاہور میں خالہ کے بیٹے سے اور دوسری بیٹی کی شادی ہمارے بھائی سے ہوئی۔ اس کی بیوی شادی سے پہلے بھی یہاں آئی تھی۔ دونوں ایک دوسرے کو چاہتے تھے منگنی ہوئی اور پھر شادی۔ شادی کے بعد تین ماہ تک وہ یہاں رہی۔ تین ماہ ہنسی خوشی گزر گئے۔ پھر اس کی بیوی نے کہا کہ وہ اپنے ماں باپ سے ملنے لندن جانا چاہتی ہے بھائی نے بھی ویزے کی درخواست دی اور ویزہ ملنے پر دونوں لندن چلے گئے۔

وہاں جا کر اس کی بیوی نے عجیب کام کیا۔ چند دنوں کے بعد اُس نے طلاق کا مطالبہ کر دیا اور کہا کہ اگر وہ طلاق نہیں دے گا تو وہ عدالت سے طلاق لے لے گی۔ بھائی کو تو سمجھ نہیں آیا کہ یہ کیا ہو گیا ہے۔ بہر حال اُس نے طلاق لے لی اور بھائی واپس آ گیا۔

واپس آنے کے بعد سے اس کی یہ حالت ہے ہر وقت روتا رہتا ہے۔ ہماری دکان ہے یہ وہاں جاتا ہے تو وہیں رونا شروع کر دیتا ہے کہ یہاں ہم بیٹھا کرتے تھے یہاں بیٹھ کر بوتلیں پیا کرتے تھے کہیں گھمانے لے جائیں تو وہاں رونا شروع کر دیتا ہے کہ یہاں ہم گھومنے آیا کرتے تھے۔ کھانا پینا چھوٹ گیا ہے۔ نیند نہیں آتی۔ ہم سب لوگ سخت پریشان ہیں۔ کہیں یہ مر ہی نہ جائے۔ اچھا تو آپ کیا چاہتے ہیں؟ میں نے مریض سے پوچھا۔ اس کا جواب تھا۔ ''بس میرا حق مجھے ملنا چاہئے''۔

تجزیہ:

یہاں بھی مریض نے صرف ایک بات کی ہے۔ بس میرا حق مجھے ملنا چاہئے۔ نڈھالی' نیند نہ آنا' بھوک نہ لگنا' رونا' نقاہت دیگر علامات ہیں۔ لیکن یہاں دوا علامات کی بجائے سبب پر دی جائے گی۔ سبب ہے عشق میں ناکامی چاہیں تو شادی میں ناکامی کہہ لیں۔ صدمہ۔ خدا کا شکر ہے کہ اس کا رونا دھونا برقرار ہے۔ اگر اخراج کا یہ راستہ نہ ہوتا تو اس کی حالت اور خراب ہو جاتی۔

اس طرح کے حالات میں عموماً اگنیشیا یا نیٹرم میور دی جاتی ہے۔ فرق یہ بتایا جاتا ہے کہ اگنیشیا میں غم یا دُکھ تازہ اور نیٹرم میور میں بہت پرانا ہوتا ہے۔ اصل میں غم کے نئے یا پرانے ہونے کا تعلق وقت کی بجائے اس کی شدت سے ہوتا ہے اگر کوئی شخص کسی غم کو پہلے دن جیسی شدت سے محسوس کرتا ہے' گو ایسا بہت کم ہوتا ہے تو اِسے تازہ غم ہی شمار کیا جائے گا اور اگر کوئی شخص غم کو بھول گیا ہے اور اِسے وہ صدمہ اتنی شدت سے یاد نہیں آتا یا اس نے خود کو سمجھا لیا ہے تو اِسے پرانا غم شمار کیا جائے گا۔

اس مریض کو مسلسل نیند کی گولیاں دی جا رہی تھیں۔ اس کے باوجود اس کا یہ حال تھا۔ میازم وہ رکاوٹ ہے جو شفائی عمل کو روک دیتا ہے یا اس میں رخنہ اندازی کرتا ہے۔ یہ سورا'

سفلس یا سائیکوسس بھی ہو سکتا ہے۔ تپ دق' سرطان' تپ محرقہ کے بخار کا زہر بھی ہو سکتا ہے اور جسمانی چوٹ یا صدمہ بھی۔ جس طرح میازم کو دور کرنے کے لئے دافع میازم دوا دے کر پھر علامتوں کے مطابق دوا دی جاتی ہے اس طرح دوا ایسڈ فاس ہے۔ چونکہ سبب دور کئے بغیر وہ کام نہیں کرے گی اس لئے مریض کو پہلے اگنیشیا سی۔ ایم کی چار خوراکیں اور دوسرے دن نیٹرم میور سی۔ ایم کی چار خوراکیں اور تیسرے دن سے ایسڈ فاس 30 کی ایک خوراک روزانہ صبح دی گئی۔

روداد:

مریض پندرہ دن کے بعد دوبارہ آیا۔ تقریباً صحت یاب تھا۔ کوئی علامت موجود نہیں تھی۔ کھانا پینا' نیند' بھوک ہر چیز ٹھیک تھی۔ حتیٰ کہ موصوف ایک اور شادی کرنے کا سنجیدگی سے سوچنے لگے تھے صرف معمولی سی کمزوری کی شکایت تھی۔ موصوف کو کالی فاس 6x دے کر بھیج دیا گیا۔ ایک ماہ بعد پھر آئے۔ انہیں صرف مشورہ دیا گیا کہ دوا کی ضرورت نہیں ہے گھر جائیں اور خوش رہیں۔

کیس نمبر (7) :

اِس مریض کا تعلق شہر کے پاس ایک گاؤں سے تھا۔ عمر 32 سال۔ غیر شادی شدہ۔ اس نے بے چینی اور ڈپریشن کی شکایت کی۔ غم' خاندانی جھگڑوں کے باعث' بھائی اور دیگر رشتے دار قتل ہو چکے ہیں جن لوگوں سے جھگڑا ہوا ہے انہیں نسبت طے تھی۔ اس لڑکی سے پیار تھا۔ سو یہ مریض محبت بھی ہے۔ غصہ بہت آتا ہے نیند بالکل نہیں آتی۔ لوگوں سے ڈر لگتا ہے۔ لوگوں سے ملنا جلنا ترک کر دیا ہے اور کچھ؟ اور کچھ نہیں......

تجزیہ:

اس مختصر سی روداد میں صرف دو باتیں کام کی ہیں ناکامی عشق اور غم۔ بے چینی' تیسری علامت ہے مگر ڈپریشن کی طرح یہ بھی مبہم علامت ہے۔ غصہ بہت آتا ہے۔ کس بات پر؟ کوئی

جواب نہیں۔ غصے میں کیا کرتے ہیں؟ چیختے' چلاتے یا توڑ پھوڑ کرتے ہیں؟ نہیں ایسا تو نہیں ہے اب کیا کیا جائے؟ ناکامی عشق اور غم۔ ٹھیک ہے نیٹرم میور۔ اسے نیٹرم میور 10M کی آٹھ خوراکیں ہر تین گھنٹے کے بعد ایک خوراک کے حساب سے دی گئیں۔

روداد:

اگلے دن موصوف پھر آ دھمکے کہ کوئی فرق نہیں پڑا۔ پلاسیبو (Placebo) دے کر روانہ کر دیا گیا۔ پھر ایک ہفتے کے بعد آئے۔ کوئی فرق نہیں پڑا۔ نیٹرم میور کی آٹھ خوراکیں ہر تین گھنٹے کے بعد ایک خوراک۔ ہر تین گھنٹے کے بعد ایک خوراک اور انتظار۔ پانچ دن کے بعد مریض نے پھر آ کے ''کوئی فرق نہیں پڑا'' دہرایا۔ اس دفعہ اسے ریڈیم بروم 30 ایک خوراک روزانہ کے حساب سے دی گئی۔ صرف دو دن کے بعد مریض نے آ کر علامات دوبارہ بتانا شروع کر دیں۔ پچھلی علامات میں یہ اضافہ کیا۔ ''گھر میں گھسا رہتا ہوں۔ بات کرتے کرتے بھول جاتا ہوں کہ کیا بات کر رہا تھا۔ پڑھتے ہوئے بھول جاتا ہوں کہ کیا پڑھ رہا تھا۔ پندرہ دن سے لگاتار احتلام ہو رہا ہے۔ جس کے بعد کمزوری ہو جاتی ہے۔ پیشاب کی نالی میں جلن ہوتی ہے اور پیٹ میں جلن ہوتی ہے۔ پیٹ میں دائیں جانب ناف سے ذرا نیچے درد ہوتا ہے۔ خاندانی روداد کچھ یوں ہے کہ میری خالہ پاگل ہیں مشترکہ خاندان میں رہتا ہوں۔ ہر وقت چخ چخ لگی رہتی ہے۔ خیالات بہت آتے ہیں' خواب بہت آتے ہیں' خوابوں کی وجہ سے نیند نہیں آتی۔ جسم جلتا ہے' لگتا ہے کسی نے آگ لگا کر قریب کر دی ہے۔ یہ احساس جسم میں جگہ جگہ ہوتا ہے اعصابی کمزوری ہے۔'' کچھ اور......؟ ''نہیں اور کچھ نہیں''۔ اِسے سلیشیم 200 کی چار خوراکیں دی گئیں ایک تباہ حال کمزور اعصاب والا شخص جسے خیالات بہت آتے ہیں اور جسم میں ایسی جلن ہوتی ہے جیسے کوئی آگ جلا کر اس کے پاس لاتا ہے۔ یہ آگ جلد پر باقاعدہ محسوس بھی ہوتی ہے۔ اس دوا کے دو دن بعد اُس نے آ کر بتایا کہ آج میں آپ کو سچ بتانا چاہتا ہوں کہ میرا اصل مسئلہ یہ ہے کہ مجھ میں قوتِ فیصلہ کی کمی ہے صبح گھر سے نکلتا ہوں اور چوک پر پہنچ کر آدھا دن یہ سوچتے گزار دیتا ہوں کہ کھیتوں کو جاؤں۔ گھر چلا جاؤں یا شہر آ جاؤں۔ تو یہ تھا اصل مسئلہ۔ نفسیاتی مریض اس

طرح گھما کے رکھ دیتے ہیں۔انا کارڈیم سی۔ایم کی ایک خوراک دے دی گئی۔

تجزیہ:

سچی بات تو یہ ہے کہ اب تک ہم صرف ٹامک ٹوئیاں مار رہے ہیں۔مریض کا جوہر اس کی باتوں سے نکال رہے ہیں اور ذہنی مریضوں میں ایسے بات بنتی نہیں ہے۔ذہنی مریض کی بتائی ہوئی علامات قابل اعتبار نہیں ہوتیں آخری بات نے تو یہ ثابت کر دیا ہے کہ یہ شخص ٹوٹ چکا ہے۔اور انشقاق ذہنی کا مریض ہے یا کم از کم دوہری شخصیت کا مریض تو ضرور ہے۔ہاں خود کو تسلی دینے کے لئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ ممکنہ حد تک اس کا علاج ٹھیک ہو رہا ہے۔کیوں اور کیسے؟

اس کا مسلسل آنا اس بات کی دلیل ہے کہ اسے اندر سے بہتری کا احساس ہو رہا ہے ورنہ وہ دوبارہ نہ آتا۔دوسرے یہ کہ دواؤں کا یہ اثر ہوا ہے کہ وہ اپنے بارے میں بتانے لگا ہے یہ باتیں اُس نے پہلے کسی سے نہیں کیں چلو کم از کم اس کی تنقیس تو ہو رہی ہے۔

روداد:

اس بار پکا ارادہ تھا کہ لمبا انتظار کیا جائے گا مگر محض تین دن کے بعد اُس نے دھماکہ کر دیا وہ ایک چٹ پر علامات لکھ لایا۔چٹ بھی کیا ایک بے ترتیب پھٹا ہوا کاغذ اور اس پر پانچ براعظموں پر پھیلی ہوئی علامات۔سنیئے اور سر دُھنیئے' مریض کے الفاظ ہو بہو نقل کئے جا رہے ہیں۔(1) مردانہ کمزوری کا بے حد ہونا۔(2) معدے کا جلنا اور خوراک ہضم نہ کرنا۔(3) جسم کو آگ سی لگی رہنا اور بخار کی طرح گرم رہنا۔(4) سخت سردی میں بھی عضو خاص کا گرم رہنا اور سکڑا ہوا پڑا رہنا۔(5) ہاتھ' پاؤں اور آنکھوں کا بے حد جلنا۔(6) پیٹ میں ناف کے دائیں جانب گرمائش اور زخم محسوس ہونا۔(6) رات کو پسینہ آنا اور روزانہ سردی لگنا۔یہ عمل لمبے عرصے تک چلتا رہا۔

جن عوامل کی وجہ سے یہ بیماریاں پیدا ہوئیں۔تفصیلاً عرض ہیں۔

جماع کی شدید خواہش کے باوجود عمل نہ کرنا۔یعنی خواہش کا پورا نہ کرنا اور کئی دفعہ راہ چلتے ہوشیاری آ جانا اور قطرے آنا شروع ہو جانا۔اور خواہش کا پیدا ہونا اور جسم میں گرمائش کا بڑھنا اور

عضو خاص کا بہت گرم ہونا۔ اور جسم میں ہلکا ہلکا سا سوکھا بخار ہونا' اور عورت کا خیال آتے ہی پتلی منی کا کثرت سے اخراج ہونا۔ اور دل کی دھڑکن بڑھ جانا اور جلد کی بیرونی سطح کا گرم رہنا اور 24 گھنٹے یعنی ہر وقت سارے جسم کا جلنا۔ دھوپ میں جانے سے بے حد اضافہ جیسے جسم کو آگ لگی ہو اور خون اُبل رہا ہو۔

سوتے میں ہوشیاری کا کثرت سے ہونا یعنی ساری رات صبح جاگنے تک ایستاگی اور (عضو خاص) کا گرم ہونا اور احتلام کثرت سے ہونا۔ ہفتے میں تین یا چار دفعہ احتلام ہونا۔ اور ساتھ ہی چلتے پھرتے جسم کا معمولی سا زور لگنے حتیٰ کہ کھانسی آ جانے سے منی کا اخراج ہو جانا۔

ہر وقت شہوانی خیالات طاری رہنا اور سخت سردی کے دوران بھی (عضو خاص) کا سخت گرم رہنا' اور قطرے آنا' خصیوں اور پیشاب کی نالی میں کھنچاؤ اور ہلکا ہلکا درد ہونا۔ خواہش اور حس کا بڑھنا اور بعض دفعہ احتلام شدید درد کے ساتھ ہونا اور بہت کمزوری محسوس ہونا۔ بار بار پیشاب کا آنا۔ 15 یا 20 منٹ کے بعد پیشاب کا آنا اور ایک دفعہ پیشاب کے ساتھ خون کا آنا۔

بعض دفعہ چلتے چلتے معمولی سی بھی شہوانی خواہش پیدا ہونے پر منی کا اخراج شروع ہو جانا اور رُکنے میں نہ آنا اور بار بار خیال آنا اور منی خارج ہونا اور دل کی دھڑکن کا بڑھ جانا۔

خواب کے ساتھ احتلام ہونا اور ساری رات خواب کا آنا اور بعض دفعہ خواب کے دوران پسینہ آ جانا اور بعض دفعہ خواب کے بغیر بھی پسینہ آ جانا۔ پسینے کے بعد بے حد کمزوری محسوس کرنا۔ کمزوری محسوس ہونا اور سردی لگنا اور پورے بدن کا لاغر اور کمزور ہو جانا اور بعض دفعہ فحش محفل میں بیٹھنا اور باتیں سننا۔ اور فحش باتیں سننے کے دوران بھی قطروں کا اخراج ہونا اور (عضو خاص) کا سکڑنا اور کھنچاؤ پیدا ہونا۔ اور کئی دفعہ فحش فلمیں دیکھنے سے بھی قطروں کا زیادہ مقدار میں آنا حس اور خواہش کا اور بھی بڑھ جانا مگر ردِ عمل نہ کرنا اور کبھی فحش ذہن کے ساتھ عورت کو دیکھنے پر خواہش کا بڑھنا اور منی کا اخراج ہو جانا۔

لمبے عرصے تک اس عمل کے ساتھ مجھے جو تکالیف اور پیدا ہوئیں وہ درج ذیل ہیں:

معدے کی خرابی رہنا' سینے کی جلن ہونا کھانے کے بعد۔ نظام ہضم کا کمزور ہو جانا اور

خوراک کو ہضم نہ کرنا اور دل پر بوجھ سا پڑ جانا اور سانس کی تنگی ہونا اور بھوک کا بالکل نہ لگنا۔

پیٹ میں دائیں جانب گردوں اور مثانے کے مقام پر جلن محسوس ہونا۔ جیسے گرمی سے جل رہا ہو اور زخم سا محسوس کرنا۔ جیسے زخم کو بے حد گرمائش لگ رہی ہو۔ ساتھ ہی پیٹھ اور کمر میں درد اور بے حد گرمائش۔ جیسے پٹھے آگ کی گرمائش سے جل رہے ہیں۔

برافعل نہ کرنا لمبے عرصے تک اس دوران حس اور شہوانی خیالات کا بڑھنا اور جسم کی جلن کا عمل شروع ہو جانا پورے جسم میں آگ لگ گئی ہو اور خون اُبل رہا ہو۔ اس عمل کے دوران رات کو روزانہ پسینہ آنا اور بعد میں سردی لگنا اکثر ہاتھوں کو پسینہ آنا اور ہتھیلیوں کا بے حد جلنا اور تلوؤں کا بھی جلنا۔

زبان کا جلنا جیسے مرچیں سی لگ رہی ہوں اور آنکھوں میں بھی بے حد گرمائش محسوس ہونا اور بار بار پیاس کا لگنا' زبان کا خشک ہو جانا' چلنے پھرنے میں بے حد تھکاوٹ ہو جانا اور چلنے پھرنے سے یا کوئی کام وغیرہ کرنے سے بھی جسم کا بے حد جلنا۔ زبان کا جلنا اور آنکھوں میں جلن کا اضافہ ہو جانا۔ تھکاوٹ سے بھی بے حد تکلیف ہوتی ہے اور معدے میں بھی جلن شروع ہو جاتی ہے جیسے تمام بدن کے ساتھ معدہ بھی جل رہا ہو۔

نیند کا بالکل غائب ہو جانا۔ تین تین' چار چار دن تک نہ آنا۔ اور دماغ میں درد ہونا۔ تھوڑی سی سوچ پر درد ہونا اور دماغ میں وِسَل (سیٹی) اور چڑیوں کے چہچہانے کی طرح کی آوازیں آنا اور ہر وقت محسوس ہونا۔ باتیں دو چار کروں تو تب بھی یہ عالم ہے کہ نیند ہی نہیں آتی۔

جسم کا درجہ * حرارت 100 سے اُوپر رہنا جیسے جسم میں تیز بخار سا ہو گیا ہو۔ یہ بخار کی طرح گرمائش چوبیس گھنٹے رہتی ہے ساتھ ہی ہاتھ پاؤں اور آنکھیں جلنا شروع ہو جاتی ہیں اور سینے کی جلن بھی شروع ہو جاتی ہے اور خوراک ہضم نہیں ہوتی گردوں اور مثانے کے مقام پر بھی جلن شروع ہو جاتی ہے۔

☆ 100 °F درجہ حرارت مریض کیلئے 'بخار سا' ہے جبکہ مریض مسلسل گرمی' آگ اور تپش کی شکایت بھی کر رہا ہے۔ وضاحت ضروری ہے کہ اس کیس میں قصداً بے ربطی' تکرار لفظی یا جا بہ جا موجود تحریری خامیوں کو نظر انداز کیا گیا ہے اور مریض کا تحریری بیان من و عن پیش کر دیا گیا ہے۔

اگر اس دوران احتلام ہو جائے تو جسم کی تپش میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے اور معدہ بھی کام چھوڑ دیتا ہے اور غذا ہضم نہیں کرتا۔ اور اس کے بعد حس اور خواہش پیدا ہوتی ہے شدید قسم کی۔ مگر ہوشیاری نہیں آتی اور جسم میں تپش بڑھنا شروع ہو جاتی ہے۔ جیسے جسم کے اندر خون کھول رہا ہے اور ساتھ ہی خون جل رہا ہے۔ اس شہوانی خواہش کے دوران خصیوں اور پیشاب کی نالی میں بے حد کھنچاؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور ہلکا ہلکا درد سا ہوتا ہے۔ اور اس عمل کے دوران ذہن میں بھی آوازیں بڑھنا شروع ہو جاتی ہیں۔

اور رات کو سوتے میں ہوشیاری آتی ہے اور جاگتے ہی ختم ہو جاتی ہے اور دماغ میں طرح طرح کی باتیں آنا شروع ہو جاتی ہیں جو رُکتی ہی نہیں اور رات کو بھی یہی عالم ہوتا ہے سونے سے پہلے۔ اگر کوئی بات ذہن میں داخل ہو گئی تو ساری رات اسی طرح گزر جاتی ہے اور کنٹرول نہیں ہوتا اور نیند بالکل اُڑ جاتی ہے۔ اور کئی دفعہ وسوسے پیدا ہوتے ہیں کہ اس زندگی سے بہتر ہے مر جاؤں اور خودکشی کر لوں۔

شدید حس اور خواہش کے دوران اس طرح پتہ چلتا ہے کہ جیسے خون کا قطرہ بنتا ہے جل جاتا ہے کیونکہ اس عمل سے کمزوری بھی بے حد بڑھ جاتی ہے۔

یہ تکلیف جو پہلی بیماری کے ساتھ پیدا ہوئی ماہ رمضان میں زیادہ ہوئی۔ صبح دیسی گھی کھانے سے اور شام کو کباب پکوڑے کھانے سے منہ کا ذائقہ دو ماہ تک ایسا رہا جیسے منہ میں زہر پھیل گیا ہو۔ ہر چیز کا ذائقہ کڑوا لگتا تھا۔ اس کے بعد جوں جوں گھی' بڑا گوشت' مرغن غذا' مصالحے والی اشیاء' پکوڑے الغرض گھی میں تلی ہوئی یا گرم اشیاء مثلاً انڈا پراٹھا' کھاتا رہا تو یہ تکالیف بڑھتی گئیں۔ اب بھی مجھے ان اشیاء سے تکلیف ہوتی ہے۔ پراٹھا' موٹا گوشت' مرغن غذا' مصالحہ والی الغرض نام کی بھی جو چیز گرم ہے مجھے نقصان دیتی ہے اور جسم کی حرارت اور تپش میں اضافہ کرتی ہے۔ اکثر قبض بھی رہتا ہے۔

احتلام ہونا اور احتلام کے دوران دل و دماغ اور کمر کی پشت میں کرنٹ لگنا اور ایک دم آنکھ کھلنا آنکھ کھلنے کے بعد کیفیت: دل اس طرح ہو جاتا ہے کہ بہت بھاری نقصان ہو گیا ہو۔ اور دل

کی گھبراہٹ بڑھ جاتی ہے اور ساتھ ہی ٹھنڈا پسینہ آ جاتا ہے بظاہر جسم ٹھنڈا اور اندر سے گرم ہوتا ہے بہت پسینہ جاری ہو جاتا ہے اور دماغ کے اندر آوازیں اور بھی اُونچی ہو گئی ہیں۔ سارا دن دماغ سوچنے کے ٹکراؤ میں رہتا ہے اور دماغ میں دباؤ اور سوچ بڑھ جاتی ہے۔ جنسیات اور نفسیات کا ٹکراؤ۔ نہ ہی کوئی فیصلہ کر سکتا ہوں کہ کدھر جاؤں اور کدھر نہ جاؤں۔ مکمل فیصلہ بیک وقت نہیں کر سکتا اور سارا دن بے حد بے سکونی رہتی ہے ایک جگہ سے دوسری جگہ صرف دس یا پندرہ منٹ تک بیٹھ سکتا ہوں اور پھر دوسری طرف چلنے کی سوچ پڑتی ہے اور اُٹھ کر پھرنا شروع کر دیتا ہوں۔ اسی طرح سارا دن گزر جاتا ہے اور سکون نہیں آتا اور دماغ میں طرح طرح کی باتیں ٹکراؤ کرتی ہیں۔ بعض دفعہ بے حد جذباتی ہو جاتا ہوں۔ اور بعض دفعہ بے حد غصہ بھی آ جاتا ہے اور چلنے پھرنے سے قاصر ہو جاتا ہوں۔

تجزیہ:

علامات کے اس ڈھیر میں کیا کیا کچھ ہے؟ ٹیوبر کولینم۔ کیوپرم میٹ۔ نائٹرک ایسڈ۔ فلورک ایسڈ۔ سیلینم۔ اناکارڈیم تو بہت ہی نمایاں ہیں۔

سیلینم اور اناکارڈیم دی جا چکی ہیں اور اُنہوں نے کوئی خاص تبدیلی پیدا نہیں کی۔ انہیں چھوڑ دیتے ہیں۔

ٹیوبر کولینم: کمزوری، بخار، سردی، سردی اور بخار اوّل بدل کر، جنون، جنسی جنون، غم، ناکامی عشق، رات کو بخار، پسینے، رات کو پسینے، قبض، گرمی، احتلام، جلق (اس عمل سے مریض کی یہی مراد ہے) بے چینی، ایک جگہ قرار نہیں۔ فعل بد (شادی کے بغیر جماع) اور سب سے بڑھ کر تباہ حالی۔

کیوپرم میٹ: جنسیات اور نفسیات کا ٹکراؤ کیوپرم میٹ کو اس سے اچھا بیان کیا نہیں جا سکتا اس کا جوہر ہی یہ ہے۔ اسی سے مریض ٹوٹتا ہے۔

فلورک ایسڈ: اس دوا کا رنگ سب سے نمایاں ہے جنسی جنون چلتے پھرتے منی خارج ہونا۔ خیال آتے ہی منی خارج ہونا۔ راہ چلتے عورت کو دیکھتے ہی منی خارج، گرمی، گرمی، جلن، پرانا بخار اندر سے شدید بخار جسم شدید گرم مگر تھرمامیٹر پر بخار نہیں ہوتا۔ ذہنی اور جسمانی تباہ حالی۔

فلورک ایسڈ کا پلہ بھاری ہے۔ سو اِسے فلورک ایسڈ 30 طاقت میں دی گئی۔ 30 طاقت میں کیوں؟ صرف تین دن پہلے اناکارڈیم چلی ہے۔ سو اگر اِسے بگاڑنا ہی ہے تو کم سے کم بگاڑا جائے۔ اصولاً انتظار کرنا چاہئے تھا' مگر مریض کی تشویش مجبور کرتی ہے کہ کچھ کیا جائے اور جلدی کیا جائے۔

روداد:

مریض فلورک ایسڈ کھا کر چلا گیا مگر اگلی صبح میرے آنے سے پہلے پہنچا ہوا تھا اور ہاتھ میں دو کاغذ اور پکڑے ہوئے تھے۔ میں نے سوچا ایک اور کاغذ۔ یہ آج پھر ایک میٹریا میڈیکا لکھ لایا ہے۔ مگر اس دفعہ کاغذ چھوٹے تھے۔ چلیں یہ بھی پڑھ لیں۔

شروع سے ہاتھ پاؤں کو بے حد پسینہ آنا۔

1- مردانہ کمزوری کا ہونا۔
2- معدے کا جلنا اور خوراک ہضم نہ کرنا۔
3- جسم کو آگ سی لگنا اور بخار کی طرح گرم رہنا۔
4- ٹمپریچر 100 سے اُوپر رہنا۔
5- عضو خاص کا سکڑا ہوا رہنا۔
6- سخت سردی میں بھی عضو خاص کا بے حد گرم رہنا۔
7- ہاتھ پاؤں اور آنکھوں کا جلنا بے حد جلنا۔
8- پیٹ میں ناف کے دائیں جانب گرمائش اور زخم محسوس ہونا اور رات کو بے حد پسینہ آنا۔
9- احتلام کا کثرت کے ساتھ ہونا اور خواہش کا شدید بڑھنا۔
10- خصیوں اور پیشاب کی نالی میں کھنچاؤ اور ہلکا ہلکا درد اور پیشاب کی نالی میں خراش سی۔
11- شہوانی خیالات کا بار بار آنا' اور ہوشیاری نہ آنا شہوانی خیال کے ساتھ دماغ میں شور بڑھنا۔ درد بڑھنا اور دماغ اور ہاں خواہش پیدا ہوتی ہے اور اس کے بعد پیشاب کی نالی اور خصیوں میں کھنچاؤ پیشاب کے دوران سفید منی کا اخراج۔

گرمیوں کے دوران علامات:

1- باہر جسم کا بے حد ٹھنڈا رہنا اور اندر بے حد تپش محسوس ہونا۔ اپنا بازو بھی اگر جسم سے لگے تو وہ بھی بے حد گرم محسوس ہوتا ہے۔
2- سخت گرمی کے دوران بھی جلن کا بڑھ جانا۔ پورے جسم کا بھڑکنا اور پیاس کی شدت ہونا۔
3- احتلام کی کثرت شروع ہو جانا گرمی کے ساتھ خواہش اور شہوانی خیالات کا اور بھی بڑھ جانا۔
4- احتلام کے ساتھ جب زیادہ بار ہو تو مثلاً چار یا پانچ دن لگا تار ہو۔ دل اور دماغ کو کرنٹ سا لگنا اور نیند کا بالکل غائب ہو جانا۔
پیٹھ اور پٹھوں کی جلن کا بڑھ جانا اور بے حد کمزوری ہو جانا۔

دماغی تکلیف کا بڑھ جانا:

☆ انتہائی سوچ بچار کرنا۔
☆ بہت زیادہ غصہ آنا۔
☆ بہت زیادہ خفگی آنا۔

سونے کے دوران بھی ذہن میں طرح طرح کے خیال اور باتیں آنا اور سونے کے دوران روزانہ خوابوں کا آنا اور جاگنے کے بعد پھر خیال اور وہم کا شروع ہو جانا اور کنٹرول نہ ہونا۔
دماغ پر دباؤ بڑھنا اور درد۔ چند یا زیادہ باتوں سے دماغ میں شور کا اضافہ ہونا۔
دماغی علاج کروانے کے بعد دوائیوں کو چھوڑ دینے کے بعد علامات کا بڑھنا۔ خواہش اور حس کا بے حد بڑھ جانا۔
شہوانی خیال کا از حد بڑھنا اور...... ہوشیاری نہ آنا۔ جسم میں بلکہ پیٹ میں شہوانی خیال کا ٹکراؤ ہونا اور اس سے جلن پیدا ہونا۔
اور احتلام کی بے حد کثرت ہونا۔

اور کثرت کے بعد معدے کا کام چھوڑ دینا۔
دماغ میں سوچ و بچار والی رگ میں درد شروع ہو جانا اور دماغ کا دُکھنا۔
جسمانی تھکاوٹ اور ذہنی تھکاوٹ سے بھی احتلام شروع ہو جانا۔

تجزیہ:

اس باران کا زور صرف اس علامت پر ہے کہ شدید جنسی خواہش کے باوجود ہوشیاری نہیں آتی اور موصوف نفسیات دان کے زیر علاج رہ چکے ہیں یہ میرے لئے انکشاف تھا۔ میں نے پوچھا کہ میرے بار بار پوچھنے پر آپ نے یہ بات پہلے کیوں نہیں بتائی۔ تو مریض نے کہا کہ اسے یہ یاد ہی نہیں رہا۔ میرا ناریل چٹخنے کو تھا۔ مگر میں نے سوچا اگر یہ معقول آدمی ہوتا۔ معقول حرکتیں کرتا تو اِسے علاج کی کیا ضرورت تھی؟ گو معلومات چھپانا نامعقول حرکت ہے مگر یہ اسی نامعقولیت کا تو علاج کروانے آیا ہے۔

اب ذرا دوسرے کاغذ کو پڑھتے ہیں۔

1- گرم چیز مثلاً چکنائی ہو یا کوئی بھی ہو۔ پیٹ کے دائیں جانب گرمائش شروع ہو جاتی ہے۔ اِس سوزش اور گرمائش کی وجہ سے ہاتھ پاؤں اور آنکھیں جلنا شروع ہو جاتی ہیں اور بدن بھی بخار کی طرح گرم ہو جاتا ہے۔ اس سوزش اور گرمائش کی وجہ سے احتلام کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔

2- اُس کے بعد ذہن اور دل میں شہوانی خواہش پیدا ہونے سے بھی۔ اور اس عمل کے بار بار ٹکراؤ کی وجہ سے بھی پیٹ کے دائیں جانب سوزش اور گرمائش بے حد پیدا ہوتی ہے۔ اس عمل کی وجہ سے بھی احتلام کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔

احتلام کے بعد کچی منی کا اخراج شروع ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے بھی خواہش اور حس کا عمل بہت ہی تیز ہو جاتا ہے اور دماغ کا کنٹرول نہیں رہتا۔

3- اِن علامات کی وجہ سے نظام ہضم بے حد کمزور ہو جاتا ہے۔ اور بھوک ختم ہو جاتی ہے اور نیند کی بھی بے حد کمی ہو جاتی ہے اور دماغ میں شور اور کوئیں بڑھ جاتی ہیں۔ اور دماغ میں ب

حد درد شروع ہو جاتا ہے۔ اور باتیں بھی کرنے سے دماغ میں درد بڑھتا ہے۔

4- شہوانی خواہش اگر ذہن میں آ بھی جائے تو ہوشیاری کا عمل ختم ہو جاتا ہے عضو سکڑنا اور گرم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اس عمل کی وجہ سے بھی بدن بے حد گرم ہو جاتا ہے۔

5- اس عمل کی وجہ سے بھی بدن میں بے حد کمزوری ہو جاتی ہے اور سانس لینے سے چھاتی کی ہڈیوں میں بھی بے حد درد ہوتا ہے۔

ان علامات کی وجہ سے سیڑھی سے تھوڑا اوپر ہو کر نیچے گر پڑتا ہوں۔

مہربانی فرمائیں۔

تجزیہ:

یہ تو میں نے سوچ لیا تھا اور پکا ارادہ کر لیا تھا کہ اب لمبا انتظار کرنا ہے اور اسے کوئی دوا نہیں دینی۔ اور اس دفعہ اس نے کوئی نئی بات بھی نہیں لکھی تقریباً وہی پرانی باتیں دہرائی ہیں سو اسے دوا کی بجائے صرف تسلی دی اور گھر بھیج دیا۔

روداد:

اس سے اگلے دن وہ پھر آ گیا اور میرا سر کھانا شروع کر دیا' آج اس کے پاس کوئی کاغذ نہیں تھا۔ میں نے شکر کیا کہ آج یہ کوئی قیامت نامہ نہیں لایا۔ اس نے پھر لمبی چوڑی فہرست گنوائی۔ مگر سب پرانی باتوں میں ایک چیز کا اضافہ کر دیا۔ مگر اس ایک اضافے نے مجھے گھما کے رکھ دیا۔ میں نے سوچا اس کی شفا کا وقت آ گیا ہے۔ اس کا بھگتان ہو چکا۔ اس علامت سے یہ بھی طے ہو گیا کہ خرابی جنسی سطح پر ہی ہے اور مسئلہ جنسی جنون سے بہت آگے کا ہے۔ یہ تو وحشت ہے۔ اُس نے کہا:

''مجھے جنسی خواہش بہت ہوتی ہے۔ ناقابل برداشت اور اس کے ساتھ قطرے آنے لگتے ہیں گھر میں نہیں بیٹھ سکتا۔ سگی بہن بھی پاس سے گزرے یا میں بیٹھا ہوں اور وہ صحن میں چل پھر رہی ہو تو قطرے آنے لگتے ہیں۔ میری ایک بھتیجی تین سال کی ہے۔ اس کے گود میں بیٹھنے سے بھی

قطرے آنے لگتے ہیں"۔

تجزیہ:

جنسی خواہش اس شخص کا مسئلہ ہے مگر یہ معاملہ تو بہت ہی خراب ہے۔ اس درجے کے جنسی جنون کی دوا ہوتی ہے ہائیڈروفوبینم جنسی جنون میں بہت سی دوائیں ہیں۔ اسٹرامونیم۔ ہائیوسائمس۔ بیلاڈونا۔ ایسڈفلور۔ سیلینیم وغیرہ۔

مگر یہاں جو حالت ہے وہ ہائیڈروفوبینم کی حالت ہے۔ مریض اسٹرامونیم۔ بیلاڈونا اور ہائیوسائمس کی طرح متشدد اور جارح نہیں ہے۔ بس خیال اور قطرے یعنی ایسڈ فلور۔ سیلینیم اور محرمات و چھوٹے بڑے کی تمیز بھی نہ ہو تو ہائیڈروفوبینم۔ اسے ہائیڈروفوبینم کی ایک ہزار طاقت میں چار خوراکیں دے دی گئیں۔

روداد:

اس کے چھ دن بعد مریض دوبارہ آیا اور بتایا کہ اس دوا سے پانچ دن افاقہ رہا مگر آج پھر کچھ تکلیف ہو رہی ہے۔ دوا اسی طاقت میں دہرادی گئی۔ اس کے بعد یہ مریض لمبے وقفوں سے دوبار اور آیا مگر دونوں بار معدے کی تکلیف لیکر۔ پرانی علامات میں سے اسے اب کچھ یاد نہیں ہے۔ سب کچھ ٹھیک ہو چکا ہے۔ اس نے شادی کر لی ہے اور خوش و خرم ہے۔ اور اب بھی کوئی نہ کوئی مریض بھیجتا رہتا ہے۔

کیس نمبر (8) :

یہ مریض قومی شاہراہ پر ایک ہوٹل کا مالک تھا۔ اس نے بتایا:

"مجھے پیشاب میں جلن ہے۔ یعنی پیشاب کی نالی میں جلن ہوتی ہے جو پیشاب کرتے ہوئے بڑھ جاتی ہے۔ ہر وقت پیپ خارج ہوتی رہتی ہے۔ سفید پیپ' درد جو انتشار کے وقت

بڑھ جاتا ہے۔ پیشاب کی دھاریں کبھی دو اور کبھی تین بن جاتی ہیں''۔

میں نے کہا۔ ''یہ تو سوزاک ہے'' مریض نے جواب دیا۔ ''جی مجھے معلوم ہے مجھے سوزاک ہے''۔ ''اور یہ...... میرے سوال مکمل ہونے سے پہلے ہی اس نے جواب دے دیا۔ ''گندی عورتوں سے ہوتا ہے۔ مجھے بھی انہی سے ہوا ہے اور کچھ؟''۔

اس شخص کا رویہ حیران کن تھا یہاں بھی بہت سی دواؤں کا سوچا جا سکتا ہے۔ میڈ حورینم۔ تھوجا۔ نیٹرم سلف۔ پیٹرو سیلینم۔ کیوپے وا۔ کیوبلیبا۔ کینتھرس۔ کلیمیٹس اور سلیشیا کے علاوہ بھی کئی ایک۔

میڈ حورینم سوزاک کا نوسوڈ ہے مگر سوزاک کی حاد علامات میں اس نے کبھی فوری آرام نہیں دیا۔ پرانے سوزاک یا سوزاک کا زہر ورثے میں ملا ہو تو یہ باکمال دوا ہے۔

تھوجا کا مریض اس طرح ہر بات فوراً اور سچ سچ نہیں بتاتا۔ بلکہ معلومات چھپا کر یا غلط معلومات بہم پہنچا کر آپ کو غلط نتیجے پر پہنچاتا ہے اور پھر صحیح معلومات دے کر آپ پر دھونس جماتا ہے۔ دوسرا تھوجا دینا فلسفے کے لحاظ سے تو بالکل ٹھیک ہو رہا ہوتا ہے مگر عملاً مریض شدت برداشت نہیں کر سکتا اور اکثر علاج چھوڑ کر بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔ سوزاک میں تھوجا دینے سے میں نے اکثر اخراج بڑھتے دیکھا ہے اور یہ صورتحال مریض کو ڈرا دیتی ہے۔ سو حاد سوزاک میں تھوجا میرا پہلا انتخاب کبھی نہیں ہوتی۔

نیٹرم سلف دافع سائیکوسس بھی ہے۔ اور میں نے اس سے شدت ہوتے کبھی نہیں دیکھی، بہر حال نمایاں ترین علامات پر اسے کلیمیٹس دی گئی ایک ہفتے کے بعد اس نے بتایا کہ تمام علامات میں نمایاں کمی آئی ہے۔ لیکن......

''میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں ٹھیک نہیں ہو سکتا۔ یہ تکلیف بہت پرانی ہے اور کچھ بہتر ہو کر دوبارہ شدت سے ہو جایا کرتی ہے''۔

''اگر سوزاک کی حالت میں بیوی سے جماع کیا اور بار بار کیا جائے تو اسے بھی سوزاک ہو جاتا ہے ایسے میں دونوں کو اکٹھے دوا کھانی چاہئے ورنہ الگ الگ وقت پر علاج کرنے سے دونوں ایک دوسرے کو بیمار کرتے رہتے ہیں''۔ میں نے جواب دیا۔

''بیوی کو کبھی میں نے چھوا تک نہیں ویسے کوئی دن خالی نہیں گزرتا''۔

میں نے سوچا اسے لائیکوپوڈیم دی جائے یا فلورک ایسڈ۔ لائیکوپوڈیم کا مریض گھاٹ گھاٹ کا پانی پیتا ہے مگر شادی ہو تو اپنی بیوی کے سامنے عصائے پیر خفت۔ فلورک ایسڈ تو پلاٹینا کی طرح ہوتا ہے یعنی ہم ''پیاس لگ جائے تو پی لیتے ہیں ہر اک پانی'' معاملے کی وضاحت کیلئے میں نے پوچھا۔

''کیا اپنی بیوی کے سامنے انتشار نہیں ہوتا؟'' اس نے کہا یہ بہت لمبی کہانی ہے۔ مت پوچھیں۔ میں نے سوچا یہ تو قدیم داستانوں والا قصہ لگتا ہے مگر یہ جاننا بہت ضروری ہے بعد میں تو یہ شخص کبوتر بن کر پھر سے اڑ جائے گا۔ سو میں نے کہا۔ ''اب معاملے کی وضاحت بہت ضروری ہے''۔ تو یہاں سے شروع اک کہانی ہوتی ہے۔ آپ بھی سنیئے:

''ہمارا تعلق کابل سے ہے افغانستان پر روسی قبضے کے دوران میں ہم لوگ پاکستان آ گئے۔ تقریباً پورا قبیلہ یہاں آ گیا۔ میں پیدا تو کابل میں ہوا تھا مگر تعلیم پاکستان میں حاصل کی۔ پھر مزید تعلیم کیلئے مصر چلا گیا وہاں جامعہ الازہر میں داخلہ مل گیا تھا۔ وہاں پڑھتے ہوئے دو سال ہوئے تھے کہ گھر والوں نے مطالبہ شروع کر دیا کہ فوراً واپس آ جاؤ تمہاری شادی کرنی ہے۔

میں واپس آ گیا اور رشتہ داروں میں شادی ہو گئی۔ شادی بہت دھوم دھام سے ہوئی۔ سہاگ رات کو مجھے پتہ چلا کہ لڑکی کنواری نہیں تھی۔ کیسے؟ بس اندھیرے میں تیر چلایا تھا۔ نشانے پر لگا۔ میں نے اسے دیکھتے ہی کہا۔ ''تمہارے عاشق نے مجھے تم سے شادی کرنے سے منع کیا تھا۔ اس کا رنگ فق ہو گیا۔ پھر تو میں نے یہ بات پکڑ لی اور پوچھ کچھ شروع کر دی۔ آخر صبح کے قریب وہ مان گئی اور اپنے کزن کا نام بھی بتا دیا اور سب کچھ مان کر معافی مانگ لی۔

پھر آپ نے کیا کیا؟

میں نے اس کو تو کچھ نہیں کہا۔ صبح ہوئی تو میں نے اس کے باپ کو بلایا اور برادری کے کچھ اور لوگوں کو بلا کر جرگہ کیا۔

جرگہ؟

ہاں میرے ساتھ دھوکا ہوا تو میں جرگہ نہ بلاتا۔ جرگے والوں نے میری ساری بات سنی۔ پھر لڑکی کے باپ کی بات سنی اور فیصلہ کر دیا۔

اچھا۔ میں سمجھ گیا۔ آپ نے لڑکی کے والد کو شادی کیلئے جو پیسے دیئے تھے آپ نے ان کا مطالبہ کیا؟ ہاں تو جرگہ اور کس لئے بلایا جاتا ہے؟

ٹھیک' تو جرگہ نے کیا فیصلہ کیا؟

جرگے نے تو فیصلہ سنایا کہ ''تم اس کو بیوی نہ سمجھو بیوی نہ بناؤ لیکن گھر سے نہ نکالو۔ ویسے ہی گھر میں کام کاج کیلئے رکھ لو''۔

''تو؟''

''تو۔ میں نے ان کی بات مان لی''۔

''اب تمہاری بیوی کہاں ہے؟''

''پتہ نہیں۔ کہیں پڑی ہوگی گھر میں۔ میں نے تو پھر اس کی شکل تک نہیں دیکھی''۔ ''کیا یہ بہتر نہیں تھا کہ آپ اسے طلاق دے دیتے؟''

''نہیں۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ اس طرح تو وہ جا کر اسی کزن سے شادی کر لیتی''۔

''تو اس پر آپ کو کیا اعتراض ہے؟''

''لوگ کیا کہتے یہ کتنا بے غیرت ہے مجھے ان دونوں کو قتل کرنا پڑتا''۔

''کیوں؟''

''یہ ہماری روایت ہے''۔

اس سے مزید بات کرنا بے کار تھا۔ میں نے سوچا۔

انا کارڈیم کے مریض اذیت میں رہتے ہیں اور اذیت دیتے ہیں۔ اسے انا کارڈیم سی۔ ایم میں چار خوراکیں دی گئیں اور صرف یہ کہا۔

''کیا آپ کو معلوم ہے کہ عصمت صرف عورت کی نہیں ہوتی۔ مرد کی بھی ہوتی ہے۔ آپ آج کل جن جن خواتین سے مستفید ہو رہے ہیں۔ کیا وہ کنواری ہوتی ہیں''۔

ایک ہفتے کے بعد مریض نے آ کر اطلاع دی۔

''میری طبیعت بہت خراب ہے''۔

''بھائی۔آپ کا سوزاک تو دنیا کا کوئی ڈاکٹر ٹھیک نہیں کر سکتا۔ چھوت کے منبع سے روز آپ کا واسطہ پڑتا ہے۔کوئی کیا کرے؟''میں نے کہا۔

اس نے جواب دیا۔ کہ نہیں میں نے بہت سوچا ہے کوشش کر رہا ہوں کہ چھوڑ دوں۔ سب کچھ چھوڑ دوں۔لیکن میرے اور مسئلے بھی ہیں۔

''کیا؟......''

''حافظہ کمزور ہو گیا ہے کوئی بات سمجھ نہیں آتی 'لوگ باتیں کرتے رہتے ہیں اور میں بہت غور اور توجہ سے ان کی باتیں سنوں تو سمجھ آتی ہے اصل میں 'میں شادی کے بعد واپس جامعہ الازہر چلا گیا تھا مگر وہاں مجھ سے پڑھا ہی نہیں گیا۔ کچھ یاد ہی نہیں رہتا تھا۔بس عجیب کشمکش تھی۔ بہت اذیت میں رہتا تھا۔ کچھ سمجھ نہیں آتا تھا''۔

''کوئی فیصلہ کرنا ہو تو فوراً کر لیتے ہیں؟ یا سوچتے رہتے ہیں؟''

''سوچتا ہوں۔ مگر اتنا نہیں۔ بس کبھی کبھی اُلجھ جاتا ہوں۔ اصل میں میرا ذہن سُن ہے آپ کو اندازہ نہیں ہے۔ مجھے کتنا صدمہ ہوا تھا۔ اس کے بعد میرا دنیا کے کسی کام میں دل نہیں لگا''۔

اب یہاں انا کارڈیم کے نیچے ایسڈ فاس نظر آ رہی ہے۔ یعنی صدمہ اور جنسی بے راہ روی بلکہ مادہ منویہ کا بے تحاشہ ضائع ہونا۔ کسی حد تک ذہنی کیفیت ایسڈ فاس کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ مگر میں نے انتظار کرنے کا فیصلہ کیا۔

ایک ہفتے کے بعد اس نے آ کر پھر تقریباً وہی علامات بتائیں۔ اس بار اسے انا کارڈیم سی۔ ایم دوبارہ دی گئی۔ ارادہ یہ تھا کہ اس کی ذہنی علامات میں کمی آئے تو پھر اس کے حاد سوزاک کا علاج کیا جائے۔ تین دن کے بعد اس نے آ کر کہا مجھے بہت کمزوری ہے۔ اور کوئی مسئلہ نہیں بس اس کمزوری کا کچھ کریں۔ اب اسے ایسڈ فاس 30 کی تین خوراکیں دی گئیں۔

اس کے بعد مریض نہیں آیا۔ بہت عرصے کے بعد سر راہ ملاقات ہوئی اس نے بہت جوش

سے بتایا وہ مکمل طور پر تائب ہو گیا ہے۔ اور اس نے دوسری شادی کر لی ہے۔ اس نے پہلی بیوی کا کیا کیا؟ اس نے بتایا نہ میں نے پوچھا۔ بس ایک مصرعہ یاد آیا۔

''اگلے جنم موہے بٹیا نہ کیجیو''

کیس نمبر (9) :

اس مریض کا نام محسن ہے۔ ستمبر 1992ء میں' میں نے ایک آدمی دیکھا جو پھٹے پرانے کپڑوں اور ٹوٹے پھوٹے جوتوں میں سارا دن روڈ پر پھرتا رہتا تھا۔ لوگ ترس کھا کر اسے چائے پلا دیتے کوئی کھانا کھلا دیتا۔ ایک دن میں نے سوچا۔ اس کا علاج کرنا چاہئے۔ لوگوں سے پوچھا۔ یہ کون ہے؟ انہوں نے بتایا یہ پاگل ہے۔ کسی نے کہا پاگل نہیں ہے۔ بڑ حرام ہے' کام نہیں کرنا چاہتا۔ پہلے ایک مقامی کارخانے میں کام کرتا تھا۔ اب کام سے بھاگتا ہے۔ مفت کھانا ملے تو کون کام کرنا چاہتا ہے؟ غرض جتنے منہ اتنی باتیں۔

میں نے اسے روک کر پوچھا۔ تم کام کیوں نہیں کرتے؟

اس نے جواب دیا۔ میں بیمار ہوں۔

کیا ہوا ہے؟

مجھے آگ لگی ہوئی ہے' بس جلتا ہوں۔ کل سارا دن چشمے میں بیٹھا رہا ہوں۔ بس گرمی لگی ہوئی ہے سانس رکتا ہے۔ نیند نہیں آتی۔

میں نے سوچا۔ یہ پاگل تو نہیں ہے۔ اسے سلفر دینی چاہئے۔ لیکن باتیں کرتے کرتے اس نے ہنسنا شروع کر دیا۔ بے تحاشہ ہنسی۔ بلاوجہ پھر خیال آیا کہ یہ پاگل نہیں ہے تو ٹھیک بھی نہیں ہے۔ سو اسے ٹیوبرکولینم کیوں نہ دیں۔

میں نے اسے کہا۔ آؤ تمہیں چائے پلاتے ہیں اور چائے میں 200 کی ٹیوبرکولینم کے پانچ قطرے ڈال کر اسے پلا دی۔

اگلے دن وہ خود آ گیا۔ اور اُس نے شکایت کی کہ آپ نے کل مجھے کوئی نشہ آور چیز پلا دی ہے۔ اِس کا کہنا تھا کہ میرے کلینک سے تھوڑی دور جا کر اسے تھکاوٹ کا احساس ہوا۔ قریب ہی ایک درخت ہے۔ اس کے نیچے کسی نے ایک چارپائی رکھی ہوئی تھی وہ اس چارپائی پر لیٹا اور سو گیا۔ اس وقت کوئی دس بجے کا وقت تھا۔ مغرب کے وقت اسے لوگوں نے جگایا۔ کھانا کھا کر وہ سو گیا۔ اور دوسرے دن گیارہ بجے جاگا اور جاگ کر میرے پاس شکایت کرنے آ گیا۔

میں نے اسے بتایا کہ ہماری دوا میں نشہ نہیں ہوتا۔ اور ساتھ ہی اِسے کہا کہ وہ اپنا حلیہ درست کرے۔ پاس ہی ایک حجام کی دکان تھی۔ میں اسے پکڑ کر اُدھر لے گیا۔ حجام نے اسے دیکھتے ہی کہا۔ یہ پاگل نہیں ہے۔ اس نے سیدوں کی بکریاں چُرائی تھیں۔ اسے سزا ملی ہوئی ہے۔ میں نے کہا اب اس کی سزا ختم ہو گئی ہے۔ اسے نہلاؤ۔ اس کے بال کاٹو اور اسے انسان بنا دو باقی کام میں خود کر لوں گا۔

انہوں نے گھنٹہ بھر لگا کر اس کے اندر سے انسان برآمد کیا اور میں نے اسے سلفر کھلا کر بھیج دیا۔

دس دن کے بعد اس نے آ کر بتایا کہ وہ گاؤں چلا گیا تھا اور آج واپس آیا ہے اور وہ مجھے کچھ انعام دینا چاہتا ہے۔

''اچھا؟...... کیا؟......''

''اصل میں، میں تمہارے لئے ایک مرغی لانا چاہتا تھا''۔ ''مرغی۔ ہاں گاؤں میں ذرا سستی مل جاتی ہے۔'' ''مگر تمہارے پاس تو پیسے ہی نہیں ہیں؟''

''کوشش کی تھی کہ کسی کی پکڑ لوں مگر قابو نہیں آئی۔ بیمار تھا ناں کمزور ہو گیا ہوں۔''

''میں مزے سے چائے پی رہا تھا یہ سن کر میرے ہاتھ سے چائے کا کپ گر گیا۔''

''اوہ! خدایا! یہ احمق تو سچ مچ چور ہے''۔ اوسان بحال ہوئے تو میں نے اُٹھ کر اِسے ٹرنٹولا سی۔ ایم کی ایک خوراک کھلا دی۔

اگلے دن آ کر اس نے بتایا کہ اس دوا سے اِسے شدید بخار ہو گیا ہے میں نے بہت دفعہ ایسا ہوتے دیکھا ہے سوچ چاپ اسے سادہ گولیاں دے دیں۔

اس کے بعد محسن ایک چوہدری کے ڈیرے پر رہنے لگا۔ یہ ڈیرہ میرے مطب کے پاس ہی ہے۔ دن بھر چوہدری کا کام کرتا۔ جس کے صلے میں چوہدری اسے کھانا اور سونے کیلئے چارپائی دے دیتا۔

جب اسے اس طرح رہتے ہوئے کافی عرصہ گزر گیا تو میں نے سوچا اسے اس ہڈحرامی سے نجات دلائی جائے۔ سو اسے ایک دن سلفر پھر کھلا دی۔ سلفر سی۔ ایم میں دی گئی تھی اور اسے ایک ہفتے کے وقفے کے بعد دہرایا گیا۔

محسن نے مزدوری شروع کردی ہے۔ اب کبھی کبھار نظر آجاتا ہے مگر محنت مزدوری کرتا ہے چونکہ کبھی اس کی کسی نے شکایت نہیں کی سو یہ کہا جاسکتا ہے کہ چور چوری سے تو گیا۔ ہاں ہیرا پھیری کا کچھ نہیں کہہ سکتے۔

کیس نمبر (10) :

ایک دوست اپنے چار برس کے بچے کو ساتھ لائے۔ اُسے ایک عجیب تکلیف تھی۔ رات کو وہ جب سونے لگتے تو بچہ اُٹھ کر بیٹھ جاتا تھا اور رونے لگتا۔ مطالبہ کرتا کہ بتی جلاؤ روشنی ہونے پر وہ کہتا کہ اب میرے ساتھ کھیلو۔

بظاہر تو یہ معمولی سا مسئلہ ہے مگر ان صاحب کو صبح دفتر جانا ہوتا تھا۔ سو چند دن تو انہوں نے شفقت پدری میں اِسے برداشت کیا مگر پھر مسئلہ ان کے بس سے باہر ہو گیا کہ بچہ بہت دیر تک کھیلتا رہتا تھا۔ اور وہ صبح اُٹھ نہیں پاتے تھے۔ ایلوپیتھک ادویہ چونکہ مسکن ہوتی ہیں۔ سو وہ یہ دینا نہیں چاہتے تھے۔

بچہ رات کو اُٹھ جائے اور کھیلنا شروع کردے۔ علامت تو یہی بنتی تھی مگر اس وقت میرے پاس کنزلی (Kunzle) کی مرتب کردہ کینٹ ریپرٹری تھی جس میں یہ علامت نہیں تھی۔ سو میں نے اس کے تین حصے کردیئے۔ بے خوابی۔ کھیلنا چاہے اور اندھیرے سے ڈر۔ اس کی بنا پر اسے

اسٹرامونیم 30 میں ایک خوراک روزانہ رات سونے سے پہلے دی گئی۔ پہلے دن سے افاقہ ہوگیا اور صرف دو دن دوا اور دی گئی اس کے بعد اسے کبھی یہ تکلیف دوبارہ نہیں ہوئی۔

کیس نمبر (11):

یہ 32 سالہ مریض متاثرین زلزلہ میں سے تھا۔ اس نے بتایا کہ میں پنڈی میں کام کرتا تھا۔ باغ میرا شہر ہے۔ زلزلہ آیا تو میں پنڈی میں تھا۔ میں اسی دن باغ روانہ ہوگیا۔ بہت مشکل سے دوسرے دن پہنچا میرا گھر تباہ ہو چکا تھا۔ میں نے لوگوں کے ساتھ مل کر لوگوں کو اپنے عزیزوں کو نکالنے کی کوشش شروع کر دی۔ اس دوران مجھے نجانے کیا ہوگیا۔ میں نے اُونچی اُونچی آواز میں چیخ چیخ کر تلاوت شروع کر دی۔ پھر چیخ چیخ کر رونا شروع کر دیا۔ اس کے بعد مجھے یاد نہیں کیا ہوا۔ لوگوں نے بتایا کہ انہوں نے مجھے باندھ دیا تھا کہ میں نے وہاں بھاگنا' چیخنا اور چلانا شروع کر دیا تھا۔

پھر ایک جماعت کے ہمراہ پنڈی آیا' جہاں مجھے نفسیاتی علاج کیلئے داخل کر دیا گیا۔ علاج کے باوجود مجھے نیند نہیں آ رہی تھی بلکہ آج تک نہیں آتی۔ فی الوقت میں یہ دوائیں کھا رہا ہوں۔ اس نے مجھے دوا دکھائی وہ تین قسم کی نیند کی گولیاں تھیں مگر دوا لینے کے باوجود وہ سونے سے قاصر تھا۔ اس نے ہاتھ میں تسبیح پکڑی ہوئی تھی۔ اس نے بتایا میں جاگتا رہتا ہوں اور وظائف پڑھتا رہتا ہوں۔

نفسیاتی علاج کے دوران اسے بجلی کے جھٹکے (ECT) بھی دیئے گئے تھے۔ اس سے صرف یہ ہوا ہے کہ اس نے بھاگنا' رونا اور تلاوت کرنا چھوڑ دیا مگر نیند پھر بھی نہیں آئی۔ مریض کی آنکھوں میں وحشت تھی اور گال پچکے ہوئے تھے۔ وہ انتہائی کمزور تھا۔

ہم نے صرف دو علامات پر غور کیا۔

سبب مرض۔ خوف و دہشت

ذہنی علامت :۔ مذہبی جنون ۔ بھوت نظر آنا۔

سر درد :۔ جھٹکے لگنا۔ قبض ۔ متلاہٹ ۔ کانوں میں آوازیں نیند نہ آنا' بھوک نہ لگنا' آس پاس کا ہوش نہ ہونا۔ کمزوری بولنا۔ ان سب علامات کو ہم نے نظرانداز کیا کہ اگر ان علامات پر دی گئی علامات نے کام نہ کیا۔ تو پھر اس تصویر میں ایک ایک علامت کا اضافہ کرتے جائیں گے اور دیکھیں گے کہ دوا میں کیا تبدیلی آتی ہے۔

اس مریض کو پہلے دن کارسی نوسن سی۔ ایم اور دوسرے دن اسٹرامونیم سی۔ ایم کی چار خوراکیں دی گئیں۔

روداد:

مریض پندرہ دن کے بعد آیا اور ہمیں حیران کر گیا کہ اس کی ساری علامات غائب ہو چکی تھیں۔ اسے صرف میٹھی گولیاں دی گئیں اور دوبارہ نہ آنے کا کہا اس کے بھیجے ہوئے مریض اس کی خیریت کی خبر دیتے رہتے ہیں۔

کیس نمبر (12) :

یہ میرے ایک دوست کی بچی کی روداد ہے۔ اس بچی کی والدہ کا دمہ میرے علاج سے ٹھیک ہوا تھا۔ پھر ایک دفعہ اسی مریضہ کو پتے میں شدید درد ہوا' جسے بیلاڈونا سی۔ ایم اور اپیکاک سی۔ ایم ادل بدل کر دینے سے ایک گھنٹے میں آرام آ گیا تھا۔ سو انہیں میرے اوپر بہت اعتماد تھا۔ بچی کا والد بہت خوش مزاج' زندہ دل شخص تھا۔ شکار کا شوقین' کرکٹ کا دل دادہ۔ چالیس برس کا ہونے کے باوجود باقاعدگی سے کرکٹ کھیلتا تھا جس دن کرکٹ نہ کھیلے ایئر گن لے کر شکار کھیلتا تھا اور اچھا نشانہ باز تھا۔ اسے اکثر پٹھوں کا درد ہو جاتا تھا۔ جسے عموماً رسٹاکس یا میگ فاس سے آرام آ جاتا تھا۔ ہاں درد کبھی ضد پر آ جائے تو میڈھورینم سے ٹھیک ہو جایا کرتا ہے۔ بچی کی والدہ بچپن سے

دمہ کی مریضہ تھی جسے کاربو نوسن سے آرام آیا تھا اور پھر پتے میں پتھری کی شکایت ہوئی۔ جس کے درد کو اپیکاک اور بیلاڈونا دینے سے آرام آیا اور پتھری لمبے عرصے تک چاینا 200 دینے سے غائب ہوگئی۔

جس بچی کی روداد بیان ہو رہی ہے وہ ابھی پیدا نہیں ہوئی تھی کہ اس کے باپ کو ڈاکوؤں نے قتل کر دیا۔ ڈاکو پڑوس میں ایک بچے کو اغواء کرنے آئے تھے یہ ایئر گن لیکر مقابلے کو نکلے اور کلاشنکوف کا برسٹ لگنے سے گرے اور وہیں شہید ہوگئے۔

اپنے باپ کی وفات کے تین ماہ بعد یہ بچی پیدا ہوئی۔ پیدائش کے چند دن بعد بچی کی نانی اسے لیکر آئی اور اس نے بتایا کہ بچی جس دن سے پیدا ہوئی ہے مسلسل رو رہی ہے۔ دن ہو یا رات یہ دودھ پیتی سوتی اور روتی ہے یعنی روتے میں دودھ پیتے وقت یا سوتے وقت ذرا دیر کو وقفہ پڑتا ہے۔ باقی تمام وقت اس کا چیخ چیخ کر رونے میں صرف ہوتا ہے۔

میں نے جوش میں کہہ دیا یہ کوئی مسئلہ ہے بھلا۔ سب جگہ ہر کتاب میں اس کا حل موجود ہے بچے پیدا ہوتے ہی رونے لگیں اور مسلسل روتے رہیں سفلینم اسے 200 میں سفلینم دے دی گئی۔ دوبارہ کب دکھائیں کا جواب میں نے بہت اعتماد سے یہ دیا کہ اس کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

ایک ہفتے کے بعد جب انہوں نے بتایا کہ صورت حال جوں کی توں ہے تو بھی میں نے کہا کوئی مسئلہ نہیں ہے، آج یہ ٹھیک ہو جائے گی۔ سفلینم سی۔ ایم میں دے دی اب بیچاروں نے دس دن انتظار کیا مگر ذرا بھی فرق نہیں پڑا۔ سوچنا پڑ گیا کہ کیا کیا جائے۔ باپ مزاجاً ٹیوبر کولک تھا۔ ماں دمے کی مریضہ سائیکوٹک۔ تھوجا۔ میڈ حورینم۔ ٹیوبر کولینم میں سے کیا دیں۔

کلکیریا فاس۔ کیمومیلا اور سنا بھی آزمائی جا سکتی تھیں۔ ابراٹینم کی طرف بھی دھیان گیا۔ مگر اس کی کوئی تصدیقی علامت نہیں ملی کلکیریا فاس بچہ مسلسل ریں ریں لگائے رکھتا ہے بچی کو کیمومیلا اور سنا کی طرح گھمانا یا جھلانا نہیں پڑتا۔

کلکیریا فاس نے بھی نتیجہ وہی دکھایا تو میں نے سوچا میرا دوا ڈھونڈنے کا طریقہ غلط ہے کوئی بڑی غلطی مسلسل ہو رہی ہے۔ تھوڑی دیر مختلف پہلوؤں پر غور کیا تو ایک انوکھا خیال آیا کہ بچی کی یہ

کیفیت اس کی ماں کو پہنچنے والا صدمہ ہے اس کا میاں اس کے سامنے قتل ہوا۔ بچی ماں کے پیٹ میں تھی۔ اگنیشیا کیوں نہ دی جائے۔ اگنیشیا سی۔ ایم میں دی گئی اور پہلی خوراک نے کام دکھایا دوبارہ تکلیف ہونے پر اِسے لمبے وقفوں سے دہرایا گیا اور یوں یہ بچی مکمل طور پر صحت یاب ہو گئی۔ اس کی صحت یابی پر اس کی ماں نے شکریے کے ساتھ اعتراف کیا کہ اس پر فنرگان (Phenergan) بھی اثر نہیں کر رہی تھی۔

کیس نمبر (13) :

ایک صاحب آئے اور بتایا کہ ان کی بچی بے ہوش ہے مرض کی تفصیل پوچھنے پر بتایا کہ چار دن پہلے بچی کو بخار ہوا تھا۔ ایک مقامی ہسپتال سے اسے دوا دلوائی۔ بخار کم نہیں ہو رہا تھا۔ پھر ایک ماہرِ امراضِ اطفال کو دکھایا۔ اس نے دوا دی اور دوا دینے سے بچی رات کو بے ہوش ہو گئی۔ دوبارہ اسے چائلڈ اسپیشلسٹ کو دکھایا اس نے ٹیکے لگائے مگر بچی کو ہوش نہیں آیا۔ کل یعنی جب بچی کو بے ہوش ہوئے تین دن ہو چکے تھے اسے جی۔ او۔ ایف ہسپتال لے جایا گیا۔

وہاں بہت سے ٹیسٹ ہوئے صرف ایک خرابی کا پتہ چلا کہ بچی کے خون میں شکر کی سطح معمول سے کم ہے انہوں نے اِسے گلوکوز کی بوتل لگا دی۔ اور ساتھ ہی اسے ڈیکسامیتھاسون کا ٹیکہ لگا دیا۔

بوتل ختم ہونے سے پہلے بچی ہوش میں آ گئی۔ ہم بہت خوش ہوئے۔ گھر آ گئے مگر گھر آ کر بچی پھر بے ہوش ہو گئی۔ آج صبح سے ہم نے دو تین ڈاکٹروں کو دکھایا ہے لیکن بچی کو ہوش نہیں آ رہا۔

اِس وقت تقریباً ایک بجے کا وقت تھا۔

تجزیہ :

یہ روداد سن کے تو مجھے سب سے پہلے تو میکانی ذہنوں پر ہنسی آئی جو حساب کی طرح کام

کرتے ہیں خیر۔ مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص تین دن بے ہوش رہے گا اور کچھ کھائے گا نہ پیئے گا۔ تو کیا اس کے خون میں شکر کی سطح کم نہیں ہوگی۔ بچی بے ہوشی کے باعث کھانے پینے سے محروم رہی۔ اس لیئے اس کے خون میں شکر کی سطح کم ہوئی لیکن یہ بے ہوشی کی وجہ نہیں ہے بلکہ اس کا نتیجہ ہے اصل خرابی کچھ اور ہے۔ چونکہ میں نے ایسے بہت سے مریض پہلے بھی دیکھے ہوئے تھے۔ اس سے مجھے کوئی پریشانی نہیں ہوئی۔ چنانچہ میں نے پورے اعتماد سے کہا کہ آپ کی بچی ایک گھنٹے میں ہوش میں آجائے گی۔ لیکن اس کے ہوش میں آتے ہی آپ مجھ سے لڑنے لگیں گے اس نے کہا۔ ڈاکٹر صاحب۔ مذاق نہ کریں۔ میں بہت پریشان ہوں۔ میں نے کہا۔ آپ کی بچی کو کچھ بھی نہیں ہے۔ اسے بخار اُتارنے کی دوا ضرورت سے زیادہ پلادی گئی۔ بخار دبنے سے بچی بے ہوش ہے۔ میری دوا سے بخار دوبارہ ہو جائے گا اور بچی ہوش میں آجائے گی ہوسکتا ہے بخار بہت تیز بھی ہو جائے اس وقت ذرا صبر کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا۔ اللہ کا نام لے کر دوا دیں جو ہوگا دیکھا جائے گا۔

بخار دینے سے بے ہوشی۔ مَیں اس میں ہمیشہ ایلنتھس دیتا ہوں۔ اس بچی کو ایلنتھس 30 (Ailanthus) دی گئی اور بتایا گیا کہ ہر پندرہ منٹ کے بعد ایک قطرہ اس کی زبان پر ٹپکا دیں۔

روداد :

چار بجے بچی کے والد نے آ کر بتایا کی تیسری خوراک سے بچی کو ہوش آ گیا تھا۔ اب وہ خوش ہے کھیل رہی ہے۔ اس نے کھانا بھی کھایا ہے مگر ہم بہت پریشان ہیں۔ اسے °F 100 بخار ہو گیا ہے جبکہ اس بے ہوشی کے دوران اسے بخار نہیں تھا۔

عرض کیا' یہ تو میں نے پہلے ہی بتا دیا تھا اب یہی دوا ہر تین گھنٹے کے بعد دیتے جائیں۔ دو تین دن میں بخار اتر جائے گا۔ دوسرے دن شام کو اس نے بتایا کہ بخار کم تو ہو گیا ہے مگر اُتر نہیں رہا۔ انتظار کرنے کا مشورہ دیا گیا۔

اس سے اگلی شام اس نے خفیف سا ہو کر کہا کہ ''وہ بخار نہیں اُتر رہا تھا ہم نے اسے دوبارہ کال پول پلا دی ہے''۔ کیا وہ دوبارہ بے ہوش تو نہیں ہو جائے گی۔ میں نے کہا۔ نہیں اب نہیں ہوگی۔

کیس نمبر (14) :

دو خواتین آ کر میرے سامنے بیٹھ گئیں۔ ایک خاتون نے دوسری کی ٹانگ کو زور سے پکڑ لیا اس نے بتایا۔

پچھلے رمضان میں اعتکاف بیٹھی ہوئی تھی۔ ستائیسویں شب اور رات کے تین بجے مجھے یوں لگا کہ کوئی چیز میرے دائیں پاؤں کے انگوٹھے میں داخل ہو گئی ہے یوں لگ رہا تھا کہ انگوٹھے میں کوئی رسی نما تار گھس گیا ہے۔ اس سے پہلے پاؤں کا انگوٹھا اکڑ گیا پھر وہ چیز پاؤں میں آ گئی اور وہ بھی اکڑ گیا پھر ٹانگ اور وہاں سے پیٹ ناف تک اکڑ گیا۔ اب مجھے لگا کہ میرا آخری وقت آ گیا ہے۔

میں نے زور زور سے رونا چیخنا اور چلانا شروع کر دیا میں نے اپنے بیٹے کو آوازیں دیں وہ آیا تو میں نے اسے کہا میرا آخری وقت آ گیا ہے۔ پاؤں سے جان نکل رہی ہے پیٹ تک جان نکل گئی ہے بس اب میں مرنے والی ہوں۔ یہ کہہ کر میں نے اسے اپنے ساتھ لپٹا لیا۔ اس کے بعد مجھے کچھ یاد نہیں کیا ہوا۔

"جب مجھے ہوش آیا تو میں ہسپتال میں تھی۔ مجھے بتایا گیا کہ میں تین دن بے ہوش رہی ہوں اور یہ کہ میرا بلڈ پریشر بہت بڑھ گیا تھا۔ ہوش آنے کے بعد مجھے جھٹکے لگنے شروع ہو گئے پورا جسم اکڑ جاتا اور جھٹکے لگنے لگتے یہاں لوگوں نے دو دن کوشش کی" جب اُن سے یہ مسئلہ حل نہیں ہوا۔ تو انہوں نے اسے سی۔ ایم۔ ایچ راولپنڈی بھیج دیا۔ وہاں اس کے بہت سے ٹیسٹ بھی ہوئے اور علاج بھی۔ مگر ایک تو سوائے بلڈ پریشر کی زیادتی کے اور کچھ بھی کوئی بھی خرابی تشخیص نہیں ہو سکی اور دوسرے بلڈ پریشر ٹھیک ہو جانے کے باوجود جھٹکے لگنا بند نہیں ہوئے۔ تین ماہ علاج کے بعد اسے بلڈ پریشر اور نیند کی گولیاں دے کر گھر بھیج دیا گیا۔ جھٹکے نیند میں نہیں لگتے مگر جاگتے ہی شروع ہو جاتے ہیں۔ دائیں ٹانگ اتنی شدت سے کپکپاتی ہے کہ اسے پکڑ کے رکھنا پڑتا ہے۔

بیوہ ہوں۔ بیٹا فوج میں ہے۔ مزید سوال و جواب سے یہ معلومات حاصل ہوئیں۔
گرمی بہت لگتی ہے بند جگہ گھبراہٹ ہوتی ہے۔ رونا بہت آتا ہے۔ پیاس نہیں لگتی نمک اور چکنائی سے پرہیز کرتی ہوں۔ کیونکہ اس سے تکلیف بڑھتی ہے۔ نیند کی گولیاں باقاعدگی سے کھا رہی ہوں۔ سو نیند کے بارے میں کچھ کہہ نہیں سکتی۔ بھوک ٹھیک ہے کوئی حال پوچھے تو رونا آجاتا ہے۔ اس بیماری سے پہلے کوئی تکلیف نہیں تھی۔

تجزیہ :

مریضہ جب تکلیف کا احوال سنا رہی تھی تو لگتا تھا کہ کونیم کی علامات رٹ کر آئی ہے مگر گرمی رونا' پیاس نہ لگنا وغیرہ نے سارا کھیل بگاڑ دیا۔ کونیم کی جگہ نہیں بنی تو کیا پلسا ٹیلا آزمائی جائے۔ میرا خود سے کیا جانے والا سوال مشکل تھا' کیونکہ محض جھٹکوں پر دوا نہیں دی جا سکتی' میں نے سوچا کہ مریضہ کا بلڈ پریشر بھی چیک کر لوں بازو سے کپڑا اٹھتے ہی جلنے کے سے نشان نظر آئے جب اس بارے میں پوچھا تو مریضہ نے بتایا کہ "مجھے کافی پرانی چنبل تھی۔ علاج کے باوجود ٹھیک نہیں ہوئی تو میری پڑوسن نے مشورہ دیا کہ تانبے کی چادر چولہے پر رکھ کر اس کے نیچے ہلکی آگ جلاؤ اس پر پانی کی طرح مواد بن جائے گا۔ اسے چنبل پر لگاؤ تو ٹھیک ہو جائے گی۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ الحمد للہ چنبل ٹھیک ہو گئی اور دوبارہ بھی نہیں ہوئی میرے پوچھنے پر بتایا کہ یہ عمل چھ سات ماہ پہلے کیا گیا تھا۔
اب کچھ پوچھنے یا سوچنے کی ضرورت نہیں تھی۔ اسے کیوپرم میٹ 200 کی چار خوراکیں ایک ہی دن میں کھلا دی گئیں۔

نتیجہ :

پندرہ دن کے بعد اس نے خاطر خواہ افاقے کی اطلاع دی اور اسے انتظار کروایا۔ مزید پندرہ دن کے بعد علامات میں مزید بہتری آنا بند ہو گئی تھی۔ کیوپرم میٹ 200 کو دہرایا گیا اس بار کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ تو کیوپرم میٹ 10M دی گئی جس نے مریضہ کو شفایاب کر دیا۔

کیس نمبر (15) :

یہ ایک فوجی افسر کی روداد ہے موصوف اس وقت کپتان تھے اور بقول ان کے طبی بنیاد پر فوج سے نکالے ہی جانے والے ہیں مسئلہ ان کا یہ تھا کہ انہیں پیشاب میں پروٹین آتی تھی۔ سی۔ ایم۔ ایچ اٹک سے ان کا علاج شروع ہوا۔ تبادلے اور علاج دو سال سے جاری تھا۔ سی۔ ایم۔ ایچ جہلم' کوئٹہ اور اب راولپنڈی میں انہیں صحت یاب کرنے کی کوشش کی جارہی تھی مگر کوئی فائدہ نہیں ہو رہا تھا۔ الٹرا ساؤنڈ' خون کے ٹیسٹ حتیٰ کہ گردوں کے اندر سے ٹشوز لیکر اس کی بائیوپسی بھی کرائی گئی۔ یہ ٹیسٹ کئی بار ہوئے مگر ہاتھ کچھ نہیں آیا۔

تنگ آ کر انہوں نے اسے ڈیلٹا کارٹل پر لگا دیا۔ جس کا اس سے تیزی سے کم ہوتا ہوا وزن بڑھنے لگا اور کچھ زیادہ ہی بڑھ گیا۔ ڈیلٹا کارٹل آہستہ آہستہ کر کے چھڑائی گئی تو پیشاب میں پروٹین دوبارہ آنے لگی اور وزن دوبارہ کم ہونا شروع ہو گیا اس وقت چوبیس گھنٹے میں 2200mg پروٹین خارج ہو رہی تھی۔ کھانا پینا' نیند' بھوک' پیاس سب ٹھیک تھا۔ شادی شدہ خوش باش زندگی۔

جسمانی علامات قابل ذکر نہیں تھیں اسے اچھی طرح کھنگالا جا چکا تھا۔ عمومی علامات 'صفر' تو اب کیا کریں۔ صرف پیشاب کی رپورٹ پر دوا دے دیں۔ اس وقت کی ریپرٹریز میں پروٹین یوریا کی علامت ہی نہیں ہوتی تھی۔ ذاتی تجزیہ فاسفورس کا تھا کہ اس سے مریض ٹھیک ہوتے دیکھے تھے۔

بہر حال میں نے ان سے دماغی علامات بھی لیں' پہلا سوال۔ کیا گئے بندھے معمول میں زندگی گزار سکتے ہیں؟ جواب بہت دلچسپ تھا کہ انہوں نے اس کی سختی سے تردید کی۔ بار بار سوال پوچھا گیا اور ہر بار تصدیق ہوتی کہ دماغی علامات میں سب سے بڑی علامت' مستقل تبدیلی کی خواہش ہے۔

تجزیہ :

علامات کی بنیاد پر فاسفورس اور ذہنی حالت کی بنیاد پر ٹیوبر کولینم، مریض کو پروٹین اتنی زیادہ خارج ہو رہی تھی کہ لمبا انتظار نا ممکن تھا۔ چنانچہ فاسفورس اور ٹیوبر کولینم دونوں دی گئیں تو جناب ٹیوبر کولینم 200 اور فاسفورس 200 دونوں کی سات سات خوراکیں ایک دن ٹیوبر کولینم اور دوسرے دن فاسفورس ادل بدل کر دی گئیں اور پندرہ دن کے بعد دوبارہ ٹیسٹ کروا کر دکھانے کو کہا گیا۔

روداد :

پندرہ دن کے بعد مریض نے بتایا کہ پیشاب میں پروٹین نہیں آ رہی۔ تاہم چوبیس گھنٹے کے پیشاب کے ٹیسٹ کا نتیجہ کل ملے گا۔ دوسرے دن اس نے بتایا کہ چوبیس گھنٹے میں پیشاب میں آنے والی پروٹین کی مقدار صرف 0.8mg ہے۔

دوا کو بند کرا دیا اور حسب ضرورت تین یا چار مرتبہ دوبارہ دوا دی گئی۔ کپتان صاحب شفایاب ہوئے۔ میڈیکل بورڈ سے فٹنس پاس کر کے میجر کے عہدے پر ترقی پائی اور ملتان میں تعینات کئے گئے۔ کافی عرصہ سلام و پیام کا رابطہ رہا۔ اب کافی عرصہ سے نہیں ہے۔

پرانی ریپرٹریز میں پیشاب میں پروٹین کی علامت نہیں تھی تاہم Synthesis 10.1 میں یہ علامت موجود ہے اور اس کی دوا D.P.T لکھی ہوئی ہے۔

میں نے اس کے بعد بھی بہت سے مریضوں کو ٹیوبر کولینم اور فاسفورس سے ٹھیک ہوتے دیکھا ہے۔ پنڈی سے ایک خاتون آئیں جن کا چوبیس گھنٹے میں پروٹین کا اخراج 3200mg تھا۔ ان دواؤں سے ایک ہفتے میں 1200mg ہوا۔

کیس نمبر (16) :

یہ روداد میرے ایک دوست کی ہے۔ موصوف ادب کے علاوہ ہومیو پیتھی سے بھی کچھ شغف رکھتے ہیں۔ سو انہی کی زُبانی سُنیئے : "1988ء میں مجھے ایک عجیب وغریب تکلیف ہوگئی۔ مجھے لگا کہ میری قمیض بائیں طرف کو نیچے کی طرف کھنچ گئی ہے میں اسے بار بار کالر سے پکڑ اُوپر کھینچنے لگا۔ یہ احساس اور حرکت دونوں غیر ارادی حرکات تھیں۔ میں چلتے پھرتے ایسا کرتا رہتا تھا۔

اسی حالت میں چند ہفتے گزر گئے پھر یہ احساس شدت سے ہونے لگا تو میں نے جیب کو خالی کر دیا کہ اس میں بٹوہ وغیرہ ہونے سے قمیض سچ مچ ہی نیچے نہ ہو جاتی ہو۔ اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ اس دوران بار بار بائیں طرف گردن گھمانے کی ضرورت بھی محسوس ہونے لگی۔

چند دن اور گزرے تو ایک اور احساس شدت سے ہونے لگا کہ میرا بایاں کندھا نیچے ہو گیا ہے۔ دن میں تین چار بار یہ خیال آتا اور میں اسے جھٹک دیتا تھا۔ پھر یہ خیال سوار رہنے لگا۔ اور اِسے جھٹکنا ممکن نہیں رہا۔

ایک دن یہ خیال اتنی شدت سے آیا کہ میں نے دو تین بار اپنے سائے کو دیکھا اور اپنے آپ کو یقین دلایا کہ دونوں کندھے برابر ہیں۔

دو دن بعد معاملہ اور بگڑ گیا۔ صبح اُٹھتے ہی یہ خیال شدت سے آیا اور میں ایک گھنٹے تک آئینے میں خود کو دیکھتا رہا۔ کبھی بازو اُٹھا کر کبھی نیچے کر کے ہر طرح سے خود کو یقین دلایا مگر جیسے ہی آئینے کے سامنے سے ہٹا۔ یہ خیال دوبارہ شدت سے آنے لگا۔ جب کوئی بھی چیز معمولات میں رکاوٹ ڈالے۔ علامت بن جاتی ہے۔

میں آپ کے اُستادِ محترم ڈاکٹر ایاز احمد ایاز صاحب کے پاس چلا گیا۔ مریضوں میں گھرے بیٹھے تھے۔ گزارش کی' ذرا باہر آ کر عرض سُنیں۔ فوراً مطب سے باہر تشریف لے آئے' میں نے سب کچھ بتایا اور کہا کہ لوگوں کے سامنے یہ سب نہیں بتا سکتا تھا۔ انہوں نے ہنس کر کہا۔ نہیں یہ

بیماری ہے۔ پھر خاموشی سے دواخانے میں تشریف لے گئے اور ایک پُڑیا لا کر مجھے کھلا دی۔ اس وقت دن کے دو بجے تھے۔ میں نے گھر جا کر کھانا کھایا اور سو گیا۔ دوسرے دن جب میں سو کر اُٹھا تو دن کے گیارہ بج چکے تھے باقی پورا دن بھی تھکاوٹ کا احساس رہا۔ دو دن میں مکمل بحالی ہوئی تو میں دوبارہ وہیں جا پہنچا اور پوچھا کہ آپ نے کیا دیا تھا اور کیوں دیا تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے جواب دیا۔ پلاٹینا 1M اور وجہ یہ کہ آپ کو کندھا چھوٹا ہونے کا احساس ہو رہا تھا۔ میں نے ڈاکٹر صاحب کا شکریہ ادا کیا کہ شفایابی کے ساتھ مجھے ایک اہم نکتہ بھی عطا کیا۔

اس کے بعد شاید ایک دو بار یہ ہلکا سا احساس ہوا مگر پلاٹینا کی صرف ایک خوراک اسے ٹھیک کر دیتی رہی اب نو برسوں سے یہ تکلیف کبھی نہیں ہوئی۔"

کیس نمبر (17) :

یہ ایک مختصر مگر دلچسپ روداد ہے ایک صاحب آئے اندر جھانکا۔ مریض بیٹھے دیکھے اور واپس جا کر اپنی گاڑی میں بیٹھ گئے۔ پھر گاڑی سے نکلے اور بے تابانہ پھرنے لگے۔ لگتا تھا کہ گاڑی کا طواف کر رہے ہیں۔ آخر نہیں رہا گیا جیسے ہی مریض نکلا۔ دندناتے ہوئے باقی مریضوں کو نظر انداز کرتے ہوئے میرے سامنے آ کر کھڑے ہو گئے۔ میں نے بیٹھنے کو کہا تو میرے میز کے گرد منڈلانے لگے۔

محترم اتنے بے قرار ہیں ان کو آرسینکم البم دیتا ہوں۔ پھر سوچا پہلے علامات تو لے لیں۔ استفسار کیا تو آپ کو کیا تکلیف ہے۔ تو فرمایا کمر درد۔ میں نے کہا کہ کیا اس طرح گردش میں رہنے سے آرام رہتا ہے تو بولے نہیں میرے پاس وقت نہیں ہے۔ ورنہ گاڑی میں بیٹھ جاتا۔ پوچھا کہ کیا کمر درد کے علاوہ بھی کوئی تکلیف ہے۔ تو بولے درد والی جگہ جلتی ہے۔ متاثرہ جگہ پر ہاتھ رکھ کر دیکھا تو آگ کی طرح گرم پایا۔ اس طرح کی علامت میں بیلاڈونا، سلیشیا ہتھس دی جاتی ہیں۔ میں نے بیلاڈونا بنانے کو کہا۔

ابھی دوا بن کر نہیں آئی تھی کہ بولے مجھے دو ماہ پہلے تو آپ کی دوا سے آرام نہیں آیا تھا۔ تو میں نے دوا نالی میں پھینک دی۔ موصوف کا نام پوچھ کر اپنا ریکارڈ چیک کیا تو معلوم ہوا کہ چھ ماہ پہلے تشریف لائے تھے اور رسٹاکس کھا کر گئے تھے۔ میں نے ان کو بتایا تو نخوت سے بولے تو کیا ہوا۔ دوا نے آرام تو نہیں دیا تھا۔ میرا تو کچھ نہیں بنا۔ چلو تمہیں تو دال روٹی ملتی رہے گی۔

میں نے ان کی شکل غور سے دیکھی وہ مذاق کے موڈ میں نہیں تھے بلکہ چہرے پر نخوت اور گردن کا سریا صاف نظر آ رہا تھا۔ میں نے بیلاڈونا کی جگہ پلاٹینا CM میں چار خوراکیں دیں۔ چار دن بعد تشریف لائے۔ مجھے نظر انداز کر کے دوا بنانے والے لڑکے سے کہا۔ کمر درد ٹھیک ہے۔ مزید دوا دے دیں۔ چار خوراکیں مزید دی گئیں پھر وہ کبھی نظر نہ آئے۔

نخوت' غرور جہاں نظر آئے تو پلاٹینا کا ضرور سوچیں۔

کیس نمبر (18) :

اس 14 برس کی لڑکی کی روداد بہت دلچسپ ہے۔ یہ پیدا ہوئی تو اسے دست لگ گئے۔ ہر طرح سے علاج کروایا مگر دست ٹھیک ہو کر نہیں دیے۔ تقریباً دو سال کے بعد ایک ڈاکٹر کے علاج سے دست تو ٹھیک ہو گئے مگر ہچکیاں شروع ہو گئیں جن میں وقفہ تو پڑ جاتا تھا مگر ٹھیک نہیں ہوتی تھیں پھر بہت عرصے کے بعد ایک اور ڈاکٹر کے علاج سے ہچکی آنا بند ہو گئی۔ ہچکی آنا بند ہوئے مشکل سے پندرہ دن ہوئے تھے کہ اسے بہت تیز بخار ہوا۔ دوا دینے سے بخار ہلکا ہو گیا مگر اُترا نہیں اور مستقل ہلکا بخار رہنے لگا۔ یہ سلسلہ بھی لمبے عرصے تک چلا۔ آخر کار ایک ڈاکٹر کو کامیابی ہوئی۔ اس نے بخار اتار دیا۔ مگر بخار اترتے ہی اسے تمام جوڑوں میں درد شروع ہو گیا بہت لمبے علاج سے جوڑوں کا درد ٹھیک ہو گیا لیکن کلائی میں درد رہنے لگا۔ جب کلائی کا درد کسی طرح سے ٹھیک نہیں ہوا تو ایک اسپیشلسٹ نے اس کی کلائی میں اسٹرائیڈ کا ٹیکہ لگا دیا۔ کلائی کے درد سے نجات مل گئی۔ مگر بچی ایک دم سے سوکھ گئی۔ بھوک ختم' کمزوری اور سوکھا پن۔ اب وہ میرے پاس

آئے کہ بچی کو اب کچھ نہیں ہے۔ مگر وہ سوکھتی جا رہی ہے خون کی کمی ہے۔ بھوک نہیں لگتی کمزوری ہے۔ اب اس کا علاج کریں۔

تجزیہ :

میں نے علامات کو ترتیب دیا۔

مزمن اسہال۔

اسہال دبنے سے تکالیف۔

ہچکی، بخار، جوڑوں کے درد کی روداد۔

جوڑوں کا درد دبنے سے تکالیف۔

سوکھا پن۔

بھوک نہ لگنا۔

کمزوری۔

اسٹیرائیڈ سے علاج۔

اسہال دبنے کے بعد سے وہ کبھی ٹھیک نہیں رہی۔

(Never well Since Syndrome)

خاندانی روداد کوئی خاص نہیں۔

اس بچی کی p.p.p علامات تو

سوکھا پن

بھوک نہ لگنا

کمزوری

خون کی کمی ہیں۔

اسباب میں اصل اور بڑا سبب مزمن اسہال اور ان کا دبنا ہے۔ ساری خرابی وہیں سے شروع ہوئی ہے۔ اب دوا بالکل سامنے ہے۔

ٹیوبر کولینم۔

اِسے ٹیوبر کولینم CM میں چار خوراکیں دے دی گئیں اور پندرہ دن بعد آنے کو کہا گیا۔

روداد :

دوا دیتے ہوئے میرا خیال تھا اور میں نے بچی کی والدہ سے کہہ بھی دیا کہ یہ علامات اُلٹی ترتیب سے ظاہر ہو کر ٹھیک بھی ہو جائیں گی۔ اس لئے مجھے یقین تھا کہ یہ اگلی دفعہ کلائی کے درد کی شکایت لے کر آئے گی۔ اور وہ تہہ اتر گئی تو جوڑوں کا درد اور پھر بخار وغیرہ وغیرہ اور میں سوچتا بھی رہا کہ جب یہ بیماریاں ظاہر ہوں گی تو ان پر کیسے قابو پانا ہے۔ لیکن اگلی دفعہ انہوں نے آ کر جو کچھ بتایا۔ اس نے مجھے حیران کر دیا۔ دوا کے صرف تین دن بعد اسے اسہال ہو گئے۔ جو ابھی تک جاری تھے۔ بیچ کے سارے مرحلے خود ہی طے ہو گئے تھے۔

اسہال کیلئے اِسے ابراٹینم 30 میں دی گئی۔

پندرہ دن کے بعد اس نے اسہال ختم ہونے کی اطلاع دی۔ بھوک بحال کمزوری برقرار‘ تین دفعہ اسے کوئی دوا نہیں دی گئی۔ اسہال پھر نہیں ہوئے۔ بھوک بحال‘ سوکھا پن برقرار۔ کمزوری جوں کی توں اور اب پٹھوں میں بھی درد رہنے لگا ہے۔ مزاجاً‘ جسمانی لحاظ سے اور بات چیت کے انداز سے وہ بالکل پلساٹیلا تھی۔ اِسے پلساٹیلا 200 دو دفعہ اور تیسری دفعہ 1M میں دی گئی مگر کوئی فرق نہیں پڑا۔

میں نے سوچا کوئی گہری خرابی ہے۔ جو ابھی اندر موجود ہے۔ جس پر میری نظر نہیں جا رہی۔ اگلی دفعہ آنے پر اس نے خود ہی مسئلہ حل کر دیا۔ اس نے دونوں بازو آگے کر کے کہا۔ دیکھیں جس بازو میں ٹیکہ لگا تھا۔ وہ سوکھ کر پتلا ہو گیا ہے میں نے دونوں بازوؤں کو غور سے دیکھا۔ مجھے تو دونوں ایک سے لگے۔ بہت توجہ سے دیکھنے پر بھی کوئی فرق نظر نہیں آیا۔ مگر دوا سمجھ میں آ گئی۔ میں نے اِسے پلاٹینا دے دی۔ پلاٹینا 1M کی چار خوراکیں۔

اگلی دفعہ اس نے بتایا کہ پٹھوں کا درد ختم ہو گیا ہے۔ بھوک مزید اچھی ہو گئی ہے۔ وزن بڑھنے لگ گیا ہے۔ کمزوری خاصی کم ہے۔ اِسے دو دفعہ اور دیکھا۔ بہتری جاری تھی۔ سو اسے بتایا

گیا کہ اب علاج کی ضرورت نہیں ہے۔

کیس نمبر (19) :

یہ ایک عقل مند بلکہ کچھ زیادہ ہی عقل مند آدمی کی داستان ہے۔ جس کے بیٹے کا علاج ہو رہا تھا۔ اصل میں پہلے اس کا اپنا علاج ہونا چاہئے تھا۔ خیر یہ صاحب اپنے اکیس برس کے بیٹے کو گاڑی میں ڈال کر لائے۔ ایکسرے اور سی ٹی اسکین سے پتہ چلا کہ اس کے دونوں کولہوں کے جوڑ گل گئے ہیں۔ اس لئے بچہ چلنے سے معذور تھا مریض نے اپنی روداد کچھ یوں بیان کی۔

مجھے بچپن سے سیر وتفریح کا بہت شوق ہے۔ دو برس پہلے میں اپنے دوستوں کے ساتھ مری گیا راستے میں ہم کالا پانی کے پاس رکے اور سب لوگ وہاں نہاتے رہے۔ واپسی پر مجھے خارش ہوگئی۔ بہت علاج کروایا مگر ٹھیک نہیں ہوئی۔ ساتھ ہی جوڑوں میں درد رہنے لگا۔ پھر جوڑوں کا درد بڑھتے بڑھتے اتنا بڑھا کہ برداشت کرنا مشکل ہوگیا۔ علاج سے درد باقی جسم سے ختم ہو کر صرف کولہوں کے جوڑ میں رہنے لگا۔ پھر رفتہ رفتہ کولہوں نے میرا بوجھ اُٹھانا چھوڑ دیا۔ ایکسرے کروائے تو پتہ چلا کہ دائیں کولہے کی ہڈی اندر سے گل گئی ہے۔ اور اس سے میری ٹانگ بھی چھوٹی ہوگئی ہے۔ میں نے اسے کہا کہ دونوں ٹانگوں کو بالکل سیدھا کرے۔ اور دونوں انگوٹھے اور ایڑیاں آپس میں ملائے۔ دونوں ٹانگیں بالکل برابر تھیں۔

اس وقت موصوف ایک اشتہاری ڈاکٹر۔ یعنی ٹی۔ وی والے ہومیوڈاکٹر سے علاج کروا رہے تھے جوان کے اپنے بنائے ہوئے پندرہ مرکبات انہیں کھلا رہے تھے، مگر کوئی افاقہ نہیں ہو رہا تھا۔

مریض کا دونوں باتوں پر اصرار تھا ایک تو یہ کہ یہ ساری خرابی مری کے پانی میں نہانے سے ہوئی ہے اور دوسرے یہ کہ اس کی دائیں ٹانگ بائیں ٹانگ سے چھوٹی ہے۔

تجزیہ :

اس روداد میں بھی کوئی مشکل نہیں ہے۔ خاندان میں کوئی خاص بیماری نہیں ہے اور اتنی مضبوط شاندار نمایاں ذہنی علامت موجود ہے کہ مریض کو پانی ٹانگ چھوٹی لگ رہی ہے۔ سوائے پلاٹیناCM دے دی گئی۔

روداد :

پندرہ دن کے بعد اس نے بتایا کہ درد ختم ہو گیا ہے اور وہ خود چل کر غسل خانے تک چلا جاتا ہے۔

انتظار: مزید پندرہ دن کے بعد اس نے جوڑ اور ٹانگ میں اکڑاؤ کی شکایت کی۔ اِسے کالچی سین 3x میں دے دی گئی۔

مریض کے والد نے دوا کا نام سنا اور ڈائری میں لکھ دیا۔

اس کے بعد چھ ماہ تک ان کا پتہ نہیں چلا۔ انہوں نے کوئی رابطہ نہیں کیا۔

چھ ماہ بعد ایک دن دوپہر میں سوتے سے جگا کر کہا۔ ''مریض کی طبیعت بہت خراب ہو گئی ہے۔ ہم اِسے دکھانا چاہتے ہیں آپ ڈاکٹر لوگ بھی تو دھوکہ دیتے ہیں۔ کالچی سین تو کوئی دوا ہی نہیں ہوتی۔ ہاں کالچیکم ایک دوا ہوتی ہے وہ ہم اسے Q میں چھ ماہ سے دے رہے ہیں۔ خیر اب تکلیف بڑھ گئی ہے تو کیا کریں''۔

پہلے سوچا کہ نیند میں ہونے کا فائدہ اُٹھالوں۔ پھر شرافت آڑے آ گئی۔ صرف یہ کہا۔ ''شکر کرو تم نے فون کیا ہے اور آئندہ شکل مت دکھانا ورنہ تمہارے بوتھے کے ساتھ وہی ہوگا جس کا یہ مستحق ہے''۔

کیس نمبر (20) :

اب کچھ ایسے مریضوں کی تفصیلات جنہیں دوا کی ضرورت نہیں تھی۔ یا بہت ہی کم تھی ذہنی مریض جن وجوہات کی وجہ سے مریض بنتا ہے اگر انہیں دور نہ کیا جائے تو صرف دوا سے بات بنتی نہیں ہے۔ میرے ایک دوست ہیں پہلے مریض پھر دوست بن گئے۔ ان کی والدہ کو بہت عرصے سے دل بیٹھ جانے کی شکایت تھی۔ والدہ کو کلینک لائے تو ماں جی نے بتایا کہ دل بیٹھتا ہے اور تھوڑی دیر بعد کچھ نہ کچھ کھانا پڑتا ہے۔ بہو ساتھ تھیں آہستہ سے بولیں۔ کھانے کی خاطر ایسے کرتی ہے۔ خیر ساس بہو کے جھگڑے سے ہمیں کیا۔ میں نے اسے اسٹونیا30 میں دی اور وہ ٹھیک ہوگئیں۔ پھر ان کے ایک بھائی کو اپینڈیکس کی تکلیف ہوگئی۔ آپریشن کی تیاری مکمل ہو چکی تھی کہ مجھ سے رابطہ کیا میں نے جراحت نہ کروانے کا کہا تو اُسے میرے پاس اٹھا کر لے آئے۔ سی۔ ایم میں آرسں ٹینکس دینے سے ٹھیک ہو گئے۔ اسی خاندان کی کئی اور پیچیدہ تکالیف ٹھیک ہوئیں تو انہیں مجھ پر بہت اعتماد ہو گیا۔ خیر ایک دن وہ اپنے چھوٹے بھائی کو ساتھ لائے اور بتایا۔

”ایک ماہ سے اس کی طبیعت بہت خراب ہے کھاتا ہے نہ پیتا ہے۔ اور نہ ہی سوتا ہے۔ سوکھتا جا رہا ہے۔ کمرہ بند کر کے پڑا رہتا ہے اور کسی سے بات نہیں کرتا' بہت ضد کریں تو ہوں ہاں کر دیتا ہے۔ ہم سب اس کی وجہ سے پریشان ہیں“۔

کیس ہسٹری لینے پر معلوم ہوا کہ اس تکلیف سے پہلے اِسے کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ یہ وہی جوان ہے جسے اپینڈیکس کی تکلیف ہوئی تھی۔ درزی کا کام کرتا ہے چھ ماہ پہلے دکان گاؤں سے شہر منتقل کی ہے۔ منگنی ہو چکی ہے' اگلے سال شادی کا ارادہ ہے۔ مگر اسے نجانے کیا ہو گیا ہے گھر میں کسی قسم کی کوئی پریشانی نہیں ہے۔ اس کا کام بھی بہت اچھا چل رہا ہے۔

مریض کا بلڈ پریشر 120/70۔ نبض کمزور تھی۔

میں نے اس کے بھائی کو باہر بھیج دیا۔ اور اسے پوچھا۔

جی بھائی۔ آپ کو اصل مسئلہ کیا ہے؟ کیا کوئی نشہ کرتے ہو؟ اس نے بہت ناگواری سے انکار کر دیا۔ ایسے لگا کہ اس سے یہ سوال متعدد بار پوچھا جا چکا ہے۔

تو پھر کیا پریشانی ہے؟ اس نے میری طرف دیکھا اور چپ ہو گیا۔ میں اُٹھا اور فلورک ایسڈ 1M کی چار خوراکیں بنالایا۔ فلورک ایسڈ کا مریض چپ چاپ گم سم بیٹھا رہتا ہے۔ کھانا رکھو تو کھا لیتا ہے۔ اور پھر چپ کر کے بیٹھ جاتا ہے۔ دوا دینے سے پہلے میں نے اندھیرے میں تیر چلایا۔ دوا تو میں تمہیں دے رہا ہوں مگر ہماری دوا بلاوجہ یا غلط دے دی جائے تو اس کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ اگر یہ تمہاری دوا نہ ہوئی تو تم پاگل ہو جاؤ گے۔ یہ دھمکی کارگر ثابت ہوئی۔ اور اس نے کہا۔ ''ٹھہریں' میں بتاتا ہوں۔ اصل میں یہ میری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ لڑکی میرے بھائی کی سالی اور میری خالہ کی بیٹی ہے۔ اس کا بھائی میرا بہنوئی ہے۔ لیکن اس سب میں پریشان ہونے کی کیا بات ہے؟ پریشان ہونے کی یہ بات ہے کہ میں نے شہر میں اپنی مرضی سے شادی کر لی ہے۔ اچھا تو یہ بات ہے۔ ہاں۔ اب سب کو بتاتا ہوں تو مشکل اور نہ بتاؤں تو زیادہ مشکل۔ سمجھ نہیں آتا کیا کروں۔ کچھ کرنے کو جی بھی نہیں چاہتا''۔

میں نے کہا۔

''یہ معاملہ چھپنے والا ہے نہیں اور چھپانے کا کوئی فائدہ بھی نہیں ہے۔ پھر تمہاری جو حالت ہے۔ اس طرح تو تم مر جاؤ گے''! اس نے کہا۔ ''نہیں لیکن کچھ ہو نہ جائے''۔ میں نے کہا'' بھائی جو ہونا ہے اسے بھی ہو جانے دو''۔ میں اسے مزید سوچنے کا موقع نہیں دینا چاہتا تھا۔ سو جلدی سے اس کے بھائی کو اندر بلایا اور اسے سامنے بٹھا کر سب کچھ بتا دیا اور گزارش کی کہ بڑے ہونے کے ناطے اس سارے معاملے کو خود سنبھالیں۔ اس نے ہنس کر کہا۔ بس یار' اتنی سی بات ہے۔ یہ بھی کوئی مسئلہ ہے؟ میں سب سنبھال لوں گا۔ آپ فکر نہ کریں۔

میں نے کہا آپ کے بھائی کو کسی دوا کی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں اس نے پریشان رہ کر خود کو خراب کیا ہے۔ اس کے لئے اسے زنک فاس کی چند خوراکیں دے دیتا ہوں۔

یہ بارہ برس پہلے کی بات ہے اب بھی اس کا بھائی آئے تو ہم یاد کر کے ہنس دیتے ہیں۔

کیس نمبر (21) :

اس دس برس کے بچے کو مرگی کی طرح کے دورے پڑتے' بچہ اپنے باپ کے ساتھ آیا۔ اور بہت سہما ہوا تھا۔ اس کی نبض ٹھیک تھی۔ آنکھیں چمکدار چہرے پر خوف۔ مرگی کے شکار لوگوں کے چہرے اور آنکھوں میں ایک خاص قسم کی کیفیت ہوتی ہے۔ جن لوگوں کو مرگی یا جھٹکے روکنے کی دوا دی جا رہی ہو ان کے چہرے پر حمق نظر آتا ہے۔ اگر کسی نے بریٹا کارب یا بفو (Bufo) دیکھنا ہو تو ایسے مریض کو دیکھیں جو اپی وال کھا رہا ہو۔ عجیب اتفاق ہے کہ مرگی کی دوا کھانے والے بریٹا کارب کے مریض بن جاتے ہیں اور کیموتھراپی کروانے والے لیکسس کے مریض بن جاتے ہیں۔ میں نے بارہا ایسا ہوتے دیکھا ہے۔

میں نے اس بچے کو غور سے دیکھا' مگر مجھے مرگی کے آثار نظر نہیں آئے۔ اس سے باتیں بھی کیں۔ اب میں نے دوسرے اسباب پر غور کرنا شروع کیا بلکہ براہ راست بچے کے والد سے سوال کیا کہ بچے کو کوئی خوف تو نہیں ہے۔ اسکول میں' گھر میں' محلے میں کوئی ہے جس سے بچہ خوفزدہ ہے۔

اس کے والد نے کچھ دیر سوچا پھر کہا۔ نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں' میں دوا تو طے کر چکا تھا مگر تصدیق کرنا چاہتا تھا۔ یہاں بھی وہی کیا یعنی انہیں ڈرایا۔ میں نے کہا آپ کے بچے کو جھٹکے ضرور لگتے ہیں دورے بھی پڑتے ہیں مگر اسے مرگی نہیں ہے۔ ہرگز نہیں ہے ہاں اسے بہت خوف ہے اب میری مجبوری ہے میں اسے مرگی کی دوا دینے لگا ہوں۔ اس سے اگر مرگی نہیں ہے تو ہو جائے گی۔ پھر میرا کوئی ذمہ نہیں ہوگا۔ اب اُس نے کہا۔" اصل میں میرے والد صاحب بہت سخت طبیعت کے ہیں۔ انہیں جب غصہ آتا ہے تو وہ بچوں کو چھڑی سے مار مار کر نڈھال کر دیتے ہیں۔ اس کی بھی انہوں نے کئی بار پٹائی کی ہے۔ ہم تو ان کے آگے بول نہیں سکتے کیا کریں۔ اچھا۔ میں نے کہا آپ کہہ رہے تھے ناں کہ بچے پر آسیب کا اثر ہے تو اس کا آسیب یہی ہے۔ خیر اس بچے کو

اسٹافی سیگیر یادے کر بھیج دیا۔

روداد :

پندرہ دن کے بعد بچے کے باپ نے بتایا کہ اس دوا کا بہت اچھا اثر ہوا ہے۔ اس دن اور اس سے اگلے دن بچہ بہت کھیلا اور دن بھر نہر میں نہاتا رہا۔ بہت خوش تھا۔ ایک ہفتے کے بعد کسی بات پر اس کے دادا نے اسے پھر مارا ہے۔ اب وہ پھر ویسا ہی ہو گیا ہے۔

میں نے کہا بھائی یہ ٹھیک نہیں ہے اس طرح تو مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ دوا تو میں دوبارہ دے دیتا ہوں مگر ایسا کب تک چلے گا۔ والد نے کچھ دیر سوچا۔ پھر بولا۔ میری ایک بہن شہر میں رہتی ہے۔ اسے اس کے پاس چھوڑ دیتا ہوں۔ اسٹافی سیگیر یا سی۔ ایم میں دہرادی گئی۔ بچے کو اس کی پھوپھی کے گھر چھوڑ دیا گیا۔ اسے دوبارہ کبھی یہ تکلیف نہیں ہوئی۔

کیس نمبر (22) :

یہ جوان خود چل کر کلینک تک آ تو گیا تھا۔ مگر لگتا نہیں تھا کہ خود چل کر واپس جا سکے گا۔ شدید نقاہت' شکل سے پریشان آنکھوں پہ ورم' سخت بے چین بہت اداس' ٹھنڈی آہیں بھر رہا تھا۔

میں نے اسے دیکھا اور پوچھا کہ آپ کو کیا پریشانی ہے اس نے کہا نیند نہیں آ رہی۔ بھوک نہیں لگ رہی سانس میں گھٹن ہے۔ میں نے کہا یہ تو نتیجہ ہے۔ اصل مسئلہ کیا ہے اصل پریشانی کیا ہے؟

اس نے بتایا۔

میں نے الیکٹرک ٹیکنالوجی میں ڈپلومہ کیا ہوا ہے۔ واپڈا میں ملازم ہوں۔ میری ایک بہن بہت غریب ہے۔ اس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ بہنوئی کو تپ دق ہے میں ہر ماہ انہیں 1500/- روپے دیا کرتا تھا۔

اب میری شادی ہو گئی ہے اور تنخواہ میں سے ان کیلئے پیسے نکالنا ممکن نہیں رہا۔ دو ماہ سے

بہن کو پیسے نہیں دیئے۔شرم کے مارے ان سے ملنے بھی نہیں گیا۔اب اس پریشانی سے میری یہ حالت ہوگئی ہے۔لگتا ہے میرے جسم میں جان نہیں ہے۔پچھلے پندرہ دن سے کھایا ہے نہ پیا ہے نیند نہیں آرہی اور...... میں نے کہا۔اور کچھ مت بتائیں۔

تجزیہ :

یہاں معاملہ دوا کا ہے تو سہی مگر دوا سے یہ معاملہ حل ہونے والا نہیں ہے۔اگر اس شخص کو کارسی نوسن' میگ میور' اسٹافی سگیریا یا کاسیکم میں سے کچھ دے دیا جائے تو ہوسکتا ہے کہ اس کی سوچ میں توازن آجائے۔اور وہ منطقی انداز میں سوچنے لگے جس معاملے میں اس کا اختیار نہیں ہے۔اس پر پریشان ہونا چھوڑ دے۔لیکن یہ ایک لمبا راستہ ہے اس میں کامیابی کا امکان پچاس فیصد ہے۔اگر بہن تعاون کرے اور کہہ دے کہ آپ نے بہت ساتھ دیا شکریہ۔اب ہم خود کچھ کر لیں گے۔تو تھوڑے سے علاج سے مسئلہ حل ہوسکتا ہے۔لیکن اس آدمی کو آج ہی صحت یاب کرنا ہو تو اس کا حل یہ ہے کہ اس کے اس بنیادی مسئلے کو حل کیا جائے۔

میں نے پوچھا۔آپ کا بھانجا کام کرنے کے لائق ہے۔اس نے کہا ایک بھانجا میٹرک پاس ہے۔میں نے کہا اسے کل سے میرے ہسپتال بھیج دیں۔کام کرے اور کھانے پینے کے علاوہ -/1500 روپے اسے تنخواہ ملے گی۔اس مریض کو اگنیشیا دے دی۔

روداد :

اس کا بھانجا اگلے دن کام پر آگیا اور مریض اسی دن ٹھیک ہوگیا۔چند ماہ ہمارے پاس کام کرنے کے بعد اسے ایک اور اچھی نوکری مل گئی۔اس کے ماموں کو اسی دن آرام آگیا۔اور وہ دوبارہ اس کیفیت کا شکار نہیں ہوا۔

کیس نمبر (23) :

یہ مریض شہر کے قریب واقع ایک گاؤں سے آیا تھا۔ اس کا باپ اس کے ساتھ تھا۔ اس نے بتایا: ''پچھلے ایک ماہ سے اس نے بہت پریشان کیا ہوا ہے۔ کھاتا ہے نہ پیتا ہے اور نہ ہی سوتا ہے۔ بس روتا رہتا ہے' بات کرو تو کاٹنے کو دوڑتا ہے۔ غصہ بہت کرتا ہے۔ بات بے بات لڑ پڑتا ہے۔ اس کے باپ کو باہر بھیج کر میں نے اس سے کافی دیر سوالات کئے اور اس پہاڑ کے نیچے سے یہ چوہا برآمد ہوا کہ موصوف کو گاؤں کی ایک لڑکی سے محبت ہو گئی ہے۔

اس کے والد کو بلا کر بتایا کہ اصل مسئلہ یہ ہے۔ اب آپ جانیں اور آپ کا کام۔ اس مسئلے کو کیسے حل کرنا ہے' آپ کو پتہ ہو گا۔ دوا دے رہا ہوں افاقہ ہو جائے گا مگر عارضی۔ والد نے کہا خیر یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن ہم زمیندار ہیں اور وہ مستری ہیں۔ میں نے عرض کی۔ میں اس موضوع پر مزید بات نہیں کرنا چاہتا۔ یہ دوا لیں اور جا کر جو جی میں آتا ہے کریں۔

تجزیہ :

اس معاملے میں تشدد بہت نمایاں تھا۔ مریض نے اپنے عشق کا بتانے میں کوئی خاص تردد بھی نہیں کیا' سوائے باتونی پن' غصہ' غم اور جھگڑے کی بنیاد پر لیکسس 10M میں دی گئی۔

نتیجہ :

بہت عرصہ کے بعد اس بچے کے والد نے آ کر بتایا کہ اب وہ ٹھیک ہے۔ دوا کے بعد ہم نے اسے سمجھایا تو وہ آسانی سے مان گیا۔

کیس نمبر (24) :

مریضہ لڑکی کی عمر اکیس سال تھی۔ آئی تو پنجوں کے بل چل رہی تھی۔ ایڑیاں زمین پر نہیں لگ رہی تھیں۔ پھر ہاتھوں پر غور کیا تو انگلیاں ٹیڑھی نظر آئیں۔ پوچھنے پر اس نے بایا کہ ٹانگوں کے پٹھے پیچھے کو کھنچ جانے سے اس کے پاؤں زمین پر پورے نہیں لگتے صرف پنجے زمین پر لگتے ہیں اور بازوؤں کے پٹھے بھی کھنچے ہوئے ہیں۔ سو ہاتھ بھی ٹیڑھے ہو گئے ہیں۔

پوچھنے پر بتایا کہ یہ حالت تقریباً دو سال سے ہے۔

یہ تکلیف کیسے ہوئی۔ ٹائیفائیڈ۔ دماغی جھلیوں کی سوزش۔ پولیو کا حملہ یا زہر خوانی کیا ہوتھا۔

مریضہ نے بتایا۔

''میرا گھر میں جھگڑا ہو گیا تھا۔ والد صاحب کھیتوں سے لوٹے تھے وہ کیڑے مار دوا کا چھڑکاؤ کر کے آئے تھے میں نے غصے سے دوا چھڑکنے والے فوارے سے دوا نکالی اور پی لی۔ چونکہ سب کے سامنے پی تھی اسلئے فوراً ہسپتال لے گئے انہوں نے معدہ صاف کیا دو دن داخل بھی رکھا۔ اس کے بعد سے یہ جسم یوں اکڑ گیا ہے شکر ہے دوا میں پانی ملا ہوتھا۔ خالص ہوتی تو شاید میں ہسپتال پہنچ ہی نہ پاتی''۔

تجزیہ :

بظاہر دیکھا جائے تو تکلیف جسمانی تھی مگر خرابی دماغ کی تھی اگر جسمانی تکلیف پر دوا منتخب کرتا تو کاسٹیکم' میگ فاس' کیوپرم میٹ اور لتھائرس ہو سکتی تھیں اور اگر زہر خوانی کو سبب مانتا تو نکس وامیکا' سلفر اور فاسفورس میں سے دی جانی چاہیے تھی لیکن میں نے خودکشی کے رجحان پر دوا دینے کو ترجیح دی۔

لڑکی کی ذہنی حالت جاننے کے لئے مزید سوال کیا کہ خودکشی کی کوشش کیوں کی؟

جواب دیا کہ انہوں نے مجھے ڈانٹا تھا۔

''اور اگر کوئی پھر ڈانٹے تو......''

''تو میں پھر خودکشی کرلوں گی'' تب میں نے اسے اورم میٹ CM میں دے دی۔

نتیجہ :

لڑکی کا علاج چھ ماہ چلا۔ پہلی خوراک سے بہتری آنے لگی دو ماہ میں ہاتھ بالکل ٹھیک ہوگئے اور چھ ماہ میں پاؤں بھی ٹھیک ہوگئے۔ اس دوران میں تین دفعہ دوا کو دہرایا گیا جب بہتری رک جاتی تھی تو دوا دہرادی جاتی تھی۔ اب عرصہ ہوا اس کی شادی ہوگئی ہے۔ بال بچے دار ہے اور خوش باش زندگی گزار رہی ہے۔

کیس نمبر (25) :

یہ ایک مولوی کی روداد ہے۔ جو مزاجاً میڈھورینم تھے لیکن انہیں ایک عجیب وغریب قسم کا مسئلہ درپیش تھا۔ موصوف ہیٹر کے سامنے نہیں بیٹھ سکتے تھے۔ ہیٹر والے کمرے میں نہیں بیٹھ سکتے تھے۔ یہاں تک کہ ہیٹر والے گھر میں بھی رہنا ناممکن تھا۔ شدید سردی میں ہیٹر کے بغیر سوتے تھے۔ دومنزلہ گھر تھا۔ بچوں نے خود نیچے رہنا شروع کردیا اور انہیں دوسری منزل پر ایک کمرہ دے دیا۔ رات کو جب شدید سردی ہوتی تو بچے آدھی رات کو نچلی منزل میں بند کمرے میں ہیٹر آن کر لیتے۔ بہ مشکل دس منٹ بعد مولوی صاحب چلانے لگتے کہ ہیٹر بند کردو مجھے گرمی لگ رہی ہے میں جل رہا ہوں بچے بیچارے ہیٹر بند کردیتے تھے۔ انہیں سمجھ نہیں آرہا تھا کہ آخر دوسری منزل کے بند کمرے میں سوئے ہوئے شخص کو یہ کیسے پتہ چل جاتا ہے کہ پہلی منزل کے بند کمرے میں ہیٹر جل چکا ہے۔ وہ انہیں ماہر نفسیات کے پاس لے جانا چاہتے تھے۔ کسی نے میرے بارے میں بتادیا سو میرے پاس آگئے۔

مریض باتونی' عمر ستر (۷۰) سال سخت مذہبی اور بہت نفیس انسان تھے' کہنے لگے کہ میری ٹانگ میں درد ہے۔ علاج نہیں کروانا چاہتا۔ ہاں ڈاکٹر سے فیس پوچھ کر اتنے پیسے صدقہ کر دینے سے آدمی صحت یاب ہو جاتا ہے۔ گرمی اور ہیٹر سے حساسیت والا قصہ ان کے بیٹے نے سنایا۔ موصوف مسجد میں امام رہے تھے۔ وہ تو باقاعدہ تقریر کرنے لگتے تھے۔

تجزیہ :

مجھے اس معاملے میں دوا ڈھونڈنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آئی۔ گرمی سے اضافہ' مذہبی جنون' باتونی پن' مسلسل تناؤ کی کیفیت' غیب بینی' دوا لیکسس کے سوا کیا ہو سکتی ہے انہیں دوسو میں لیکسس کی چار خوراکیں دے دی گئیں۔

نتیجہ :

• پہلے دن ہی یہ علامات غائب ہو گئیں اور ایک ماہ تک چین رہا۔ انہیں چین اور بچوں کو بہت زیادہ چین نصیب ہوا۔ ایک ماہ کے بعد دوبارہ تکلیف ہونے پر لیکسس 200 دوبارہ دی گئی۔ پھر سہ بارہ بھی دی گئی تھی۔ اس کے بعد انہیں یہ تکلیف کبھی نہیں ہوئی۔

کیس نمبر (26) :

یہ ایک ڈرائیور کا قصہ ہے جو شہر میں سوزوکی پک اپ چلاتا تھا۔ آ کر اپنی مردانہ کمزوری کا ذکر کیا۔ بہت گھبرایا کچھ شرمایا اور بہت زیادہ بولایا ہوا تھا۔ میں نے تسلی دی کہ گھبرانے کی بات نہیں۔ یہ ہماری قومی بیماری ہے۔ پھر بھی اس نے کوئی کام کی بات بتا کر نہیں دی۔ بس ٹھیک ہے' جو پوچھیں' بس ٹھیک ہے۔ معاملہ جنس سے متعلق نہ ہوتا اور مریض اتنا گھبرایا ہوا نہ ہوتا تو میں اسے تھوجا دے دیتا مگر یہاں اس کی گھبراہٹ اور نہ بولنا علامت نہیں تھی۔ بلکہ ماحول اور تربیت کا اثر تھا۔ خیر رو دھو کے جو کچھ پتا چلا وہ قاضی سعید احمد کے الفاظ میں یہ تھا کہ "پھریری نہیں آتی"۔ ہم

نے بھی اگنس کاسٹس دے کر بھیج دیا۔

اگلی دفعہ اس نے آ کر بتایا کہ معاملہ جوں کا توں ہے مجھے خیال آیا کہ خرابی چوہیا کی ہے۔ سو پوچھا شادی تمہاری مرضی سے ہوئی تھی۔ یہ سن کر مریض پھٹ پڑا۔ یہ مریض کی دکھتی رگ تھی۔ میری مرضی! مجھے پوچھتا کون ہے'میں تو فلاں بنت فلاں کی دختر نیک اختر سے شادی کرنا چاہتا تھا مگر کوئی نہیں مانا۔ سب نے مجھے اس لڑکی سے شادی کرنے پر مجبور کر دیا۔ ایک سال ہو گیا ہے اس شادی کو۔ پہلے پھر بھی کچھ تھا۔ اب تو بالکل ہی چوپٹ۔ عرض کی۔ بھئی اب تو اسی تنخواہ پر کام کرنا پڑے گا۔ اسے نیٹرم میور CM میں چار خوراکیں اور ڈھیر ساری میٹھی گولیاں دی گئیں۔

نتیجہ :

اس مریض کو دوبارہ دوا کی ضرورت نہیں پڑی۔ نیٹرم میور سے مکمل طور پر صحت یاب ہو گیا۔

کیس نمبر (27) :

یہ کیس تو شاید چھوٹا ہے مگر تفصیلات کسی حد تک ثانوی ہیں۔ ایک خاتون تشریف لائیں۔ ''سر درد اور بخار کی شکایت ہے''۔ دوا لی اور چلی گئی۔ اگلے دن پھر تشریف لائیں اور چھوٹتے ہی بولیں۔ ''کیا آپ کے پاس کوئی ایسی دوا نہیں ہے جس سے میں شدید بیمار پڑ جاؤں۔ اور مجھے خون کی اُلٹیاں آئیں''۔ پوچھا کیوں؟...... جواب آیا اولاد کہنا نہیں مانتی۔ اس طرح شاید کہنا ماننے لگے۔ عرض کیا۔ ایسی تو کوئی دوا نہیں ہوتی۔ ہاں ایسی دوا ضرور ہوتی ہے کہ آپ کی اولاد کو کھلا دی جائے تو وہ سدھر جائیں۔ خاتون نے کہا آپ نہیں سمجھتے وہ سدھر نہیں سکتے۔ عرض کیا ٹھیک ہے جیسے آپ کی مرضی۔

چند دن کے بعد ایک لڑکی آئی اور چکروں اور جھٹکے لگنے کا بتانے لگی لیکن تفصیل سے کچھ اور بتانے پر راضی نہیں ہوئی۔ چکر اور جھٹکے کی بنیاد پر کالی فاس دے کر بھیج دیا۔

چند دن کے بعد وہ دوبارہ آئی اور اس نے کہا کہ کیا آپ کے پاس کوئی ایسی دوا نہیں ہے جس سے میں شدید بیمار پڑ جاؤں اور مجھے خون کی اُلٹیاں آئیں میں چونکا اور پوچھا کیوں؟ ماں باپ میرا کہنا نہیں مانتے۔ میں نے پوچھا۔ مسز فلاں آپ کی کیا لگتی ہیں اس نے کہا۔ ماں۔

میں نے اسے سمجھایا کہ یہ ماں بیٹی کا جھگڑا ہے۔ اسے مل کر طے کرلیں۔ ورنہ دونوں اسی طرح پریشان رہیں گی۔ اس نے کہا یہ پٹھانوں کا جھگڑا ہے، ختم نہیں ہوسکتا۔

اس کیس کی تاریخ وار تفصیل لکھی جائے تو پوری کتاب بن جائے گی۔ سوائے مختصراً بیان کر رہا ہوں۔ ان خاتون کا میاں یعنی اس لڑکی کا باپ ملک سے باہر بہت اچھی نوکری کر رہا تھا۔ پیسہ اس نے بہت کمایا مگر لڑکوں نے اُڑا دیا۔ گھر میں کسی نے بچت نہیں کی۔ لڑکوں نے پڑھا بھی نہیں، بلکہ سیاست کے چکر میں پڑ گئے بلکہ پر تشدد سیاست میں حصہ لینے لگے۔ بہن کی ایک لڑکے سے دوستی ہوئی اور اس نے ماں باپ کے علم میں لائے بغیر اس سے شادی کرلی۔ لڑکی نے ماں تک کو اعتماد میں نہیں لیا۔ لڑکا کوئی کام نہیں کرتا تھا۔ چنانچہ اس نے بھی اپنے گھر والوں کو شادی کے بارے میں نہیں بتایا۔ پھر پٹھان اور غیر پٹھان کا جھگڑا۔ جبکہ لڑکی کی پیدائش کے وقت سے ہی اس کی منگنی اس کے خالہ زاد سے طے کردی گئی تھی۔

یہ عجیب وغریب شادی چلتی رہی کہ دونوں خاندان بھی ایک دوسرے کو جانتے تھے اور دونوں کا ایک دوسرے گھر میں آنا جانا تھا۔ جب موقع ملتا دونوں دن بھر میاں بیوی ہوتے اور شام کو پھر اجنبی اور اپنے اپنے گھر۔

کچھ عرصے بعد جیسا کہ ہوتا ہے، چہ میگوئیاں ہونے لگیں اور اس وجہ سے لڑکی کے گھر میں جھگڑا ہونے لگا۔ حالات و واقعات سے اندازہ ہوتا ہے کہ انہیں شادی کا پتہ چل گیا تھا۔ مگر پورا گھر اس حقیقت کو تسلیم کرنے سے انکاری تھا سب سے بڑا مسئلہ اور سب سے برا جھوٹ وہ ہوتا ہے جو انسان اپنے آپ سے بولتا ہے۔ اس طرح یہ خاندان دوہری مصیبت کا شکار تھا۔ یہ تسلیم کرنے میں کہ ان کی لڑکی نے اپنی مرضی سے شادی کرلی ہے بے عزتی ہوتی تھی اور غیرت آڑے آتی تھی۔ اور پھر بچپن کی منگنی اور منگیتر کا کیا کیا جائے۔ انہیں پتہ چلا تو وہ مار دھاڑ پر اتر آئیں

گے۔ کم از کم تین قتل تو یقینی تھے لڑکی' لڑکا اور پھر ان کا قاتل سزا پا کر خود بھی مرحوم ہو جاتا۔ یہ خوف ان کو انہیں اس حقیقت کو تسلیم نہیں کرنے دیتا تھا۔

دوسری طرف لوگوں کی زبان بند کرنے کے لئے ضروری تھا کہ ان کی باقاعدہ شادی کی جائے کیونکہ ان کا آپس کا میل جول عیاں تھا اور لوگ اِسے مزید اُچھال رہے تھے۔

لڑکی کو یہ معلوم ہونے پر کہ وہ حاملہ ہے معاملہ اور سنگین ہو گیا۔ لڑکے کے چھ دوستوں کی موجودگی میں انجام پانے والی شادی کا اعلان اپنے اپنے گھر والوں میں کرنا دونوں کیلئے ممکن نہ تھا لیکن جب گل کھلنے والا ہو تو خوشبو کیسے چھپائی جائے۔ باہمی مشورے سے انہوں نے حمل ضائع کروا دیا۔ جب لوگ ٹوہ میں لگے ہوئے ہوں تو ایسی باتیں چھپی نہیں رہ سکتیں' سو یہ قصہ ایسا مشہور ہوا کہ لڑکی کے گھر والوں کا باہر نکلنا مشکل ہو گیا۔ آخر بھائیوں کا صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا اور انہوں نے اپنی بہن کی پٹائی کر دی۔ جس سے اس نے زہر پی لیا۔ اِسے ہسپتال لے جایا گیا۔ جان بچ گئی مگر لوگوں نے یہ اُڑا دیا کہ دوبارہ حمل ضائع کروایا گیا ہے۔

انہوں نے سوچا سارے فساد کی جڑ وہ لڑکا ہے' کیوں نہ اس کا قصہ پاک کر دیا جائے' طے یہ ہوا کسی سے گاڑی چھینی جائے اور اس لڑکے کو قتل کر دیا جائے۔

گاڑی چھیننے تک تو معاملہ ٹھیک رہا مگر آگے جو کچھ ہوا وہ ایک اور بڑی مصیبت بن گیا۔ گاڑی کے ڈرائیور نے پولیس کو بروقت بتا دیا اور پولیس نے پیچھا کر کے گاڑی کو چھڑا لیا اور لڑکے (یعنی لڑکی کے بھائی) کو پکڑ لیا۔

اب بھائی پولیس والوں کو کیا کہتا کہ ایسا کیوں کیا۔ ظاہر ہے بہن کے بارے میں تو چپ رہنا تھا پوچھ گچھ میں اس کا تعلق ایک تنظیم سے نکل آیا۔ جو درست تھا۔ یوں کیس دہشت گردی کا بن گیا۔ حکومت ویسے ہی ان دنوں اس تنظیم کے خلاف تھی۔ اس طرح مسئلہ نیا رنگ اختیار کر گیا۔ ان کے گھر پر چھاپے پڑنے لگے۔ اور تلاشی کا سلسلہ جاری ہو گیا۔ دونوں اِس دباؤ کا سامنا نہ کر سکے اور لڑکے نے مریضہ کو ایک طلاق دے دی۔

پولیس نے زندگی اجیرن کر دی' تو شہر چھوڑ کر پنجاب چلے آئے۔ بعد میں بھائی کا مسئلہ حل

ہوا اور اسے پولیس سے نجات ملی تو وہ بھی بھاگ کر ان کے ساتھ آن ملا۔

یہ وہ موقع تھا جب مریضہ اور اس کی والدہ میرے پاس آئیں۔ اب مریضہ یہ چاہتی تھی چونکہ گھر والوں کو پتہ چل گیا ہے اس لئے والدین اس کو شوہر سے رجوع کرنے کی اجازت دے دیں۔

جبکہ ماں کا کہنا تھا کہ وہ اس کے باپ کو کیا بتائے اور پھر اپنی بہن کا سامنا کیسے کرے' جس کے بیٹے سے لڑکی کی منگنی ہوئی تھی۔ مریضہ کا بھائی اب بھی بضد تھا کہ سارا قصور لڑکے کا ہے۔ اسے گولی سے اُڑا دینا چاہئے بھائی کو تذلیل' قید اور پولیس کے بہیمانہ تشدد پر شدید غم اور غصہ تھا اور وہ اس کا بدلہ لینا چاہتا تھا۔

لڑکی کا ایک مسئلہ یہ بھی تھا کہ اگر اس نے منگیتر سے شادی کر لی اور اسے پتہ چل گیا کہ وہ کنواری نہیں ہے تو وہ اسے جان سے مار دے گا۔ لڑکی کی سر توڑ کوشش یہ تھی کہ اور کچھ نہ ہو سکے تو کوئی ایسی دوا ہو یا جراحت جس سے وہ دوبارہ کنواری بن جائے۔

مجھے یہ سب جاننے میں دو سال لگے۔ مریضہ مسلسل آتی رہی اور رفتہ رفتہ داستان بھی سناتی رہی۔ اس دوران اسے کونیم 'پلساٹیلا' اورم میٹ' کیوپرم میٹ' سائی کیوٹا' سی پیا' اوری گینم' پلاٹینا اور ہائیو سائمس دی گئیں۔ جیسے اور جو علامت وہ بتاتی تھی اس کے مطابق دوا دے دی جاتی۔

جب یہ سارا قصہ معلوم ہوا تو اصل مسئلہ بھی کھل کر سامنے آ گیا۔

تجزیہ :

مشکل یہ تھی کہ وہ کوئی فیصلہ نہیں کر پا رہی تھی جو بھی فیصلہ وہ کرنا چاہے آگے دیوار تھی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ حالات نے اسے ہر طرف سے جکڑا ہوا تھا۔ لیکن یہ بھی طے ہے زندگی میں فیصلے کرنا پڑتے ہیں۔ تلخ فیصلے بھی کرنا پڑتے ہیں اور خطرات بھی مول لینے پڑتے ہیں۔ فیصلوں پر پچھتانا پڑتا ہے اور فیصلے بدلنا بھی پڑتے ہیں۔ ایک صحت مند آدمی یہ سب آرام سے یا پریشان ہو کر' بہر حال کر لیتا ہے اور بیمار انکار رہتا ہے چھوٹے سے چھوٹے فیصلے کو اٹکائے رکھتا ہے۔

فیصلہ نہ کر سکنا اناکارڈیم۔ اسے اناکارڈیم CM میں دی گئی اور ہر پندرھویں دن دوہرایا گیا۔

نتیجہ :

اس دوران کچھ اور واقعات ہوئے جنہوں نے میرا کام آسان کر دیا۔ ایک تو مریضہ کے سابقہ شوہر نے باقاعدہ شادی کر لی۔ اور وہ بھی مریضہ کی سہیلی سے۔ اس سے اس کی واپسی اور رجوع کی ساری اُمیدیں ختم ہو گئیں۔ دوسرے لڑکے کے اس طرح شادی کر لینے سے اس کا جنون عشق خاصا کم ہو گیا۔

اسی دوران مریضہ کی خالہ نے اپنی بہن کو خط لکھا کہ ہم نے لڑکی کے بارے میں ایسا سنا ہے مریضہ پہلے ہی اس ساری صورت حال سے جان چھڑانا چاہتی تھی۔ اس نے شادی سے انکار کر دیا اور اپنی ماں سے منگنی توڑنے کا خط لکھوا دیا۔ خالہ نے دوبارہ رابطہ کیا کہ لوگ کچھ بھی کہیں ہمیں لڑکی جیسی بھی ہے ہر حال میں قبول ہے۔

کچھ ان واقعات کا اثر اور کچھ انا کارڈیم کا کمال۔ بہر حال وہ اپنے منگیتر سے شادی پر تیار ہو گئی۔ شادی ہو گئی اور اب وہ خوش باش زندگی گزار رہی ہے۔ اب اس نے یا اس کی ماں نے کبھی اُلٹی لانے والی دوا کی فرمائش نہیں کی۔

کیس نمبر (28) :

اس مریض کے بچے کو تھیلے سیمیا (Thalassaemia) تھا اس کی ایک بچی تھیلے سیمیا سے فوت ہو چکی تھی۔ مگر ہمیں نہ چاہتے ہوئے بھی اس کا علاج کرنا پڑا۔ اس کے بچے کو جو تکلیف تھی وہ اسے ایک دن میں ختم ہوتے دیکھنا چاہتا تھا۔ یہ جانتے بوجھتے کہ اس کے ٹھیک ہونے کا امکان کم ہے۔

دوسرے یہ شخص ہر وقت ہڑبونگ مچائے رکھتا تھا۔ بچے کو بخار ہو جائے تو لگتا تھا اس کی جان پر بن گئی ہے۔ ہر دس منٹ کے بعد بخار دیکھتا اور ہر پانچ منٹ کے بعد فون کرتا اب درجہ حرارت اتنا ہے اور پانچ منٹ گزر گئے ہیں فرق نہیں پڑ رہا۔ میرا دل بیٹھا جا رہا ہے میں کیا کروں۔

گھر میں کوئی اور بیمار ہو جاتا ہے تو بھی اس کا یہی حال ہوتا۔ بیوی کو سر درد ہے بیلا ڈونا سے ختم نہیں ہوا کچھ اور بتا دیں۔ پورے پانچ منٹ گزر گئے ہیں۔

زندگی کے معمولات کے بارے میں بھی اس کا رویہ یہ ہی تھا۔ بڑی پریشانی ہے۔ کل بل دینا ہے۔ کیا پیسے نہیں ہیں؟ ہیں۔ پھر کیا پریشانی ہے؟ بس ٹینشن ہے۔

تجزیہ :

بیماری مشکل اور تکلیف میں ہر شخص پریشان ہوتا ہے مگر جب کوئی شخص ہر بات پر اتنا پریشان رہنے لگے کہ معمولات زندگی مشکل ہو جائیں تو یہ پریشانی مریضانہ پریشانی بن جاتی ہے۔ ایسے لوگوں کی دوا ڈائی سنٹرینم ہوتی ہے اسے سی۔ ایم میں ڈائی سنٹرینم کی چار خوراکیں دی گئیں۔

روداد :

اس دوا سے اِسے پہلے ہی دن افاقہ ہو گیا اور اس کی اور اس کے خاندان کی زندگی کافی آسان ہو گئی۔ اس دوا سے ایسے بہت سے لوگ ٹھیک ہوئے جنہیں لوگ چلتی پھرتی ٹینشن کہتے تھے۔

کیس نمبر (29) :

اس مریضہ کو میں نے کبھی نہیں دیکھا اس کے میاں کے دوست نے آ کر یہ قصہ سنایا۔ اس نے کہا کہ میرا دوست کہتا ہے کہ

''میرا مسئلہ بہت عجیب ہے شادی کو پانچ سال ہو گئے ہیں، ایک بچہ بھی ہے میری بیوی بہت اچھی ہے۔ خدمت گزار ہے میرا ہر طرح سے خیال رکھتی ہے مشکل میں سہارا بنتی ہے پریشانی میں حوصلہ دیتی ہے۔ آتے ہی اس نے پورا گھر سنبھال لیا۔ میری والدہ کی تو اتنی خدمت کی کہ وہ دن رات اس کے گن گاتی ہیں۔

مجھے مجبور کر کے میری بہنوں اور بھائیوں کے گھر باقاعدگی سے جاتی ہے اور وہ بھی اس کے بہت بڑے حمایتی ہیں، لیکن اسے جنسی عمل سے نفرت ہے کہتی ہے کہ بس یہ نہ کرو۔ میں ہر طرح سے تمہاری خدمت کرتی رہوں گی۔ پانچ برسوں میں بہت ہوا تو چھ سات بار یہ عمل ہوا ہوگا۔ وہ بھی زبردستی اور اس پر وہ اتنی چیخ و پکار مچاتی ہے کہ محلے والے پوچھتے ہیں کہ خیریت تو ہے؟ کیا کوئی فوت ہوگیا ہے۔ ماں نے الگ ڈانٹا کہ تم نے اسے کیوں مارا ہے اب میں اسے کیا بتاؤں۔ ماں نے کہا۔ تم نے ضرور اسے مارا ہے جبھی تو وہ اتنا روتی ہے اور اس کی شرافت دیکھو۔ میرے پوچھنے کے باوجود تمہاری شکایت کرتی ہے نہ بتاتی ہے۔ کہ تم نے اسے مارا پیٹا ہے۔

تنگ آ کر میں نے اِسے ایک دن طلاق کی دھمکی دے دی، ساری رات میرے پاؤں پکڑ کر سسکتی رہی میں نے لاکھ کہا کہ غصے میں کہا تھا۔ مگر صبح تک منتیں کرتی رہی اور جب تک میں نے قسم نہیں کھائی کہ آئندہ ایسی بات نہیں کروں گا۔ اس نے میرے پاؤں نہیں چھوڑے۔

اس سے پہلے ایک دفعہ میں نے اپنی والدہ سے کہا کہ میں اسے طلاق دینا چاہتا ہوں تو اس نے مجھے اتنا ڈانٹا کہ خدا کی پناہ۔ کئی دن تک مجھ سے بات نہیں کی۔ منتیں کر کے منایا تو کہا کہ شرم نہیں آتی، اتنی اچھی بیوی کو طلاق دینے کی بات کرتے ہو۔

اس دوران ایک دو ڈاکٹروں سے بات کی ایک ڈاکٹر نے کہا کسی لیڈی ڈاکٹر کو دکھاؤ وہ خود تو یہ مسئلہ جا کر بتائے گی نہیں اور لیڈی ڈاکٹر کو میں یہ سب کیسے بتاؤں؟ ایک ڈاکٹر سے ذرا بے تکلفی تھی اس نے کہا۔ گھر کی بھینس دولتیاں جھاڑے تو بازار کا دودھ پی لینا جائز ہے۔

ایک اور نے یہ سب سن کر کہا تمہاری بیوی کا کسی اور کے ساتھ چکر ہے۔ اور جب میں غصے سے اُٹھا تو ایک دم بولا ہو سکتا ہے۔ کیا پتہ نہ بھی ہو۔ میں اس پر لعنت بھیج کر چلا آیا۔

ایک اور ماہر ڈاکٹر نے کہا کہ ہو سکتا ہے۔ بچپن میں کسی نے اس سے زیادتی کی ہو۔ بکواس، ایسا کچھ نہیں ہے۔ اچھا چھوڑیں۔ یہ بتائیں۔ آپ کے پاس اس کا کوئی حل ہے"۔

تجزیہ:

ایک تو اس شخص نے جس طرح علامات بتائی ہیں لگتا ہے مسئلہ اس کا اپنا ہے۔ لیکن خیر۔ ہم

ذرا دواؤں پر غور کرتے ہیں کیا یہ عورت سیپیا ہو سکتی ہے۔ ملنا ملانا۔ خدمت گزاری۔ نہیں سیپیا نہیں۔ نیٹرم کارب بھی نہیں۔ نیٹرم کارب۔ میاں کی حکم عدولی نہیں کر سکتی۔ اچھا نیٹرم میور زودرنجی نہ چڑچڑاہٹ۔ صرف جنسی عمل سے نفرت۔ اوں ہوں۔ نفرت نہیں بھئی چیخ و پکار کا مطلب ہے خوف۔ تو کیا جنسی عمل تکلیف دہ ہے۔ اس نکتے کو رد کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے چلو ٹھیک ہے۔ کریازوٹ۔ اسے ایک ہزار میں کریازوٹ دے دی گئی۔ موصوف ضد کر کے پوری شیشی لے گئے۔

نتیجہ:

ایک ماہ کے بعد آئے تو اپنے دوست کی طرف سے شکریہ ادا کیا اور مٹھائی بھی ساتھ لائے اور کہا میرا دوست بہت خوش ہے۔ آپ کا بہت شکریہ۔ یہ تحفہ قبول فرمائیں۔ دل میں کہا۔ تمہارا دوست ہمارا بھی دوست ہے۔

کیس نمبر (30) :

اس مریض نے آتے ہی یہ کہنا شروع کر دیا کہ اس بار میں جس تکلیف کے لئے آیا ہوں وہ شاید دوا سے ٹھیک ہونے والی نہیں ہے۔ لیکن آپ سے میں نے جب بھی دوا لی ہے ٹھیک ہو گیا ہوں۔ سو اس اعتماد کی وجہ سے میں یہ تکلیف بیان کر رہا ہوں۔ مسئلہ یہ ہے کہ میں نے اگر جنسی عمل کرنا ہو تو مجھے مکمل خاموشی درکار ہوتی ہے روشنی ہو یا آواز آ جائے تو ہوشیاری ایک دم سے ختم ہو جاتی ہے۔ شادی کو دس سال ہو گئے ہیں۔ بچے بھی ہیں۔ اب بچوں کو الگ سُلا کر بتیاں بجھا کر کبھی پیار کے لئے تیار ہوتے ہوں اور کسی بچے کی چوں چاں کی آواز چاہے ایک دفعہ بھی سنائی دے جائے تو سارا معاملہ چوپٹ ہو جاتا ہے۔ ایک دو دفعہ یہ ستم چوکیدار نے ڈھایا۔ کئی دنوں کے بعد کہیں موقع ملا اور عین موقع پر اس نے سیٹی بجا دی اور کھیل ختم۔ حتیٰ کہ قدموں کی چاپ سے بھی

یہی اثر ہوتا ہے۔

تو جناب۔اب بتائیں اس مسئلہ کا کیا حل ہے؟

تجزیہ :

کوشش کے باوجود کسی ریپرٹری میں یہ علامت نہیں مل سکی تو اجتہاد کیا۔ مثانے کے باب میں پیشاب کرنا کی ایک ذیلی علامت ہے صرف تنہائی میں پیشاب کر سکے۔اس کی بڑی ادویات میں امبرا گریسیا' نیٹرم میور اور لائیکو پوڈیم شامل ہیں۔لائیکو پوڈیم اور نیٹرم میور کے کوئی آثار نہیں آرہے تھے۔ ٹھنڈا نہ گرم۔ ریاح نہ زود رنجی۔ لے دے کے امبرا گریسیا کا امکان تھا۔سوا سے سی۔ایم میں امبرا گریسیا دی گئی۔

امبرا گریسیا نے اس شخص کا یہ انوکھا مسئلہ حل کر دیا۔ بہت عرصے کے بعد میں نے اسے دو علامات بنا کر ریپرٹرائیز کیا۔ نامردی' تنہائی سے افاقہ اس میں دوا سیپیا نکلی۔ ہو سکتا ہے سیپیا بھی اس مسئلے کو حل کر سکتی ہو مگر دوبارہ ایسا کوئی مریض ہی نہیں آیا۔

کیس نمبر (31) :

ایک خاتون نے آکر سر میں ایک بہت پرانی گلٹی کی شکایت کی جسے کلکیر یا فلور سے آرام آیا۔اس علاج کے دوران ہی ایک نیا قصہ شروع ہو گیا۔اس نے بار بار کہا کہ میں بہت پریشان ہوں۔ میں نے خاموشی اختیار کی کہ جب پریشانی حد سے بڑھے گی تو یہ خود ہی بتا دے گی۔ پھر پریشانی کا حل نکالیں گے۔ آخر ایک دن اس نے خود ہی بتا دیا کہ وہ شادی کرنا چاہتی ہے لیکن اس کا بھائی راضی نہیں تھا جس کی دو بیویاں تھیں مگر وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کی بہن شادی کرے میرے پوچھنے پر اس نے تفصیلاً بتایا کہ میرے والد کا کوئی بیٹا نہیں تھا۔ ہم دو بہنیں تھیں۔ دو بیٹیوں کے بعد باپ مایوس ہو گیا۔اس نے رمضان کی ستائیسویں شب کو مسجد میں دعا مانگی۔ اللہ مجھے ایک بیٹا

دے دے۔ پھر وہ بے شک پندرہ سال کا ہو کر مر جائے۔ ساری رات یہی دعا مانگتے رہے۔ اس کے بعد جو حمل ہوا تو یہ بھائی صاحب پیدا ہوئے۔ اس کے پیدا ہوتے ہی باپ کو اپنی دعا' بد دعا لگنے لگی اور اس نے رو رو کر اس کی زندگی کی دعائیں مانگنا شروع کر دیں۔ ایسے بچے کے کیا کیا ناز نہیں اُٹھائے گئے ہوں گے۔ نتیجہ یہ کہ اس نے نہ تو پڑھا اور نہ کوئی کام سیکھا۔ جب تک باپ زندہ رہا۔ اس نے اِسے تنکا بھی توڑنے نہیں دیا ہم بہنوں نے پڑھا اور میں سکول میں استانی بھرتی ہوگئی۔ یہ جب پندرہ برس کا ہوا تو والد صاحب کی حالت غیر ہوگئی۔ پوری پوری رات مسجد میں جا کر دعائیں کرتے تھے۔ جس دن اس کی سترھویں سالگرہ تھی وہ پوری رات میرے والد نے مسجد میں روتے دھوتے گزار دی۔ خیر اسے کچھ نہیں ہوا۔ بیس برس کی عمر میں والد صاحب نے اس کی شادی کروادی اور پانچ برس کے بعد ایک اور لڑکی اسے پسند آ گئی تو ایک اور شادی کروادی۔ والد صاحب فوت ہوئے تو ہم بہنوں نے گھر سنبھال لیا۔ دونوں بہنوں نے اس بھائی کی وجہ سے شادی نہیں کی۔ اب میری عمر 45 سال ہے۔ چونکہ گھر میری اور میری بہن کی تنخواہ سے چلتا ہے سو میں نے شادی کا کہا تو بھائی سخت ناراض ہو گیا ہے اس نے مجھ سے بات چیت بند کر دی ہے میں شادی کرنا چاہتی ہوں مجھے جلدی ہے۔ میں جس شخص سے شادی کرنا چاہتی ہوں وہ سعودیہ سے چھٹیوں پر آیا ہوا ہے اور واپس چلا جائے گا۔ اس نے بھی کہہ دیا ہے کہ جلد کوئی فیصلہ کرو۔

میں نے کہا کہ اب تمہاری عمر نہیں ہے کہ بھائی کیلئے مزید قربانی دو۔ شکر کرو کہ اس عمر میں کوئی رشتہ مل رہا ہے۔ سو شادی کر لو۔ استانی سکیر یا کھاؤ اور بھائی کے آگے ڈٹ جاؤ۔ اِسے کچھ دن لگا تار استانی سکیر یا کھلائی گئی۔ انجام وہی ہوا جو ہونا تھا دونوں بھابیوں اور بھائی سے لڑ جھگڑ کر اس نے انہیں شادی کیلئے تیار کر لیا۔ لیکن یہاں سے ایک نیا قصہ شروع ہو گیا۔

بھائی شادی پر تیار تو ہو گیا لیکن نکاح کے وقت اس نے کہا کہ اسے خود مختار لکھا جائے اور اسے بھی بتا دیا کہ تم اپنی مرضی سے شادی کر رہی ہو۔ ہمارا تم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ آئندہ ہم سے کوئی اُمید رکھنا نہ ملنا جلنا۔ اس طرح اس کا نام نہاد میکہ ختم ہو گیا۔

اس کے میاں کی عمر پچیس برس تھی۔ یعنی اس سے بیس برس چھوٹا تھا۔ ان کے آبائی گاؤں

میں رہتا تھا۔ دونوں خاندانوں کا ایک دوسرے کے گھر آنا جانا تھا۔ مریضہ نے بتایا کہ یہ لوگ بہت غریب تھے آنے کے لئے پیسے بھی نہیں ہوتے تھے ان کے پاس تو اس نے مدد کی اور اپنے پاس سے پیسے دے کر اسے سعودیہ بھجوادیا۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد عمرہ کرنے گئی تو دونوں نے اکٹھے عمرہ کیا۔ مریضہ نے خانہ کعبہ میں دعا کی کہ ان دونوں کی آپس میں شادی ہو جائے پھر تین چار برس کے بعد وہ چھٹیوں پر آیا تو اس نے سب سے لڑ جھگڑ کر اس سے شادی کر لی۔

شادی کے بعد کچھ عرصہ تو خیریت سے گزر گیا دونوں بہت خوش تھے لیکن مہینوں پر مہینے گزرنے لگے اور اس کے میاں نے واپس جانے کا نام ہی نہیں لیا۔ تو اِسے تشویش ہوئی اور اس نے تحقیق کی تو پتہ چلا کہ اس کی نوکری ختم ہو چکی ہے بلکہ اسے وہاں سے نکالا گیا تھا۔ اور اس کے واپس جانے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ اُس نے یہ بات اِس سے چھپائی ہوئی تھی۔

اس نے سعودیہ جانے کے بہانے یہاں بھی کوئی کام نہیں کیا۔ اب مریضہ نے اسے یہ بتا کر کہ اسے پتہ چل چکا ہے کہ وہ واپس نہیں جا سکتا اس سے کہا کہ وہ یہیں کوئی کام کرے۔ اس نے کام۔ ظاہر ہے مزدوری شروع کی تو ماں اور بہنوں کی ذمہ داریوں کی وجہ سے سارے پیسے وہاں خرچ ہو جاتے تھے۔ بلکہ کم پڑتے تھے۔ مریضہ نے کہا کہ وہ انہیں پیسے دینے کی بجائے اپنی بیوی یعنی اسے دیا کرے کیونکہ وہ اس کی ذمہ داری ہے۔ بہنوں کو جب اس مطالبے کا پتہ چلا تو انہوں نے کہا ہم نے اپنے جوان بھائی کی شادی تم سے کی ہی اس لئے تھی کہ تمہاری تنخواہ سے کچھ آسانی ہو جائے گی۔ ورنہ تم میں رکھا کیا ہے۔ بڈھی کھوسٹ کہیں کی۔ اس پر اسے اور بھی صدمہ ہوا کہ یہ تو ایک سازش کے تحت ہوا ہے اب گھر میں جھگڑا رہنے لگا اور اس کی بہنوں اور میاں نے مل کر کئی دفعہ اس کی ٹھکائی کر دی۔ ہر دفعہ مارنے پیٹنے کے بعد وہ اسے میرے کلینک پر لاتے۔ اور ہم اسے دوا دے دیتے۔

اب اس کے پاس اس مخمصے کا حل نہیں تھا۔ میاں اس کی تنخواہ اور گریجویٹی پر ہاتھ صاف کرنا چاہتا تھا۔ اور اسے خرچہ دینے کی بجائے اُلٹا اس سے لینا چاہتا تھا جو اسے پسند نہیں تھا اور وہ چاہتی تھی کہ وہ اپنی ذمہ داری نبھائے پھر اسے یہ خوف بھی تھا کہ اس کی ریٹائرمنٹ کے بعد وہ اور شادی

کرلے گا۔ بھائی اس سے قطع تعلق کر چکا تھا اور اس کی شکل دیکھنے کا بھی روادار نہیں تھا۔ اب وہ کہاں جائے سسرالی بات بات پر اس کی پٹائی کر دیتے ہیں اب وہ اس صورتحال سے نکل نہیں پا رہی تھی۔ کیا کرے اور کہاں جائے آگے کنواں تو پیچھے کھائی۔

تجزیہ :

گویا ہر طرف سے اور ہر پہلو سے حالات خراب ہیں لیکن اس ناپسندیدہ صورتحال سے اسے نکلنا تو ہے تو کیا کیا جائے۔ اسے اسٹافی سیگیریا دی جائے۔ انا کارڈیم یا کیوپرم میٹ۔ اس کے ساتھ دھوکہ ہوا ہے اسے رنج ہے تذلیل کا احساس بھی تو نیٹرم میور۔ کیوں نہ دی جائے پہلے اسے نیٹرم میور ہی دی گئی مگر اس نے کوئی خاص کام نہیں کیا۔ کوئی خاص سے مطلب یہ کہ اسے جماع کے وقت شدید درد ہوتا تھا۔ وہ ختم ہو گیا لیکن باقی سب یونہی رہا۔ اب کیوپرم میٹ سی۔ ایم میں دی گئی کہ وہ اس ناپسندیدہ صورتحال سے نکلنے کے قابل ہو جائے یا اپنے میاں کے مطالبات مان لے۔ اسٹافی سیگیریا تو یوں نکل گئی کہ اگر وہ اسٹافی سیگیریا ہوتی تو تنخواہ دے دیتی۔ اس کا انکار بتا رہا ہے کہ وہ کسی حد تک دباؤ کا سامنا کر سکتی ہے سو کیوپرم میٹ۔

نتیجہ :

کیوپرم میٹ نے شاندار کام کیا اور اس نے علیحدگی اختیار کر لی اور اسی گاؤں میں ایک گھر لے کر علیحدہ رہنے لگی اور محلے کے بچوں کو پڑھانا بھی شروع کر دیا یعنی سب کی باجی بن گئی۔ میرا نہیں خیال کہ کیوپرم میٹ کے بغیر وہ ایسا دلیرانہ فیصلہ کر سکتی تھی۔ اس کے بعد اس سے کوئی رابطہ نہیں ہوا۔

کیس نمبر (32) :

یہ حضرت ایک بس چلاتے تھے۔ آئے تو بہت پریشان تھے چھوٹتے ہی بولے۔ آپ کے پاس نہ آتا تو خودکشی کر لیتا۔ بس آج اس مسئلے کو حل ہونا ہے ورنہ آپ بہت بری خبر سنیں گے۔ میں نے کہا بھائی مسئلہ بتاؤ گے یا دھمکیاں ہی دیتے رہو گے۔ اس نے کہا مجھے فلاں شخص نے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ میری پرسوں شادی ہوئی ہے اور شادی ہوتے ہی میں نامرد ہو گیا ہوں۔

کیا مطلب؟

مطلب کیا۔ میں دو راتوں میں کچھ بھی نہیں کر سکا۔ نہیں بھائی۔ شادی ہوتے ہی نامرد ہونے والی بات سمجھ نہیں آ رہی۔ اگر تمہاری شادی ابھی ہوئی ہے تو تم یہ کیسے کہہ سکتے ہو کہ پہلے تم ٹھیک تھے اور اب مسئلہ ہو گیا ہے۔

یہ سن کر موصوف ہنسنے لگے پھر بولے میں بس چلاتا ہوں۔ آپ کو پتہ ہے ٹرانسپورٹ کتنی گندی لائن ہے۔ بس مشکل سے کوئی دن خالی گزرتا ہے۔ شادی سے ایک دن پہلے بھی میں بالکل ٹھیک تھا۔

عرض کیا کوئی لائن گندی نہیں ہوتی آدمی اچھے یا برے ہوتے ہیں بہر حال آپ کے مسئلے کا حل نکالتے ہیں۔

تجزیہ :

سب سے پہلے پلاٹینا کا خیال آیا لیکن اس نے بتایا کہ وہ صرف خواتین کا رسیا ہے اور کوئی شوق نہیں ہے جنسی کج روی۔ نہیں کوئی نہیں۔ ٹھیک ہے تو فلورک ایسڈ۔ اس کے بھی آثار نظر نہیں آئے۔ گرمی نہیں اور نامردی صرف شادی کے بعد ہوئی۔ بہت زیادہ جنسی عمل کرنے سے نامردی۔ نہیں یہ تو علامت ہی نہیں ہے۔ صحیح علامت کیا ہے؟ باہر ٹھیک اپنی بیوی کیلئے نامرد۔ یہ

ہے صحیح علامت ۔ تو؟...... اس علامت کے مطابق لائیکو پوڈیم۔ ایک ہی دوا ہے اِسے لائیکو پوڈیم سی۔ ایم میں چار خوراکیں کھلائی گئیں۔

نتیجہ :

دوسرے دن اس نے کچھ بہتری کی خبر دی اِسے سادہ گولیاں دے دی گئیں پھر وہ ہفتے کے بعد آیا اور اپنے صحت مند ہونے کا بتا گیا۔ میں نے سوچا: یہ تھا ہی لائیکو پوڈیم' خودکشی' خودکشی کی رٹ لگا رکھی تھی۔ اورم ہوتا تو کر گزرتا۔ کہتا نہیں۔ لائیکو پوڈیم گرجتا ہے۔ اورم میٹ برستا ہے۔

کیس نمبر (33) :

ایک سکول ٹیچر چہرے کے بالوں کا علاج کروانے آئیں وہ صرف ایک ہفتہ میں ٹھیک ہونا چاہتی تھیں۔ جب ان کو کہا کہ ایسا ممکن نہیں علاج میں کئی ماہ لگ سکتے ہیں تو انہوں نے کیوں اور کیسے کی رٹ لگا دی۔ میں نے ان سے کہا اگر کسی شخص نے سکول کی شکل بھی نہ دیکھی ہو اور وہ آپ سے کہے کہ پرسوں ہونے والے میٹرک کے امتحان میں بٹھا کر پاس کروادیں تو آپ کیا کریں گی؟ یہ بھی بالکل ایسے ہی ہے۔ آپ ایک ہفتے میں چہرے کے بالوں سے نجات حاصل نہیں کر سکتیں۔

علامات لینے کا سلسلہ شروع ہوا تو معلوم ہوا کہ وہ وقفہ کی گولیاں کھا رہی ہیں لیکن شادی شدہ نہیں ہیں میں نے پوچھا کہ جب شادی ہی نہیں ہوئی تو یہ گولیاں کیوں کھا رہی ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا میرا ایک دوست ہے میں نے ان سے کہا کہ علاج کے لئے آپ کو یہ گولیاں چھوڑنی ہوں گی۔

تجزیہ :

چہرے کے بالوں کیلئے نیٹرم میور۔ سیپیا اور ACTH اچھی ادویات ہیں۔ مگر وقفے کی

گولیاں کھانے والی خواتین کی اکثر تکالیف فولی کیولم سے ٹھیک ہوتی ہیں۔ اِسے فولی کیولم 30 دے کر بھیج دیا گیا۔ دو دفعہ اور آنے کے بعد اس نے آنا چھوڑ دیا۔ اس دوران پتا چل گیا کہ ان کا ایک دوست نہیں ہے بلکہ ان کے کئی دوست ہیں۔

کوئی چار برس کے بعد ایک خاتون اپنی برقعہ پوش بیٹی کو لے کر آئیں' اور کہا کہ اس کی شادی کو ایک سال ہو گیا ہے لیکن اولاد نہیں ہو رہی اور الٹرا ساؤنڈ والے ڈاکٹر نے کہا ہے کہ اس میں اووم (Ovum) کم ہیں۔ ہارمونل خرابی ہے۔ آپ علاج کر سکتے ہیں۔ میں نے کہا۔ جی ہو سکتا ہے۔ تو انہوں نے کہا' اچھا ہم کل آئیں گے۔

چند دن بعد وہ برقعہ پوش محترمہ بغیر برقعہ کے آئیں اور کہا کہ آپ نے مجھے اس دن پہچانا نہیں۔ پھر انہوں نے کہا کہ اس دن والدہ ساتھ تھیں۔ اس لئے کھل کر بات نہ کر سکی۔ مسئلہ یہ ہے کہ مجھے جنسی خواہش نہیں ہوتی۔ میاں زور و ور لگا کر خود ہی ٹھنڈا ہو جاتا ہے مجھے کچھ پتا نہیں چلتا۔ میرا خیال ہے' اسی وجہ سے اولاد نہیں ہو رہی۔

تجزیہ :

یہاں مسئلہ بہت ٹیڑھا ہے کیا یہ عورت سیپیا ہے۔ اس کا مزاج سیپیا نہیں لگتا۔ تو کیا کریں۔ کیا فلورک ایسڈ دے دیں۔ لیکن وہ تو مردوں میں زیادہ اچھا کام کرتی ہے۔ کیا آپ کی شادی اسی دوست سے ہوئی ہے اس نے ہنس کر کہا۔ نہیں۔ اسے تو اس پر کوئی ملال نہیں۔ اچھا تو یہ لگاؤ نہیں لگاوٹ تھی۔ ٹھیک ہے۔ پلاٹینا۔ لیکن کیا پلاٹینا براہ راست دے دیں۔ پہلے فولی کیولم نہ دیں۔ دینی چاہئے' اسے فولی کیولم دے کر ایک ماہ کے بعد پھر آنے کو کہا۔

روداد :

ایک ماہ کے بعد اس سے کوئی سوال جواب کئے بغیر پلاٹینا سی۔ ایم میں دے دی گئی۔ اس کے بعد وہ نہیں آئی۔ کئی برس کے بعد ایک مریض کے ساتھ آئی اور بتایا کہ اب اس کے تین بچے ہیں۔ لیکن آپ نے تو علاج بیچ میں چھوڑ دیا تھا۔ نہیں' میں ٹھیک ہو گئی تھی پھر پیسے کیوں حرام کرتی

اس نے اٹھلا کر کہا۔ میں نے دل میں کہا یہ تو ابھی تک پلاٹینا ہے۔

کیس نمبر (34) :

یہ لڑکی اپنے والد کے ساتھ آئی اور دونوں بہت پریشان تھے۔ انہوں نے بتایا کہ اس بچی کو جنس سے دلچسپی نہیں ہے۔ جنسی خواہش نہیں ہوتی اور جنسی عمل میں کسی طرح کی لذت محسوس نہیں ہوتی۔ اس وجہ سے اس کی شادی ٹوٹنے والی ہے۔ اس کے میاں نے یہ سب اپنے سسر کو بتایا اور وہ اسے لے کر میرے پاس آئے۔ اس خاندان کے پہلے بھی دو تین عجیب و غریب علامات والے مریض ٹھیک ہوئے تھے۔ سو انہیں مجھ پر اعتماد تھا۔

مریضہ سے بات چیت کے بعد پتہ چلا کہ سسرال میں اس کی زندگی اجیرن ہے اس کی ساس ایک روایتی ساس ہے سارا دن اس سے گھر کا کام کرواتی ہے۔ بڑا گھر ہے۔ سارے گھر اور سب لوگوں کی دیکھ بھال اور رات تک کام اُسے روزانہ نڈھال کر دیتا ہے۔ لیکن جب تک ساس اجازت نہ دے وہ اپنے کمرے میں نہیں جا سکتی۔ اِسے نندوں سے بھی شکایات تھیں اور دیوروں سے بھی۔ معاملہ اس حد تک خراب ہوا کہ ایک دو دفعہ تو لڑکی اپنے والدین کے گھر آ گئی لیکن والدین پھر اسے سمجھا بجھا کر چھوڑ آتے تھے۔

جنس سے نفرت بچی کی پیدائش کے بعد ہوئی تھی۔ اس کے میاں کو سارے حالات بتاتے تو وہ کہتا کہ مجھے خود بھی پتہ ہے۔ مگر میری ماں سخت مزاج کی ہے۔ میں اس کے آگے نہیں بول سکتا جبکہ شادی کو چار سال ہو چکے ہیں۔

تجزیہ :

بظاہر یہ لڑکی اسٹافی سکیر یا کی مریضہ لگتی ہے لیکن اسٹافی سکیر یا دینے سے جو مسائل پیدا ہوں گے اس سے معاملہ طلاق تک پہنچ جائے گا۔

اسٹاف سیکیر یا کھا کر اس نے اپنے حق کے لئے لڑنا ہے اور ساس کے مزاج سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ معاملہ بگڑ جائے گا۔

دوسرا اہم نکتہ یہ ہے کہ اس کے حالات شروع سے ایسے ہی ہیں۔ یعنی وہ یہ عذاب چار سال سے برداشت کر رہی ہے۔ لیکن جنس سے بے رغبتی پیدا ہوئے صرف ایک سال ہوا ہے۔ ایک سال پہلے اس کی بچی بھی پیدا ہوئی ہے۔ تو علامت کچھ یوں بنتی ہے کہ "وضع حمل کے بعد جنسی بے رغبتی" اس بنیاد پر اِسے سیپیا ایک ہزار میں چار خوراکیں دی گئیں۔ چونکہ مریضہ دوسرے شہر میں رہتی ہے اس کا آنا ممکن نہیں تھا۔ اِسے سیپیا اور بنا دی گئی۔ اور ہر پندرھویں دن دہرانے کا مشورہ دیا گیا ساتھ ہی ہدایت کی گئی کہ جب یہ مسئلہ حل ہو جائے تو اِسے دہرانا چھوڑ دے۔

نتیجہ :

اس کے والد نے بتایا کہ دوا کی ضرورت صرف دو دفعہ پڑی۔ اور میاں بیوی خوش باش ہیں۔ میں نے کہا اس کی ساس کا بھی علاج ہو سکتا ہے۔ مگر اِسے دوا کیسے دی جائے۔ چھپا کر دوا دینے کے میں خود بھی خلاف ہوں۔ اور وہ بھی یہ خطرہ مول لینے کو تیار نہیں ہوئے۔

کیس نمبر (35) :

اس مریضہ کا احوال بھی پہلی مریضہ سے کوئی زیادہ مختلف نہیں تھا۔ جنس سے عدم رغبتی۔ دونوں میاں بیوی میرے جاننے والے تھے۔ شادی مرضی سے اور دونوں خاندانوں کی رضامندی سے ہوئی تھی۔ دونوں کی زندگی بہت خوشگوار تھی۔ دونوں میاں بیوی الگ گھر میں رہتے تھے کسی طرف سے کوئی مداخلت نہیں تھی۔ میاں بیوی دونوں ملازم تھے اور مالی حالات بہت اچھے نہیں تو خراب بھی نہیں تھے۔ شادی کو دو سال ہو چکے تھے اور ایک بچی بھی تھی۔

مریضہ کے میاں نے بتایا کہ مریضہ نے اسے بتایا ہے کہ جنسی عمل کے دوران اِسے اس کا خیال

ہی نہیں آتا اور اس وقت اس کا ذہن کہیں اور بھٹک رہا ہوتا ہے اور وہ اپنی کلاس میں پہنچ جاتی ہے۔

تجزیہ :

چونکہ ''وضع حمل کے بعد جنسی بے رغبتی'' کی بنیاد پر سیپیا کھا کر پہلے بہت سی مریضائیں ٹھیک ہوئی تھیں سو یہاں بھی ہم نے اِسی کو آزمایا۔ اور سیپیا ایک ہزار بنا کر دے دی۔ پندرہ دن تک اس نے کوئی کام نہیں دکھایا۔ تو بے دھڑک سیپیا CM دے دی۔ مزید پندرہ دن گزر گئے مگر دوست کے چہرے پر رونق نہ آئی تو میں نے سمجھ لیا کہ کہیں کوئی فاش غلطی سرزد ہوگئی ہے۔
ساری علامات پر دوبارہ غور کیا اور ''جنسی عمل میں دماغ کا حصہ نہ لینا'' یہ کام کی علامت نظر آئی اور اس کی بنیاد پر اِسے اسٹافی سیگیریا دی گئی۔ اسٹافی سیگیریا CM چار خوراکیں۔

نتیجہ :

اسٹافی سیگیریا نے اس معاملے کو دس دن میں بالکل سیدھا کر دیا اس واقعے کو دس سال گزر چکے ہیں مگر یہ تکلیف دوبارہ نہیں ہوئی۔ ہوتی تو اس کا میاں دوست ہے ضرور دوا لے لیتا۔

کیس نمبر (36) :

یہ مریضہ اس واقعے سے پہلے چھوٹی موٹی تکالیف کیلئے آتی رہتی تھی۔ اس کے میاں سے اچھی دوستی ہے۔ یہ بھی معلوم تھا کہ دوست محترم درشت اور سخت مزاج کے ہیں اور بیوی کو پیٹتے ہوئے ذرا بھی نہیں جھجکتے اس نے ایک دم شکایت کی کہ میری بیوی کو جنس سے سرے سے دلچسپی نہیں ہے۔ بالکل بھی نہیں۔ شروع سے ایسا ہی ہے۔ میں نے کسی سے سُنا ہے کہ اِس کا علاج ہوسکتا ہے۔ یہ مسئلہ حل کر دو تو یار زندگی کا مزہ آجائے۔ مسئلہ ایسا ہے کہ اس کی تفصیل پوچھنا بہر حال مشکل ہے اور مریض سے تو خیر جیسے تیسے پوچھ ہی لیتے ہیں۔ لیکن دوست اور خصوصاً جس کی بیوی پہلے بھی دوا لینے آتی ہو۔ تفصیل پوچھنا مشکل تھا۔ سو میں نے کچھ بھی اور نہیں پوچھا اور

اِسے اسٹافی سیگیر یا دے دی۔

اسٹافی سیگیر یا ایک ہزار نے ایک ماہ تک کوئی کام نہیں دکھایا تو بڑے اعتماد سے سیپیا دے دی۔ اوراس کے میاں نے انتظاراور مزید انتظار کے بعد کہا۔ یار کوئی اچھی سی دوادو۔ فیس لے لو۔ زیادہ پیسے لے لومگراس معاملہ کولٹکاؤ نہیں۔

تجزیہ :

اس معاملے پرغور کیا تو ایک بات پر آ کر سوئی اٹک گی۔ مریضہ خاندانی برتری کے احساس کا شدت سے شکار ہے۔ ہر بات پر اپنے بڑے اور اُونچے خاندان سے ہونے کا ذکر کیا کرتی ہے۔ پلاٹینا۔ پلاٹینا یہ مسئلہ حل کردے گی اسے ایک ہزار میں پلاٹینا کی چار خوراکیں دے دی گئیں۔

نتیجہ :

پلاٹینا نے چند دن میں اِس کے میاں کوخوش باش کردیا۔ لیکن میں بہت عرصے تک سوچتا رہا کہ پلاٹینا میں جنسی بے رغبتی کیسے ہوسکتی ہے۔ آخر ایک دن یہ مسئلہ حل ہو گیا۔ پلاٹینا میں جنس سے بے رغبتی نہیں ہوتی، بلکہ مریضہ چاہتی ہے کہ اس کی منت سماجت کی جائے۔ تعریف کی جائے اس لئے وہ بظاہر بے رغبتی کا بہانہ کرتی ہے۔ اس نکتے کو ذہن میں رکھ کر بہت سارے کیس ٹھیک کیئے تو مجھے یقین ہو گیا کہ اصل معاملہ یہی ہے۔

کیس نمبر (37) :

یہ کیس بہت دلچسپ ہے اس مریض کو اپی وال کھلائی جا رہی تھی۔ اور وہ اِسے چھوڑنا چاہتا تھا۔ اپی وال Epiwal کھاتے ہوئے اِسے دو ماہ ہوئے تھے۔ وہ ایک گولی روزانہ کھا رہا تھا۔ میں نے پوچھا کہ کیا اِسے مرگی کے دورے پڑتے ہیں۔ اس نے کہا۔ نہیں بس ایک دفعہ پڑا تھا۔ میں نے پوچھا وہ کیسے؟ اس نے بتایا: ''دو ماہ پہلے میں شام کے وقت بیٹھک میں بیٹھا ہوا تھا۔

اچانک مجھے گھبراہٹ ہوئی مجھے لگا میرا پیٹ بہت پھول گیا ہے۔ میں نے باہر نکل کر پیشاب کرنا چاہا۔ اتنا یاد ہے کہ میں پیشاب کرنے کیلئے بیٹھ گیا تھا۔ پھر مجھے یاد نہیں کہ کیا ہوا۔ جب مجھے ہوش آیا تو میں ایک گاڑی میں تھا اور مجھے شہر لے جا رہے تھے۔ پھر مجھے اُلٹیاں ہونے لگیں اور ہسپتال پہنچ کر اسہال بھی شروع ہو گئے۔ ہسپتال میں ڈاکٹر نے بوتل لگا دی۔ رات وہیں رکھا اور اگلے دن گھر جانے کی اجازت دے دی لیکن ساتھ ہی اپی وال کھانے کیلئے دے دی اور کہا کہ اس میں ناغہ نہ کرنا ورنہ پھر دورہ پڑ جائے گا۔

میں نے پوچھا کیا اگلے دن ناخن نیلے تھے؟ اس نے کہا جی ہاں۔

میں نے اسے سمجھایا۔ بھائی آپ کو مرگی ہے ہی نہیں آپ کو فوڈ پوائزننگ ہوئی تھی۔ فوڈ پوائزننگ کا سن کر وہ ہونقوں کی طرح میرا منہ دیکھنے لگا۔ میں نے اسے سمجھایا کھانے میں بے احتیاطی سے کھانا زہر بن جاتا ہے۔ اس پر اس نے ایک دم سے کہا ہاں اس دن پہلے میں نے ڈھیر سارے کچے شلجم کھائے تھے پھر مکئی کے بھٹے اور گھر آ کر کچا دودھ پیا تھا۔ میں نے کہا شاباش۔ اس نے پوچھا لیکن میری مرگی کیسے ٹھیک ہوگی؟

تجزیہ:

اس سے سر کھپانا فضول تھا۔ سو میں نے اس کے لئے لیکنس وامیکا 1M کی چار خوراکیں بنوائیں اور اسے ڈھیر ساری سادہ گولیاں دے دیں اور کہا کہ اپی وال چھوڑ دو۔ اب دورہ نہیں پڑے گا۔

نتیجہ:

گو وہ بہت ڈرا ہوا تھا۔ لیکن اس نے اپی وال ایک دم سے چھوڑنے کا خطرہ مول لے لیا۔ اور بڑے خشوع وخضوع کے ساتھ سادہ گولیاں کھاتا رہا۔ مزید دوا لینے آیا تو میں نے نہیں دی۔ اب بھی کبھی کبھار مریض لاتا ہے اور تعریف کرتا ہے کہ ایک دفعہ دوا دی اور پندرہ سال ہو گئے۔ مرگی کا دورہ دوبارہ نہیں پڑا۔ ''بہت کمال کے'' ڈاکٹر ہیں یہ۔ اور یہ ''کمال'' کا ڈاکٹر شرمندہ ہونے کے سوا کیا کرسکتا ہے۔

کیس نمبر (38) :

اس مریض کے والد کا انتقال ہوا تو اسے پاکستان آنا پڑا۔ یہاں کسی نے میرا بتایا تو میرے پاس آ گیا۔ اسے چکر آتے تھے جو چلتے ہوئے بڑھ جاتے تھے۔ ہر قدم پر لگتا تھا کہ وہ گر جائے گا۔ یہ تکلیف دو برس سے تھی اس نے بتایا:

''میں اوکسفورڈ میں رہتا ہوں۔ ڈھائی سال پہلے کی بات ہے ہم لوگ جس کار میں جا رہے تھے اس کا ٹائر پنکچر ہو گیا میرے بیٹے نے ٹائر کھولنے کی کوشش کی مگر اس سے نہیں کھلا۔ میں نے غصے میں آ کر کہا تم لوگ ناکارہ ہو اور خود ٹائر کے نٹ کھولنے کیلئے زور آزمائی شروع کر دی۔ نٹ نہیں کھل رہا تھا۔ سو میں نے غصے میں بہت زور لگایا۔ نٹ کھل گیا مگر ساتھ ہی میرے سر میں شدید درد ہوا۔ گھبراہٹ ہوئی۔ شدید ترین سردی کے باوجود پسینہ آنے لگا پھر پیشاب کی حاجت ہوئی میں سڑک سے ذرا ہٹ کے پیشاب کرنے بیٹھا۔ بس مجھے اتنا ہی یاد ہے پھر مجھے ہوش آیا تو میں ہسپتال میں تھا۔ ہوش آنے پر سارے عملے نے مجھے مبارکباد دی اور بتایا کہ میں چھ ماہ بے ہوش رہا ہوں۔

بے ہوشی میں ہسپتال لانے پر سی ٹی اسکین کیا گیا اور تشخیص یہ ہوئی کہ میرے دماغ کی نس پھٹ گئی تھی۔ وہاں ڈاکٹرز بہت اچھے ہیں انہوں نے کہا کہ اس مریض کی صرف نگرانی ہوگی اور اسے خون پتلا کرنے کی دوا دینی ہے کہ دماغ میں جمنے والا خون کا لوتھڑا تحلیل ہو سکے۔ اس کے علاوہ کسی اور چیز کی ضرورت نہیں ہے۔ چھ ماہ بعد ہوش آ گیا۔ ایک ہفتے بعد انہوں نے ہسپتال سے گھر بھیج دیا۔ لیکن تب سے مسلسل چکر آتے ہیں اور چلنا پھرنا محال ہے۔

میں نے ہسپتال جا کر دوبارہ دکھایا تو ڈاکٹر نے سمجھایا کہ خدا کا شکر ادا کرو تم تو مر چکے تھے۔ تمہیں اللہ نے نئی زندگی دی ہے چکروں کا کیا ہے وہ ٹھیک ہو جائیں گے۔ تم زندہ ہو کیا یہ کم ہے۔ میں نے پوچھا۔ چکر کتنے عرصے میں ختم ہو جائیں گے۔ اس نے کہا۔ ہو سکتا ہے کبھی بھی ختم نہ ہوں

اور ہوسکتا ہے ایک ہفتے میں ختم ہو جائیں۔ بہر حال اس تکلیف کے ساتھ جینا سیکھو اور جان بچنے پر خدا کا شکر ادا کرو۔

تجزیہ :

یہاں علامت "چلتے ہوئے اضافہ" بنتی ہے۔ مگر اس کی بنیاد پر دوا دینے سے مریض کے ٹھیک ہونے کا امکان بہت کم ہے۔ برین ہیمرج کے بعد چکر۔ اسے سر میں چوٹ کے مترادف قرار دیا جاسکتا ہے۔ ڈاکٹر نے بھی سبب خون کی نالی میں پھنسے ہوئے لوتھڑے کو قرار دیا ہے۔ اس بنیاد پر اسے آرنیکا ایک ہزار کی چار خوراکیں دی گئیں۔ پندرہ دن تک کوئی اضافہ یا افاقہ نہیں ہوا۔ مریض کو واپس انگلینڈ بھی جانا تھا۔ اس علامت کے آگے چار اور ادویات لکھی ہوئی تھیں۔ نیٹرم سلف۔ اوپیم۔ سسٹس کیناڈنس اور روٹا لیکن میں نے اسے پچوٹری دینے کا فیصلہ کیا۔ پچوٹری دینے سے خون کی نالیوں سے لوتھڑے نکل جاتے ہیں۔ اسے پچوٹری 30 میں دی گئی۔ ایک خوراک روزانہ صبح۔

نتیجہ :

پندرہ دن میں چکر مکمل طور پر ختم ہو گئے۔ مریض دوا مزید کھانا چاہتا تھا۔ مگر میں نے منع کر دیا۔

کیس نمبر (39) :

اس بچے کو بے ہوشی کے عالم میں لایا گیا۔ اس کی والدہ بھی ساتھ تھی۔ اور زور زور سے رو رہی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ اسے مرگی ہے اور اسی طرح دورے پڑتے رہتے ہیں۔ بچہ بے ہوش ہے اور والدین پریشان۔ سوال و جواب کر کے انہیں غصہ دلانے کے سوا اور کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ میں نے بچے کے نچلے ہونٹ کے نیچے ایکونائٹ 30 کا ایک قطرہ ٹپکا دیا۔ اسے ایک دم سے ہوش آ گیا۔ لیکن صرف ایک منٹ کے بعد اسے دوبارہ دورہ پڑ گیا۔ لیکن اس دورے نے سارا مسئلہ

ہی حل کر دیا۔ دورے پڑتے ہوئے وہ کمان کی طرح پیچھے کو اکڑ گیا تھا۔ اب تو کچھ پوچھنے کی ضرورت نہیں تھی۔ میں نے سائی۔ کیوٹا200 کی ایک خوراک منہ میں ڈال دی لیکن اسی طرح نچلے ہونٹ کے اندر صرف ایک قطرہ تیسری خوراک کے بعد بچے کو مکمل ہوش آ گیا اور اس نے اُٹھ کر چلنا پھرنا شروع کر دیا۔ میں نے اس سے پوچھا کیا کھاؤ گے؟ اس نے کہا میں جوس پیئوں گا میں نے اس کے ماموں کو کہا۔ جاؤ اسے ساتھ لے جا کر جوس پلا دو۔

بچے کی ماں نے کہا۔ اِسے پھر دورہ پڑ جائے گا۔ میں نے کہا۔ اب نہیں پڑے گا۔ بچے نے جوس پیا اور اسے سائی۔ کیوٹا200 کی چار خوراکیں اور میٹھی گولیاں دے کر بھیج دیا۔

نتیجہ :

یہ لوگ چھ ماہ تک دوا کھلاتے رہے۔ مدافعتی دوا کے طور پر اسے ٹیوبرکولینم دی گئی مگر زیادہ عرصہ سادہ گولیاں ہی چلتی رہیں۔ اس کے بعد علاج ختم کر دیا۔ علاج کے دوران اور اس کے بعد اسے یہ تکلیف دوبارہ نہیں ہوئی۔

کیس نمبر (40) :

میں اپنے کلینک پر بیٹھا فون پر بات کر رہا تھا۔ اچانک شور ہوا اور ایک صاحب بچی کو اُٹھائے میرے کمرے میں گھس آئے۔ میں نے فون سننے کی اجازت چاہی تو فون بند کرنے سے پہلے اُنہوں نے شور مچانا شروع کر دیا۔ جلدی کریں بچی مر رہی ہے۔ میں نے خدا حافظ کہے بغیر فون بند کیا اور بچی کو دیکھا بچی بے ہوش تھی۔ اس کی دھڑکن ایک منٹ میں 130 تھی۔ نبض بہت تیز مگر گننے سے پہلے جس شخص نے بچی اُٹھائی ہوئی تھی شور مچایا جلدی کریں پہلے اسے ہوش میں لائیں۔ ہمیں ڈاکٹر نے کہا ہے اِسے دل کا دورہ پڑ گیا ہے۔ میں نے اس کے منہ میں نچلے ہونٹ کے اندر ایکونائٹ 30 کا ایک ایک قطرہ ہر منٹ کے بعد ڈالا۔ تیسری خوراک کے بعد بچی نے

رونا شروع کر دیا اور اُٹھ کر بیٹھ گئی۔ اتنے میں میرا پورا کمرہ اس بچی کے رشتہ داروں سے بھر گیا۔ بچی کی ماں زور زور سے رو رہی تھی۔ اور باقی خواتین و حضرات اس کی تان میں تان ملا رہے تھے۔ مجبوراً میں نے سب کو کمرے سے نکال دیا اور اس کی والدہ سے کہا' بچی ہوش میں آ گئی ہے۔ اسے کاؤچ سے اُٹھا لیں۔ اور شور نہ کریں۔ بچی کو کچھ نہیں ہوا۔ یہ اب بالکل ٹھیک ہے۔ میں نے بچی کے والد سے پوچھا۔ اِسے کیا ہوا تھا اور کیسے ہوا تھا؟ اس نے بتایا ''اس کی بچی کا دل کمزور ہے اسے اگر کوئی ڈانٹ دے تو اسے ایسا دورہ پڑ جاتا ہے یہ ایک دم سے پیچھے کی طرف گر جاتی ہے۔ بے ہوش ہو جاتی ہے۔ اور سانس روک لیتی ہے۔ میں نے پوچھا۔ ایسا پہلے کتنی دفعہ ہوا ہے۔ تو انہوں نے کہا۔ بہت دفعہ۔ میں نے پورے اعتماد سے کہا کہ بس یہ آخری دفعہ ہے۔ آئندہ نہیں ہوگا۔

تجزیہ:

ڈانٹنے سے دورہ پڑ جائے۔ کروکس سٹائیوا۔ اگنیشیا۔ ٹیوبرکولینم اور پتہ نہیں کیا اور اگر ہم اس علامت کو یوں دیکھیں کہ غصے میں بچہ گر جائے۔ بے ہوش ہو جائے اور سانس روک لے تو دوا صرف ایک بنتی ہے۔ کیوپرم میٹ۔

کیوپرم میٹ سے ایسے بہت سے مریض چونکہ ٹھیک کر چکا ہوں' سوائے ٹھیک کرنے کے دعوٰی میں حق بجانب تھا۔ اسے کیوپرم میٹ 200 میں دی گئی۔

نتیجہ:

اس بچی کو یہ تکلیف دوبارہ نہیں ہوئی۔ تین ماہ مسلسل نگرانی کے بعد اسے مزید علاج سے منع کر دیا۔

کیس نمبر (41) :

میری یہ عادت ہے کہ علامات پوچھنے سے پہلے مریض کا نام' پتہ' عمر اور دیگر علامات لیتا ہوں۔اس مریض کا نام پوچھا تو اور کچھ پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں پڑی۔اسے پاؤں پر چنبل تھی یہ تکلیف اسے دس سال کی عمر سے تھی۔اس وقت اس کی عمر 22 سال تھی۔وہ ایک ٹیکنیکل کالج کا طالب علم تھا۔چنبل کیلئے اس نے ایلوپیتھک' ہومیوپیتھک اور پتہ نہیں کیا کیا علاج کروایا تھا۔مگر یہ تکلیف گو بہت آہستہ آہستہ مگر مسلسل بڑھتی ہی رہی۔

دیکھنے میں مریض آرسینک البم کی طرح بہت صاف ستھرا اور جسامت کے لحاظ سے فاسفورس کی طرح نازک تھا۔خاندان میں ذیابیطس اور دمے کی تکالیف موجود تھیں۔چنبل کو کسی چیز سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔سردی گرمی' کھانا پینا یا کوئی اور چیز چنبل پر اثر انداز نہیں ہوتی تھی۔ میں نے یہ سب معلومات اس لئے اکٹھی کیں کہ اگر دوا نے کام نہ کیا تو اس معلومات کی بنیاد پر دوا نکالنے کی کوشش کروں گا۔فی الحال تو اسے میں وہ دوا دینا چاہتا تھا جو اس کے نام بتاتے ہی میں نے طے کر لی تھی۔میں نے اس سے پوچھا۔آپ کا نام کیا ہے اس نے کہا ملک فلاں خاں۔میں نے غور سے اسے دیکھا مگر اسے اپنے نام اور نام بتانے کے لہجے پر کوئی الجھاؤ نہیں تھا۔

تجزیہ :

مریض نے جس فخر سے اپنا نام بتایا تھا اس سے میں نے اسے پلاٹینا دینے کا فیصلہ کر لیا تھا۔اس کے بعد کی معلومات اور بات چیت کے دوران کوئی ایسا اشارہ نہیں ملا۔مگر میں نے اسے پلاٹینا دینے کا فیصلہ کر لیا اور پلاٹینا سی۔ایم کی چار خوراکیں اسے کھانے کیلئے دے دیں۔

نتیجہ :

پلاٹینا کھا کر یہ کوئی دو ماہ کے بعد واپس آیا۔پلاٹینا کھاتے ہی اس کے چنبل سے اخراج

شروع ہوگیا۔ یہ پہلی دفعہ ہوا تھا۔ اس نے چند دن انتظار کیا مگر پھر ایک اور ہومیو پیتھ کے پاس چلا گیا اس نے آؤ دیکھا نہ تاؤ اسے ایک دوا لگانے کیلئے دے دی۔ اس سے اخراج پر فرق نہیں پڑا تو اس نے اِسے کھانے کیلئے سلیشیا دے دی اس سے بھی کوئی فرق نہیں پڑا تو یہ حضرت ایک اسکن اسپیشلسٹ کے پاس چلے گئے جس نے ایک اسٹیرائیڈ لگانے کا مشورہ دیا اس سے اخراج دب گیا مگر یہ دوا جیسے ہی لگانی چھوڑی اِسے دوبارہ تکلیف ہوگئی اس دوران اسے کسی نے سمجھایا کہ تکلیف بڑھنا تمہارے حق میں اچھا تھا سو یہ واپس آ گئے۔ اور میں نے اِسے دوبارہ پلاٹینا دے دی۔ اور صبر کرنے کا مشورہ دیا۔ اس سے ایک دفعہ پھر شدت ہوئی لیکن پندرہ دن میں کمی ہونا شروع ہوگئی۔ اِس دوران اِسے کسی نے سمجھایا کہ تکلیف بڑھنا تمہارے حق میں اچھا ہے۔ سو یہ واپس آ گئے اور میں نے اِسے دوبارہ پلاٹینا دے دی۔ اور صبر کرنے کا مشورہ دیا۔ اس سے ایک دفعہ پھر شدت ہوئی لیکن پندرہ دن میں کمی ہونا شروع ہوگئی اور پھر آہستہ آہستہ یہ تکلیف مکمل ختم ہوگئی۔

کیس نمبر (42) :

اس بچی کو مرگی کے دورے پڑتے تھے اور اس کا باپ ہومیو پیتھ تھا۔ سائی کیوٹا۔ ڈائی سکوریا۔ کیوپرم۔ بیسی لینم۔ ابسنتھیم اور پتہ نہیں کیا کیا دی جا چکی تھیں۔ بچی کی عمر گیارہ برس تھی۔ علامات میں سوائے مرگی کے دورے کے اور کوئی خاص بات نہیں تھی۔ مرگی کے دورے کی وجہ وقت اور کیفیت کے بارے میں بھی انہوں نے کچھ نہیں بتایا۔ بلکہ بتا ہی نہیں پائے ہاں اسے سر درد ہوتا تھا۔ جو گرمی میں بڑھتا تھا۔ بہت کریدنے پر پتہ چلا کہ اسے بچپن میں سر میں شدید چوٹ لگی تھی۔

تجزیہ :

اب صرف ان علامات پر دوا دینا تھی۔ مرگی، سر درد، جو گرمی سے بڑھے اور سر میں چوٹ سر

میں چوٹ کیلئے عموماً آرنیکا اور نیٹرم سلف کی سفارش کی جاتی ہے۔ بعض لوگ اوپیم کا مشورہ بھی دیتے ہیں۔ لیکن سر میں چوٹ کی وجہ سے مرگی میں ملی لوٹس سب سے اچھی دوا ہے اور یہ دوا مندرجہ بالا دونوں علامات کا بھی احاطہ کرتی ہے۔ سر درد اور سر درد کا گرمی میں بڑھنا باتوں باتوں میں اُنہوں نے کہا کہ اِسے نکسیر بھی آتی ہے۔ اس بات نے تو گویا مہر ثبت کر دی۔ اِسے ملی لوٹس 200 میں دے دی گئی۔

نتیجہ :

پہلی خوراک سے بچی کو افاقہ ہوا اور مرگی کے دوروں کی شدت کم ہونے لگی۔ اس دوا کو اسی طاقت میں تین دفعہ دہرانا پڑا اور بچی مکمل طور پر صحت یاب ہو گئی۔

کیس نمبر (43) :

سولہ برس کی اس بچی کو پتہ ہی نہیں تھا کہ اسے چھوٹی مرگی ہے اس نے صرف سر درد کی شکایت کی اور کبھی کبھی غائب الدماغی کی۔ غائب الدماغی کی وضاحت میں اس نے بتایا کہ لکھتے ہوئے سطریں غائب ہو جاتی ہیں اور تحریر میں ربط برقرار نہیں رہتا۔ اس کا امتحان لینے کی خاطر میں نے تابڑ توڑ سوال کیے تو پتہ چلا کہ اس کا دماغ وقفے وقفے سے ماؤف ہو جاتا ہے، بلکہ بتی چلی جاتی ہے۔ ٹی وی ڈرامہ دیکھتے ہوئے یا فلم میں بعض اوقات پتا نہیں چلتا ہے کہ درمیان میں کیا ہوتا رہا ہے اس بچی کی خالہ چھاتی کے سرطان سے فوت ہوئی تھی اور والدہ کو دمہ ہے۔ اور والد ذیابیطس کے مریض ہیں۔ بھائی کے ٹرائی گلیسرائیڈز بڑھے ہوئے ہیں۔

تجزیہ :

اِس بچی کو Petit Mall کی شکایت ہے۔ کلارک نے اس کی دوا Zinc Cyn لکھی ہے۔ اِسے اس دوا کی 30 کی ایک خوراک روزانہ کے حساب سے دی گئی۔ اور پندرہ دن کے

بعد دوا بند کروا دی گئی۔

نتیجہ :

اس دوا سے اِسے ایک سال کا افاقہ رہا۔ اور سال کے بعد تکلیف اُسی شدت سے ہوگئی۔ اب میازم پر توجہ دی گئی اور اسے پہلے دن سی۔ ایم میں کارسی نوسن کی چار خوراکیں دی گئیں۔ اور اگلے دن سے Zinc Cyn کی ایک خوراک روزانہ پندرہ دن کے بعد اسے سادہ تین گولیاں پندرہ دن کیلئے دی گئیں۔ دو سال سے اس نے دوبارہ رابطہ نہیں کیا۔

کیس نمبر (44) :

ان خاتون مریضہ کو کیمیائی مادوں سے حساسیت کی شکایت تھی۔ خاتون کے شوہر مجھ سے جوڑوں کے درد کا علاج کروا کے صحت یاب ہو چکے تھے۔ جبکہ ان کی دو بچیوں کو دمہ تھا اور وہ بھی الحمد للہ میرے علاج سے ٹھیک ہو چکی تھیں۔ چنانچہ خاتون مجھ پر بہت اعتماد کرتی تھیں۔

کیمیائی مادوں سے حساسیت کیلئے میں نے ان کو میازم کی بنیاد پر کارسی نوسن دی۔ مگر اس نے کوئی کام نہیں کیا۔ جبکہ یہ اس دوا کی علامت بھی ہے۔ جب نکس وامیکا اور فاسفورس بھی ناکام ہوئیں تو مجھے سخت دھچکا لگا۔

اپنے علاج کے دوران انہوں نے دو لڑکیوں کو میرے پاس بھیجا وہ ماہواری کی خرابیوں کا شکار تھیں۔ دونوں لڑکیاں علاج سے تندرست ہوگئیں۔ ایک تیسری خاتون کی علامات انہوں نے خود مجھے بتائیں اور کہا دوا دے دیں میں خود اسے پہنچا دوں گی۔

ان علامات میں بہت سی ایسی باتیں بھی تھیں جو کوئی بھی دوسرے فرد کو بتانا پسند نہیں کرتا۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ ان خاتون نے آپ کو یہ سب کیسے بتا دیا۔ تو وہ بولیں۔

''آپ کو پتہ نہیں میں چیز کیا ہوں۔ ایک بات شروع کرتی ہوں اور جب سامنے والا بولنا شروع

کرتا ہے تو میں صرف ہوں ہاں سے کام چلا کر باتوں باتوں میں سب کچھ اگلوا لیتی ہوں۔ لیکن مجال ہے کہ کبھی اپنے بارے میں کسی کو کچھ بتایا ہو۔ ویسے میرے سامنے کسی کی نہیں چل سکتی"۔

تجزیہ :

اور یوں میں نے ان کو کیمیاوی حساسیت کے لئے پلاٹینا CM میں دے دی۔

نتیجہ :

ایک ماہ بعد محترمہ نے بتایا کہ اب ان کی کیمیاوی چیزوں سے حساسیت ختم ہو گئی ہے کمر میں درد ہو جاتا تھا وہ بھی جاتا رہا اور تو اور بہت پرانا لیکوریا بھی ختم ہو گیا ہے۔ ایک سال بعد انہوں نے دمہ کی شکایت کی۔ جسے پلاٹینا کی ایک خوراک نے ختم کر دیا۔

کیس نمبر (45) :

اس بچی کی عمر تین سال تھی۔ اس نے چلنا' بولنا حتیٰ کہ اُٹھ کر بیٹھنا بھی شروع نہیں کیا تھا۔ اِسے دیکھتے ہی میں نے پوچھا اسے اپی وال (فینو بار بی ٹون) کھلائی جا رہی ہے۔ بچی کے والد نے بتایا کہ اِسے فینو بار بی ٹون کھلا رہے ہیں۔ "کیوں؟"

اس لئے کہ اسے ڈیڑھ برس پہلے بخار کے دوران جھٹکے لگے تھے اسی کیفیت میں ہم اِسے ایک چائلڈ اسپیشلسٹ کے پاس لے گئے اس نے بخار کی دوا دے دی۔ دو دن داخل رکھا اور اس کے بعد مشورہ دیا کہ اِسے مسلسل دو سال تک فینو بار بی ٹون کھلائیں۔ اس کے بعد سے یہ بچی سست اور کند ذہن ہو گئی ہے۔

تجزیہ :

میں نے انہیں بتایا کہ سستی اور کمزوری' کند ذہنی اور حمق جو اس کے چہرے سے عیاں ہے وہ

اس بخار یا جھٹکوں کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ صرف اور صرف باربی ٹون کی وجہ سے ہے۔ اسے فوری طور پر بند کر دیں اور اس بچی کو یہ دوائیں دیں۔ اوپیم سی۔ ایم کی ایک خوراک اور نیٹرم میور 200 کی چار خوراکیں۔ اوپیم ایلوپیتھک ادویات کے اثرات بد کو ختم کر دیتی ہے اور نیٹرم میور ایسے بچوں کی دوا ہے جو چلنا بولنا اور سیکھنا۔ تینوں معاملات میں سُست ہوتے ہیں۔

نتیجہ :

دوا دینے کے بعد بہت عرصہ تک میرا ان سے رابطہ نہیں ہوا۔ دوبارہ کوئی دو سال کے بعد ملا تو انہوں نے بتایا کہ بچی کو نیٹرم میر چار دفعہ دی تھی۔ یعنی ہر ماہ چار خوراکیں اور چوتھے ماہ میں بچی نے اُٹھ کر چلنا شروع کر دیا تھا اور اب وہ سکول جاتی ہے۔

کیس نمبر (46) :

ایک صاحب جو سعودیہ میں رہتے ہیں۔ اپنے بھائی سے ملنے پاکستان آئے۔ تو ہم سے بھی ملے۔ تب انہوں نے بتایا کہ ستائیس سال قبل ان کے دماغ کی جھلیوں میں سوزش ہو گئی تھی۔ علاج سے صحت تو ملی مگر ادھوری۔ کیونکہ اس کے بعد سے مسلسل جھٹکے لگتے ہیں۔

جھٹکوں یا مرگی نما دردوں سے بچنے کیلئے انہیں مسلسل فینوباربی ٹون کھانی پڑتی ہے۔ اگر کبھی فینوباربی ٹون کا ناغہ ہو جائے تو ان پر دیوانگی طاری ہو جاتی ہے۔ جس کے دوران ان کے حافظے سے ستائیس برس کی تمام باتیں محو ہو جاتی ہیں اور سعودیہ میں ہوتے ہوئے وہ ذہنی طور پر اپنے آبائی شہر پہنچ جاتے ہیں۔ پنجابی میں لوگوں سے اپنے محلے کا پتہ پوچھتے پھرتے ہیں۔

اس دوران جو شخص بچہ یا عورت نظر آئے اس سے لپٹ جاتے ہیں۔ اور اسے چومنے لگتے ہیں۔

تجزیہ :

یہاں صورتحال خاصی پیچیدہ معلوم ہوتی ہے کہ دوا کا انتخاب ان کی کس علامت پر کیا

جائے۔ یعنی دماغ کی جھلیوں کی سوزش پر جھٹکے لگنے پر یا فینو بار بی ٹون کے اثرات پر آیا کارسی نوسن دیں یا اوپیم۔ لیکن فینو بار بی ٹون یکلخت بند نہیں کی جا سکتی تو پھر اوپیم تو دوا نہیں بنتی۔ جھٹکے صرف دوا کے ناغے پر لگتے ہیں۔ دماغ کی جھلیوں کی سوزش ستائیس سال قبل کی تکلیف ہے وقت اور دواؤں نے اس پر نہ جانے کتنی تہیں اور چڑھادی ہوں گی۔ تو پھر ان کو لوگوں کو لپٹ جانے اور چومنے کی علامت پر اسٹرامونیم 1M کی چار خوراکیں کھلائی گئیں۔

نتیجہ:

اسٹرامونیم نے شاندار کام کیا بہت ہی شاندار۔ مریض نے بتایا کہ اس کا دماغ روشن ہو گیا ہے اور اب اس نے فینو بار بی ٹون کی مقدار کم کرنا شروع کر دی ہے۔ اس کے باوجود اسے دورہ نہیں پڑا رفتہ رفتہ انہوں نے اسے مکمل چھوڑ دیا مگر دورہ نہیں پڑا۔ لیکن اسی دوران سعودیہ واپس جانے کی وجہ سے علاج جاری نہیں رہ سکا۔ وہاں جا کر اس نے دوبارہ فینو بار بی ٹون کھانی شروع کر دی۔

کیس نمبر (47) :

ایک مریضہ جو ''ذرا عمر رفتہ کو آواز دینا'' کا عملی نمونہ تھیں سینے میں درد کی شکایت لے کر آئیں۔ پوچھا کہ درد کہاں ہوتا ہے تو انہوں نے چادر ہٹادی۔ پورا سینہ درد سمیت نظر آنے لگا۔ گزارش کی کہ اس بے باکی کی ضرورت نہیں ہے۔ چادر کے اوپر سے اپنا ہاتھ رکھ کر بتائیں۔ اس نے عین دل کے مقام پر ہاتھ رکھ دیا۔ بلڈ پریشر بالکل نارمل تھا۔ پوچھا درد کس وقت زیادہ ہوتا ہے۔ جواب دیا پریشانی کے وقت۔ پھر پوچھا۔ کیا پریشانی ہے؟ جواب ملا۔ کوئی ایک ہو تو بتاؤں میں نے کہا سب بتایئے۔

میرا بیٹا چھوٹا سا تھا تو میرے میاں کا انتقال ہو گیا۔ اس کے بعد میں نے اسے پالا پوسا‘

پڑھایا لکھایا اور جوان ہونے پر اس کی شادی کروادی۔ میں نے اپنا فرض پورا کر دیا لیکن اب وہ چاہتا ہے کہ میں اس کے بچے بھی پالوں۔ بھلا یہ کوئی انصاف ہے۔ میں اس کے لئے راضی نہ ہوئی تو اس نے مجھے گھر سے نکال دیا ہے۔ زمین گھر اور دوسری جائیداد پر قبضہ کر لیا ہے۔ ہے ناں ظلم۔ جائیداد میں سے مجھے حصہ دینا تو درکنار وہ خرچہ تک دینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ بس اپنی بیوی پر لگائے جا رہا ہے۔ بہت خبیث ہے میں نے عرض کیا۔ جائیداد اصولاً اسی کی ہے۔ آپ کا 1/8 حصہ بنتا ہے عدالت جائیں اور اپنا حصہ لے لیں۔ یہ تو وکیل کا کیس ہے میرے پاس کیوں آ گئی ہیں۔

بولیں۔ ہاں سوچ رہی ہوں اس سے اپنا حصہ لے لوں۔ مگر آج کل مصروفیت ہے اس لئے ڈھیل دی ہوئی ہے۔ دریافت کیا۔ آپ کی کیا مصروفیت ہے؟ تو بولیں۔ میں شادی کر رہی ہوں۔ جھگڑا اسی بات پر شروع ہوا تھا۔ بیٹے کا خیال ہے کہ میرے شادی کرنے سے اس کی بے عزتی ہو گی۔ اب ہوتی ہے تو ہوا کرے بس میرا حصہ دے دے تا کہ میں شادی کر لوں۔ ساری زندگی تو میں نے اس پر لٹا دی۔ مگر اب کیوں بیٹھی رہوں۔

تجزیہ :

اس خاتون کی زبان اس کے بعد بھی چلتی رہی مگر میرے دماغ نے کام کرنا چھوڑ دیا۔ ایک عورت جو پچاس کے پیٹے میں ہے۔ بیوہ ہے۔ دلہن کی طرح بنی سنوری ہوئی ہے۔ خواہش (اسٹرامونیم) لگاتار بولنا۔ الزام لگانا۔ شکی۔ (لیکسس)۔ بیواؤں میں جنسی خواہش کا بڑھ جانا۔ (ایپس میل)۔

ان تینوں دواؤں میں سے میں نے پہلے ایپس میل کا انتخاب کیا اور 200 طاقت میں چار خوراکیں انہیں دیدیں۔

نتیجہ :

پندرہ دن بعد آئیں تو کم وبیش وہ صورتحال جوں کی توں تھی' تو پھر شوہر کے انتقال کے بعد جنسی عمل کی محرومی کے باعث اس خواہش کا بڑھنا۔ بنیاد بنا کر کونیم 200 کی چار خوراکیں دی گئیں۔

کو نیم کے پندرہ دن بعد خاتون نے کہا میں سوچ رہی ہوں اپنے بیٹے سے صلح کرلوں۔ اب اس عمر میں کہاں شادی کروں۔ ابھی ایک دو دن کی دوا باقی ہے پھر آ کر دوا لے جاؤں گی۔ لیکن اس کے بعد تشریف نہ لائیں البتہ اپنے شوخ و شنگ حلیے سمیت کہیں نہ کہیں نظر آ جاتی ہیں۔

کیس نمبر (48) :

میرے ایک دوست بہت گھبرائے ہوئے بولے' تین دن پہلے بیٹا پیدا ہوا ہے۔ آج صبح سے اسے جھٹکے لگنے شروع ہو گئے ہیں۔ شہر کے مشہور ماہر امراض اطفال کو دکھایا تو اس نے کہا ''اسے تشنج ہے۔ اسے فوراً کسی بڑے ہسپتال میں لے جاؤ''۔ میں نے پوچھا۔ دورے کس طرح کے ہیں اور کتنی دیر کے بعد پڑتے ہیں اور دورے کا دورانیہ کتنا ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا۔ مجھے کچھ معلوم نہیں آپ خود چل کر اسے دیکھ لیں۔ میں نے گھر جا کر بچے کو دیکھا تو انگڑائیاں لے رہا تھا۔ میں اسے کافی دیر دیکھتا رہا۔ تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد بچہ ایسے اکڑتا تھا۔ جیسے انگڑائی لے رہا ہو اور کوئی علامت نظر آئی نہ ماں باپ نے بتائی۔ ان کے تو ہاتھ پاؤں پھولے ہوئے تھے۔ مجھے کیا بتاتے۔

تجزیہ :

بچے کی عمر تین دن ہے اور اسے جھٹکے' آج شروع ہوئے ہیں اس حقیقت کے پیش نظر تشنج کا امکان کافی کم ہو جاتا ہے۔ بخار بھی نہیں ہے۔ جھٹکے' اکڑاؤ یا انگڑائی نما ہیں۔
سائی کیوٹا کے سوا کیا دوا ہو سکتی ہے۔ سائی کیوٹا 30 میں ہر تین گھنٹے کے بعد ایک قطرہ پانی میں ملا کر دینے کا مشورہ دیا۔

نتیجہ :

شام تک جھٹکے مکمل طور پر ختم ہو گئے۔ میں نے دوا بند کرنے کا کہہ دیا مگر وہ ڈر کے مارے

پھر بھی ایک ہفتے تک ایک خوراک روزانہ دیتے رہے یہ بچہ آج کل سکول جاتا ہے اور خوش باش ہے۔

کیس نمبر (49) :

اس لڑکی کی عمر بیس سال تھی ۔ اسے ماہواری میں بہت درد ہوتا تھا۔ ماہواری بھی بہت زیادہ ہوتی تھی ۔ بہت پرانا شدید لیکوریا تھا۔ کمر درد' سارے جسم میں درد' زکام' ہلکا سا بخار' گاؤں میں رہتی تھی ۔ ایف ۔ اے کرلیا۔ بی ۔ اے کی تیاری ۔ تکالیف کوئی پانچ سال سے تھیں ۔ بہت باتونی' ٹھنڈ زیادہ لگتی ہے۔ اپنی تعریف خود کرتی اور رہی سہی کسر ماں پوری کر دیتی جو ہر جملے پر تعریفوں کے پل باندھتی بیٹی کے وارے صدقے جاتی اور پھر جملہ پورا کرتی تھی ۔

میں نے لڑکی سے دریافت کیا۔ آج کل آپ کی کیا مصروفیات ہیں تو بولی ۔ اسکول میں پڑھاتی ہوں ۔ اس کے بعد اسکول اور اس کے مالک کی تعریف شروع کر دی ۔ میرا دماغ لیکسس اور پلاٹینا کے درمیان لٹکا ہوا تھا۔ مشکل سے اسکول کے موضوع سے جان چھڑائی تو ان کی والدہ نے بتایا کہ یہ شاعری بھی کرتی ہے۔ پھر اپنی لڑکی پر زور دیا کہ ڈاکٹر صاحب کو اپنی شاعری سناؤ ۔ شرمانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ محترمہ نے خلائی شاعری شروع کر دی ۔ خلائی اس لئے کہ اس میں معنوی اور عروضی لحاظ سے کوئی وزن نہیں تھا۔ وہ نہایت فیاضی سے اپنی تازہ نظمیں پڑھ رہی تھی کہ اس دوران میرا مسئلہ حل ہو گیا۔ تنگ بندی کرنے والوں کی دوا......

لڑکی مزید بولی ۔ کہ سر میں درد رہتا ہے بلڈ پریشر کم ہو جاتا ہے۔ طبیعت گری گری رہتی ہے اور بھی بہت کچھ مگر میں اب سن نہیں رہا تھا بلکہ سوچ رہا تھا کہ پوٹینسی کونسی ٹھیک رہے گی۔

تجزیہ :

ان صاحبہ کا پورا مصاحبہ لکھا جائے تو دفتر کے دفتر درکار ہوں گے ۔ لیکن مجھے ایک جگہ رکنا تھا۔ سو تنگ بندی پر تنگ گیا۔ اور اگاریکس 10M کی چار خوراکیں اور پلاسیبو دے دی۔

نتیجہ :

پندرہ دن میں اگاری کس نے کام کر دکھایا اس کی تقریباً ساری علامات ختم ہو گئیں۔ ماہواری ان پندرہ دنوں میں آئی ہی نہیں تھی سو اس کا کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ کمر درد ختم۔ لیکوریا تقریباً ختم۔ پھر ڈھیر ساری سادہ گولیاں اور انتظار۔ اگلے ماہ اس نے سب تکالیف کے ٹھیک ہونے کی اطلاع دی۔ پھر اس کی شادی ہو گئی اور تخلیقی توانائی نے راستہ بدل لیا۔

کیس نمبر (50) :

بات پرانی ہے مگر میں بھول نہیں سکا۔ جون کا مہینہ تھا کوئی چار بجے شام ایک خاتون آئیں اور آتے ہی لیٹ گئیں۔ اوپر بھیگی ہوئی چادر لے لی۔ اس سے پہلے کہ میں کچھ پوچھتا۔ اُٹھ کر بیٹھ گئیں اور چند لمحوں بعد پھر لیٹ گئیں۔ جتنی دیر وہ کلینک میں رہیں' یہ مشق جاری رہی۔
سخت گھبراہٹ اور تکلیف کی شکایت کی مگر گھبراہٹ تو میں نے دیکھ ہی لی تھی۔ مگر تکلیف کی وضاحت کرنے سے وہ قاصر تھیں' کیا آپ کو درد ہوتا ہے؟ میں نے پوچھا تو بولیں۔ نہیں۔ پتہ نہیں مجھے کیا ہو رہا ہے؟

تجزیہ :

پتہ نہیں مجھے کیا ہو رہا ہے کی دوا کلیڈیم۔ بے چینی کی آرسینک اور ہائے ہائے کیلئے ایکونائیٹ۔ لیکن گیلی چادر کا کیا کیا جائے پھر اچانک مجھے استاد محترم ڈاکٹر ایاز احمد ایاز کا پرانا سبق یاد آیا کہ گرمی کے موسم میں پیاس اور گرمی لگنا کوئی علامت نہیں بلکہ نہ لگنا علامت ہے۔ سو آرسنک آئیوڈائیڈ کا خیال جھٹک کر میں نے محترمہ کو آرسنک البم 200 میں دے دی۔

نتیجہ :

دوسرے دن اسی وقت ایک خاتون تشریف لائیں اور آ کر مزے سے بیٹھ گئیں پوچھنے پر بولیں۔ میں کل آئی تھی اور پھر ساری تفصیل۔ سب کچھ ٹھیک ہو گیا ہے اس نے خوشی سے بتایا اور میں نے اللہ کا شکر ادا کرنے کے بعد استاد کا بھی شکریہ ادا کیا۔

کیس نمبر (51) :

میرے ایک دوست نے اپنے ماموں کے بارے میں تشویش کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ میرے 60 سالہ ماموں اچانک سٹھیا گئے ہیں۔ (جبکہ میرے خیال کے مطابق یہ اچانک نہیں تھا کیونکہ پورے ساٹھ سال لگے تھے) مسلسل تین دن اور تین راتوں سے بول رہے ہیں۔ سوتے بھی نہیں ہیں اور اصل پریشانی یہ ہے کہ ماموں تین دن کے بعد حج کے لئے روانہ ہونے والے ہیں۔ سمجھ میں نہیں آتا کیا' کیا جائے۔ میں نے ماموں کو دیکھنے کی خواہش ظاہر کی تو وہ ماموں کو لے آئے۔

ماموں تشریف لائے اور آتے ہی بولنا شروع کر دیا۔ دوست نے بتایا کہ راستے میں بھی بولتے آئے ہیں۔ ان کا موضوع گفتگو مذہب تھا۔ بڑے جوش میں مسلسل اللہ' نبی' فرشتوں' جنت اور جہنم کی باتیں کر رہے تھے۔

نتیجہ :

سلفر۔ لیکسس اور اسٹرامونیم۔ ان تینوں میں کیا دیا جائے؟ یہ سب سے مشکل سوال تھا۔ پھر وقت بھی نہیں ہے۔ بہت کوشش کی کہ کوئی سبب مل جائے مگر بیماری کا کوئی سبب بھی ہاتھ نہیں آیا۔ سردی' گرمی یا کمی بیشی کا صرف مریض بتا سکتا ہے اور مریض کا دماغ ہلا ہوا ہے۔ عموماً ذہنی مریضوں کی بتائی ہوئی علامات قابل اعتبار نہیں ہوتیں۔ اب کیا کیا جائے مریض گندا نہیں ہے۔

بیمار ہونے کے باوجود صاف ستھرا ہے۔ گو سلفر کی ایک قسم صاف ستھری ہوتی ہے۔ مگر اس کی باتیں فلسفیانہ بھی نہیں ہیں۔ سو سلفر کو چھوڑ دیتے ہیں۔ موضوع سخن تبدیل نہیں کر رہا ایک ہی موضوع اور وہ بھی مذہبی تو کہا جا سکتا ہے کہ سٹرامونیم کا رنگ زیادہ گہرا ہے اسٹرامونیم سی۔ ایم میں چار خوراکیں اور سادہ گولیاں۔

نتیجہ :

مریض کو نیند تو اسی رات آ گئی تین دن بعد وہ حج پر بھی چلا گیا اور واپس آ کر اس نے شکریہ بھی ادا کیا۔

کیس نمبر (52) :

اس مریضہ کی عمر پینتیس برس تھی اور علامات کا ایک جنگل تھا۔ ایسا جنگل جس میں راستہ بھائی نہیں دیتا تھا۔ پہلی دفعہ آنے پر اس نے یہ علامات تائیں۔
''تشویش۔ معدہ خراب۔ شدید نقاہت۔ منہ خشک۔ اسہال۔ پیشاب جلدی جلدی آنا۔ جھٹکے لگنا۔ پیش بینی اور خوف۔ دل بیٹھنا۔ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے۔ سینے پر دباؤ۔ بہت شدید کمزوری''۔

تجزیہ :

کمزوری' پسینہ' ہاتھ پاؤں ٹھنڈے' شدید تشویش'' کی بنیاد پر اسے ورا ٹرم البم دی گئی۔
مریضہ نے ایک دن بھی انتظار نہیں کیا اور اگلے دن آ کر شور مچایا کہ ''میری اصل تکلیف تو سوتی کیڑے ہیں۔ باقی سب کچھ چھوڑیں مجھے اصل تکلیف ہی یہ ہے۔ بس اس کا علاج کریں۔ یہ تکلیف بہت پرانی ہے۔ اس دن بتانا یاد نہیں رہا۔ بس اصل مسئلہ یہی ہے۔
چنانچہ انہیں سنا 200 میں دیدی۔

تین دن کے بعد انہوں نے پھر پہلی دفعہ والی علامات بتائیں اور کہا کہ کیڑوں کا مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ اب مجھے پہلے والی علامات کی دوا دیں۔ میں پیش بینی کے خوف سے بہت تنگ ہوں۔ بس ہر وقت دل بیٹھا رہتا ہے۔ فون کی گھنٹی بجے' دروازے کی گھنٹی بجے یا کوئی آواز آئے تو دل بیٹھ جاتا ہے۔

پیش بینی۔ خوف۔ دل بیٹھنا۔ تشویش کی بنیاد پر کارسی نوسن 1M دی گئی۔

دس دن خیریت سے گزر گئے۔ دس دن بعد اس نے شکایت کی کہ ہر دفعہ کھانا کھانے کے بعد دست آ جاتا ہے۔ بلڈ پریشر لو رہتا ہے' ہاتھ پاؤں ٹھنڈے رہتے ہیں۔ خوف بدستور موجود ہے۔

چنانچہ خوف۔ لو بلڈ پریشر اور ہاتھ پاؤں ٹھنڈے کی بنیاد پر اسے کالی آرسنک 200 کی چار خوراکیں دے دی گئیں۔

دس دن بعد آئیں اور اس دفعہ انہوں نے جسم ٹھنڈا ہونے اور ٹھنڈے پسینہ آنے کی شکایت کی۔

جسم ٹھنڈا۔ ٹھنڈے پسینے۔ کاربو ویج 200 چار خوراکیں دے دی گئیں۔

اس دفعہ ایک ماہ خیریت سے گزار لیا۔ پھر انہوں نے آ کر دل بیٹھنے کی شکایت کی ان کا دل رکھنے کو اسٹونیا 30 کی چار خوراکیں دے دی گئیں۔ اس کے چھ ماہ بعد اُنہوں نے آ کر یہ علامات بتائیں۔

''ماہواری شروع ہوتے ہی بلڈ پریشر کم ہو جاتا ہے۔ ماہواری کے دوران تکالیف بہت زیادہ بڑھ جاتی ہیں۔ ماہواری سے ایک ہفتہ پہلے پیڑو میں درد ہوتا ہے جو ماہواری شروع ہونے پر ختم ہو جاتا ہے۔ لیکوریا نہیں ہے۔ پیاس زیادہ لگ رہی ہے۔ گھونٹ گھونٹ پانی پیتی ہوں۔ بائیں طرف گلا بھی خراب رہتا ہے۔ چلنے سے طبیعت خراب ہو جاتی ہے۔ مرغن اور مرچوں والا کھانا کھانے سے پیٹ خراب ہو جاتا ہے دل کی دھڑکن کم ہو جاتی ہے اور جسم میں جان نہیں رہتی۔ پسینے آتے ہیں۔ پیٹ خراب ہونے کے دوران بار بار تھوڑا تھوڑا پاخانہ آتا ہے۔ منہ بہت

خشک ہوتا ہے۔ پٹھوں میں درد رہتا ہے۔ دائیں کندھے میں اور پوری دائیں طرف درد ہے۔
نیند ٹھیک سے نہیں آتی۔ جھٹکوں کی وجہ سے سو نہیں سکتی۔ بہت زیادہ گھبراہٹ ہوتی ہے۔ بند کمرے اور اندھیرے والی جگہ سے خوف آتا ہے۔ باہر گلی میں جانا ممکن نہیں۔ ہر وقت رونا آتا ہے۔ سخت مایوسی اور نا اُمیدی ہے۔ صحت کے بارے میں شدید تشویش ہے۔ بلڈ پریشر لو رہتا ہے۔ نیند ٹھیک نہیں ہے۔ خواب نہیں آتے۔ بازوؤں میں درد ہے اور بازو سن ہو جاتے ہیں۔ لگتا ہے ہر چیز خواب ہے۔ متلی محسوس ہوتی ہے۔ منہ کا ذائقہ خراب ہے۔ ناف دھڑکتی ہے۔ دل گھبراتا ہے۔ دل کی دوا لینے سے معدہ بند ہو جاتا ہے۔ نیند بہت زیادہ آتی ہے۔ پیشاب کے بعد جلن ہوتی ہے۔ دماغ سن ہے۔ سر میں شدید درد ہے۔ سردی لگتی ہے۔ کپکپاہٹ ہوتی ہے۔ ماہواری ٹھیک ہے۔ ماہواری سے پہلے چھاتیوں میں درد ہوتا ہے۔ ٹانگوں میں کڑل (باؤنٹے) پڑتے ہیں۔

دانتوں اور مسوڑھوں میں شدید درد۔ بڑا گوشت' بادی چیزیں اور سرخ مرچ سے معدہ خراب ہو جاتا ہے۔ مایوسی' صحت سے نا امیدی صحت کے بارے میں تشویش۔

تجزیہ:

اتنی ساری علامات نے تو گھما ہی دیا۔ لیکن ان ساری علامات کے آخر میں مریضہ نے ایک بات کہی اور اس سے سارا مسئلہ حل ہوگا۔ انہوں نے بتایا کہ یہ ساری تکالیف ملٹی لوڈ رکھوانے سے ہوئی ہیں۔ اس کے بعد ساری مشکل آسان ہوگئی اور ان کو فولی کیونیم 200 میں دی گئی۔

نتیجہ:

دوا لینے کے بعد دن میں مریضہ کو ان ساری تکالیف سے نجات مل گئی اور اب تک راوی چین ہی چین لکھ رہا ہے۔

کیس نمبر (53) :

اس جوان کی کمر میں درد تھا' جس نے اس کا جینا حرام کر رکھا تھا۔ پہلے فوج میں تھا' کپتان بنا' پھر فوج چھوڑ کر سول سروس میں آ گیا۔ پھر لمبی چھٹی لی اور لاہور میں پراپرٹی کا کاروبار شروع کیا۔ برطانیہ میں رہنے والی لڑکی سے شادی ہوئی تو برطانیہ چلا گیا۔ اب کچھ عرصہ برطانیہ میں مگر زیادہ تر لاہور میں رہتا ہے۔

کمر کا درد پانچ برس پہلے شروع ہوا تھا۔ ایکسرے۔ ایم آر آئی اور دوسرے ٹیسٹوں میں کسی بیماری کا پتہ نہیں چلا۔ برطانیہ میں سارے ٹیسٹ دوبارہ ہوئے۔ ڈاکٹروں نے دافع درد دوائیں لکھ دیں' مگر مشورہ دیا کہ انہیں کم سے کم اور سخت ترین ضرورت کے بغیر نہ کھائیں"۔

فزیوتھراپی کے ماہر نے اسے ایک خاص انداز سے بیٹھنے کا طریقہ بتایا۔ مریض کا کہنا ہے کہ وہ کمر بالکل سیدھی رکھ کر بیٹھتا ہے۔ چلتے ہوئے اور سیڑھیاں اُترتے ہوئے بھی کمر کو بالکل سیدھا رکھتا ہے۔ مطلب یہ کہ اس جوڑ پر دباؤ نہیں آنے دیتا۔ اگر کمر کے متاثرہ حصے پر دباؤ پڑے تو اتنا شدید درد ہوتا ہے کہ وہ وہیں لیٹ جاتا ہے اور پھر اسے اُٹھا کر لے جانا پڑتا ہے۔ کرکٹ کا اچھا کھلاڑی تھا مگر کمر درد کی وجہ سے چھوڑ دی۔ کھانا پینا' بھوک' پیاس سب کچھ نارمل ہے۔ مریض مطمئن اور خوش باش ہے۔ خاندان میں کوئی خاص بیماری یا روگ نہیں ہے۔

تجزیہ :

یہاں دوا علامات یا مرض کے اندر نہیں ہے۔ دوا مریض کے طرز حیات میں پڑی ہے۔ فوج۔ سول سروس۔ پھر پراپرٹی کا کاروبار۔ مطلب تبدیلی' تبدیلی اور تبدیلی۔ گویا

"ایک چکر ہے میرے پاؤں میں زنجیر نہیں"۔

ایک سوال اور کیا؟ کیا تبدیلی پسند ہے؟

جواب ملا۔ ''برطانیہ میں ہر ماہ دو ماہ کے بعد رہائش بدل لیتا ہوں۔ رہائش بدلنا آسان نہیں ہے۔ کارڈز' فون نمبر اور پتہ نہیں کیا کیا کچھ بدلنا پڑتا ہے مگر میں جب موقع ملے گھر بدل لیتا ہوں''۔ اب دوا دینے میں کیا مشکل؟ سوائے ٹیوبرکولینم سی۔ ایم کی چار خوراکیں دے دی گئیں۔

نتیجہ :

ٹیوبرکولینم نے اسے اس مصیبت سے ہمیشہ کے لئے نجات دلا دی۔ لیکن ہماری شامت آ گئی' موصوف نے یہ کہہ کر مریض بھیجنا شروع کر دیئے کہ ڈاکٹر کے پاس ہر مرض کا علاج صرف چار خوراکوں میں موجود ہے۔

کیس نمبر (54) :

میرے اس دوست کی والدہ کا علاج فون پر ہو رہا تھا۔ انہیں ذیابیطس کا عارضہ لاحق تھا۔ اس کے لیے انہیں ڈائیونل دی جا رہی تھی۔

ایک دن اچانک انہیں تیز بخار کے ساتھ سر درد ہو گیا۔ ایلوپیتھک ڈاکٹر نے دوا دی۔ بخار اترا نہ سر درد ٹھیک ہوا بلکہ اُلٹا ہذیان ہو گیا۔ چیزیں نظر آنے لگیں اور انہوں نے شور مچانا شروع کر دیا۔ آ گئے آ گئے۔ کالے جن آ گئے۔ اگلے دن اس کیفیت کے ساتھ ساتھ جھٹکے بھی لگنے لگے۔

میڈیکل اسپیشلسٹ نے انہیں اینٹی بائیوٹک اور اسٹیرائیڈز پر ڈال دیا۔ اس علاج کو دو دن ہو گئے تھے مگر کوئی خاص بہتری نظر نہیں آ رہی تھی۔ اس مرحلے پر مجھ سے مشورہ مانگا گیا۔ میں نے فون پر یہ تمام کیفیت سنی اور چند سوالات کئے۔ اس وقت بخار کتنا ہے؟ مریضہ ہوش میں ہے یا ہذیان جاری ہے۔ اور کیا پہلے کبھی اس طرح کی کیفیت طاری ہوئی۔

بخار 104 تھا۔ ہذیان کم ہو گیا تھا لیکن پھر بھی کافی شدید تھا اس سے پہلے اس طرح کی کیفیت کبھی طاری نہیں ہوئی تھی۔ ہاں۔ کوئی بھی اچھی یا بری خبر سننے سے بے ہوشی اور جھٹکے لگنے

لگتے تھے۔

تجزیہ :

دوا کس بنیاد پر دی جائے۔ بخار۔ ذیابیطس۔ غنودگی۔ ہذیان۔ سر درد یا جھٹکے اور التباسات؟ بظاہر یہ سیدھا سادہ بیلاڈونا کا کیس ہے مگر آخری جملے نے صورتحال بدل دی ہے۔ مریضہ جذباتی سطح پر کمزور ہے کوئی اچھی یا بری خبر برداشت نہیں ہوتی۔ ایسڈ میور کا مریض جسمانی' ایسڈ پکرک کا مریض ذہنی اور ایسڈ فاس کا مریض جذباتی سطح پر کمزور ہوتا ہے۔ تو جوہر کے لحاظ سے اس مریضہ کی دوا ایسڈ فاس ہے۔ انہیں ایسڈ فاس 200 میں چار خوراکیں دے دی گئیں۔

نتیجہ :

اس دوا نے جادو کی طرح کام کیا اور اس کی تمام جادو مزمن علامات تیزی سے بہتر ہو گئیں۔ پندرہ دن کے اندر اندر انہیں مکمل شفا ہو گئی۔ اس کے بعد انہیں لمبے عرصے تک Rescue دی گئی مگر وہ بنیادی کمزوری ابھی تک موجود ہے اور انہیں ایسڈ فاس کی وقتاً فوقتاً ضرورت پڑتی رہتی ہے۔

کیس نمبر (55) :

ڈاکٹر ایاز احمد صبح سویرے میرے گھر تشریف لائے اور پوچھا کہ ناشتہ کر چکے ہو؟ میں نے کہا بالکل تیار ہوں۔ فرمایا۔ آج میرے ساتھ کلینک پر چلو۔ اپنے کلینک پر بعد میں جانا۔ راستے میں ایک مریضہ کو دیکھنا ہے۔

مریضہ کو اُلٹیاں آتی تھیں۔ بے تحاشہ۔ لگاتار۔ اُلٹیاں ہر وقت آتی تھیں جو مریضہ کو نڈھال کر دیتی تھیں۔ اُلٹیوں کی کوئی وجہ بھی سمجھ نہیں آ رہی تھی۔ ہر طرح کے ٹیسٹ ہو چکے تھے لیکن کوئی سبب معلوم نہیں ہو سکا تھا۔ ایلوپیتھک علاج سے تنگ آ کر انہوں نے ہومیوپیتھی کو آزمانے کا فیصلہ کیا اور استادِ محترم ڈاکٹر ایاز احمد سے حال بتا کر دو تین دن سے روزانہ دوا لے جاتے تھے مگر

نتیجہ وہی لگاتار اُلٹیاں۔

اُس روز یہ فیصلہ ہوا کہ مریضہ کو گھر جا کر دیکھا جائے۔ مریضہ اُلٹیوں سے نڈھال لیٹی ہوئی تھی۔ اُلٹی کا کوئی وقت نہیں تھا۔ کسی وقت بھی شروع ہو جاتی تھی اور کوئی کمی وبیشی بھی معلوم نہیں تھی۔ خوشبو یا بدبو کا بھی کوئی اثر نہیں ہوتا تھا۔ جو کھایا جاتا اس کی قے ہوتی تھی اور قے کا ذائقہ بھی کھائی ہوئی چیز کے ذائقے جیسا ہوتا تھا۔ ٹیوبر کولینم۔ برائی اونیا۔ آرسنک فاسفورس۔ بسمتھ اور ٹیبکم دی جا چکی تھی مگر اُلٹی تھی کہ رکنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔

اچانک ڈاکٹر صاحب نے پوچھ لیا۔ آپ کو حمل تو نہیں ہے؟ مریضہ خاموش رہی مگر اس کے میاں نے فوراً کہا۔ حمل کیسے ہو سکتا ہے میں نے تو اسے چھ ماہ سے ہاتھ بھی نہیں لگایا۔ مجھے جوڑوں کا درد ہے۔ ایک دفعہ اس کے پاس جاؤں تو سات دن بخار نہیں اُترتا۔

یہ سن کر ڈاکٹر صاحب نے میرا ہاتھ دبایا اور میرا ہاتھ پکڑ کر باہر آ گئے۔

تجزیہ :

یہاں بنیادی مسئلہ جنسی خواہش کا دبنا تھا۔ اس طرف دھیان ہی نہیں گیا اور جاتا بھی کیسے۔ شادی شدہ بال بچے دار میاں کے ساتھ رہنے والی خاتون کے بارے میں یہ خیال کیسے آ سکتا ہے اور کسے آ سکتا ہے۔ اسے کونیم 200 کی چار خوراکیں دے دی گئیں۔

نتیجہ :

کونیم سے اس کی اُلٹی ایک دن میں ختم ہو گئی اور اسے دوبارہ یہ تکلیف نہیں ہوئی۔

کیس نمبر (56) :

اس مریضہ کی عمر اکیس سال تھی۔ اسے گذشتہ چھ ماہ سے مرگی کی طرح کے دورے پڑ رہے تھے۔ دورے کی صورت میں ایک ڈاکٹر کو دکھایا جاتا وہ آتا اور ڈیکسامیتھازون یا ڈیکاڈران لگا کر

اسے ہوش میں لے آتا۔ لیکن اب دورے جلدی جلدی پڑنے لگے تھے۔ چھ ماہ پہلے یہ لڑکی بالکل ٹھیک تھی۔

بچپن سے اس کی صحت قابل رشک تھی۔ چھوٹی موٹی تکالیف کے علاوہ کوئی بڑا مسئلہ کبھی نہیں رہا۔ والدین میں بڑھاپے کے عوارض تو ضرور ہیں مگر کوئی روگ نہیں ہے۔

گھر کا ماحول' خوشگوار نہ سہی بہت ناخوشگوار بھی نہیں تھا۔ دو بھائی دونوں شادی شدہ' شادی کوئی سال بھر پہلے ہوئی تھی۔ بھابیاں۔ بس ٹھیک ہیں۔ ویسے بھی بھابی کو روایتی بھابی بننے میں کچھ وقت لگتا ہے۔

ماہواری ٹھیک ہے۔ لیکوریا بہت زیادہ۔ کمر درد۔ دورے سے پہلے جسم کانپتا ہے اور پھر بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے۔ دورے میں منہ نہیں بناتی۔ بھوک پیاس تقریباً ٹھیک۔ مطلب یہ کہ کوئی قابل توجہ بات یہاں بھی نہیں ہے اور کچھ؟ اور کچھ نہیں۔ دورے کی نوعیت۔ پہلے کپکپی ہوتی ہے پھر بے ہوشی۔ جسم آگے یا پیچھے کو نہیں اکڑتا۔ کبھی زمین پر گر کر چوٹ نہیں لگی نہ زخم آیا ہے۔ زبان کٹتی ہے اور نہ پیشاب یا پاخانہ خطا ہوتا ہے۔

تجزیہ :

یہ تو طے ہے کہ اسے مرگی نہیں ہے۔ دورے کی علامات کی بنا پر دوا تو اگنیشیا ہے کہ مریضہ کو دورہ ہمیشہ لیٹ کر پڑتا ہے اور اس دوران وہ کبھی گرتی ہے نہ زخمی ہوتی ہے۔

''بے ہوش نے بھی کام کیا ہوشیار کا''۔

لیکوریا اور کمر درد۔ کلکیر یا فاس۔ اب کیا کیا جائے۔ کلکیر یا فاس یا اگنیشیا ذہن کو جسم پر سبقت ہے سو اگنیشیا۔

تجزیہ :

اسے اگنیشیا سی۔ ایم کی چار خوراکیں دی گئیں اور پندرہ دن انتظار کیا گیا۔ پندرہ دن کے بعد پتا چلا کہ دورے تعداد' شدت اور وقفے کے لحاظ سے جوں کے توں ہیں''۔ مزید بات چیت پر

کوئی خاص بات معلوم نہیں ہوئی۔

اب ذہن سے جسم کی طرف آتے ہیں۔ ذہنی علامات نے معاملے کو حل نہیں کیا تو اسے کلکیر یا فاس دے، دی گئی اور پندرہ دن انتظار کیا گیا۔ لیکن پندرہ دن انتظار کے باوجود کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ مریضہ کو ڈاکٹر ایاز صاحب کے پاس بھیج دیا گیا۔ انہوں نے لڑکی سے چند سوالات کئے اور کونیم دینے کو کہا۔ اے سی۔ ایم میں کونیم کی چار خوراکیں دے دی گئیں۔ کونیم سے اس کی تمام تکالیف دور ہو گئیں۔ کونیم کی وجہ یہ بتائی گئی کہ مریضہ رات کو چھپ چھپ کر بھائیوں اور بھابیوں کی خوش فعلیاں دیکھا کرتی تھی۔ پہلی دفعہ ایسا تجسس سے ہوا مگر بعد میں اسے اس کی عادت ہو گئی اور آخر کار دورے پڑنے لگے۔

نتیجہ :

مذکورہ معلومات کی بنا پر شاید میں تو اسے بفو دیتا یا پھر بلیو فلمیں دیکھنے والوں کی دوا پلاٹینا مگر ڈاکٹر ایاز جنسی خواہش کے دبنے یا بڑھنے دونوں علامات پر کونیم ہی دیتے ہیں اور ان کے مریض ہمیشہ صحت یاب ہو جاتے ہیں۔

کیس نمبر (57) :

یہ شخص پیشے کے لحاظ سے ترکھان اور خاندانی مولوی تھا۔ اکثر اپنی بچی یا بیوی کی دوا لینے آتا تو حال احوال بھی بیان کرتا' تب معلوم ہوا کہ کرائے کے گھر میں رہتا ہے گزر اوقات مشکل سے ہوتی ہے۔ باپ کسی گاؤں میں مولوی' امام مسجد اور نکاح خواں ہے اور خوشحال زندگی بسر کر رہا ہے۔ زمین ہے۔ گھر اپنا ہے مولویانہ اور زرعی آمدنی سے بہت اچھی گزر اوقات ہوتی ہے۔ اس کی دو بیٹیاں ہیں۔ بیٹا البتہ یہ ایک ہی ہے۔ جو یہاں کسمپرسی کی زندگی گزار رہا ہے۔

ایک دوبار میں نے کریدا تو اس نے بتایا کہ اس کی صرف ایک بچی ہے باپ نے بہت دباؤ

ڈالا کہ اولاد نہیں ہورہی تو بیوی کو چھوڑ دے اور دوسری شادی کر لے۔ میں نہیں مانا تو گھر سے نکال دیا۔ یہاں اپنا کام کرر ہاہوں اور بس زندگی گزار رہا ہوں۔

ایک دن اپنے ساتھ ایک اور مولوی صاحب کو بھی لے آیا جو لباس اور چال ڈھال سے خاصے خوشحال لگ رہے تھے۔ مولوی صاحب نے اپنی تکالیف بتائیں۔ دوائی اور پیسے دینے کے بجائے دعا دے کر چلتے بنے۔ انہیں رخصت کر کے موصوف پریشانی کے عالم میں میرا منہ تکنے لگے اور پھر اپنی گھڑی اُتار کر میز پر رکھ دی۔ میں نے گھڑی واپس کی اور پوچھا کہ یہ آپ کے والد تھے۔ جواب دیا ہاں مگر بہت کنجوس ہیں میں نے کہا کوئی بات نہیں۔

وقت گزرتا گیا۔ غالب نے کیا خوب کہا ہے کہ......

منحصر مرنے پہ ہو جس کی اُمید

نااُمیدی اس کی دیکھا چاہیئے

مگر اس کی تمام تر اُمید۔ ابا کے مرنے پر لگی ہوئی تھی کہ ''ابا مریں گے تو کھیت بٹیں گے''۔

ایک دن اس کی بیوی نے بتایا کہ میرے سُسر کا انتقال ہو گیا ہے اور ہم لوگ گاؤں جارہے ہیں۔ پھر وہ گاؤں سے ہو آئے اور مریض نے خود کو کمرے میں بند کر لیا۔

اس کی بیوی نے بتایا کہ سُسر نے پہلے سے ساری زمین اپنی بچیوں کو ہبہ کر دی تھی اور مرنے سے چند دن پہلے گھر کا سارا سامان بھی بچیوں میں بانٹ دیا۔ ہم گئے۔ تدفین' دعا اور خیرات کی اور ترکے میں صرف نااُمیدیاں لے کر واپس آ گئے۔ جب سے واپس آئے ہیں میرے شوہر نہ تو بات کر رہے ہیں نہ اُٹھ کر بیٹھتے ہیں۔ بس کمرہ بند کیے چپ چاپ پڑے رہتے ہیں۔ دوا کا کہوں تو غصہ کرتے ہیں۔ میں دوا لے بھی گئی تو کھائیں گے نہیں۔

تجزیہ:

ایک شخص جس نے لمبی اذیت کاٹی اور پھر اس کی تمام اُمیدیں ٹوٹ گئیں۔ اب دوا کھانے کو تیار ہے نہ لوگوں سے ملنے کو۔ اسے کیا دیا جائے اور کیسے دیا جائے۔ تارک الدنیا (سیپیا)۔ صدمہ۔ دکھ۔ (اگنیشیا)۔ دوا لینے سے انکار۔ (آرنیکا)۔ اذیت۔ (اناکارڈیم)۔ نا امیدی۔

(اورم میٹ)۔ مریض کی موجودہ حالت کا سبب چونکہ دکھ اور صدمہ ہے لہٰذا میں نے اسے اگنیشیا دینے کا فیصلہ کیا۔ اس کی بیوی سے ایک بوتل پانی لانے کو کہا۔ وہ پانی لائی تو میں نے بوتل اپنے پاس رکھ لی اور کہا کہ میں رات کو اس پر دم کر دوں گا۔ کل لے جانا۔ میں نے اس میں اگنیشیا 1M کے پچاس قطرے ڈال دیئے اور جب موقع ملتا اسے سو جھٹکے دے دیتا۔ اگلم دن خاتون کو بوتل دے دی اور کہا کہ اس پانی کا ایک چمچہ ایک گلاس پانی میں ڈال کر اپنے شوہر کو صبح دوپہر اور شام کو پلائے۔ اور جتنا پانی کم ہو جائے اتنا ہی بوتل میں اور ڈال دے۔

نتیجہ :

تین دن کے بعد مریض خود کلینک پر آ گیا۔ خاصا اداس تھا مگر میں نے دوا تبدیل نہیں کی۔ دس دن کے بعد پتہ چلا کہ اس نے دکان پر جا کر دوبارہ کام شروع کر دیا ہے۔ ایسے لوگوں کو دو تین دواؤں سے گزار کر ٹھیک کیا جا سکتا ہے۔ جیسے انا کارڈیم اور اسٹافی سیگیریا۔ مگر انہوں نے دوبارہ رابطہ نہیں کیا۔ یہ پندرہ سال پرانی بات ہے۔ کبھی کبھار اس کی دکان کے آگے سے گزرنا ہو تو سلام دعا ہو جاتی ہے۔

کیس نمبر (58) :

یہ خاتون لاہور سے تشریف لائی تھیں۔ ان کا کیس کچھ اس طرح تھا کہ کوئی چار سال قبل انہیں زنانہ اعضاء میں بوجھ محسوس ہونے لگا۔ کمر کے درد کے ساتھ تھکاوٹ کا احساس ہوتا تھا۔ اور پیشاب بار بار آتا تھا۔ خاتون گائنا کالوجسٹ نے تین ماہ کے علاج کے بعد مریضہ کو DNC کروانے کا مشورہ دیا کہ اس سے یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔ DNC کی گئی۔ تین سے چار ماہ تک افاقہ رہا، مگر پھر وہی تکلیف زیادہ شدت سے محسوس ہوئی۔ ڈاکٹر صاحبہ نے پھر DNC کر دی۔ چند ماہ چین کے گزرے کہ پھر تکلیف شروع ہو گئی تو لیڈی ڈاکٹر نے تیسری مرتبہ بھی DNC کر

دی لیکن وائے قسمت مریضہ پھر بھی صحت یاب نہ ہوئی تو ایک بڑے آپریشن کے ذریعے بچہ دانی۔ فلوپین ٹیوبس اور بیضہ دانیاں سب کچھ نکال دیا اور کسی ممکنہ پیچیدگی سے بچنے کے لئے مانع حمل گولیاں کھانے کا مشورہ دیا۔

ایک سال کے بعد عجیب پیچیدگی شروع ہوگئی۔ پیٹ اور سینے پر ایک اُبھار سا بنتا۔ دو دن بڑھتا رہتا اور تیسرے دن اس میں سے بقول مریضہ کے گلاس بھر خون نکلتا تھا۔ وہ زخم ٹھیک نہیں ہوتا تھا اور چند دن کے بعد کسی اور جگہ ایسا ہی اُبھار بن جاتا تھا۔ ڈاکٹر صاحب سے رابطہ کیا گیا تو انہوں نے کہا کل آ جائیں۔ پہلے Biopsy ہوگی اور پھر ان زخموں کی جراحت۔ اس پر مریضہ کا پیمانہ صبر لبریز ہو گیا اور انہوں نے ان سے مزید علاج کروانے سے انکار کر دیا۔ کسی نے میرا بتایا تو یہاں آ گئے۔ اس وقت صورتحال یہ تھی کہ بائیں بغل سے ذرا نیچے ایک بہت ہی گہرا زخم تھا۔ جس کا رنگ کالا تھا۔ اس میں سے ہر دوسرے تیسرے دن خون اور پیپ نکلتی رہتی تھی۔ اس کے علاوہ جسم پر جگہ جگہ زخم تھے لیکن سب کے سب زخم سامنے' سینہ اور پیٹ پر تھے۔ پیٹھ پر کوئی زخم نہیں تھا۔ بچہ دانی و دیگر اعضاء کو نکالنے کی وجہ ڈاکٹر نے یہ بتائی تھی کہ ان پر تپ دق کا حملہ ہو چکا تھا۔ مریضہ تین بچوں کی والدہ تھی۔ تینوں سکول جاتے تھے۔ کام کام اور بے تحاشہ کام۔ رات کو دو بجے سونا اور پانچ بجے جاگنا معمول تھا۔ دونوں میاں بیوی نہایت نفیس۔ بے تکلف اور گھل مل جانے والے تھے۔ خوش گفتار۔ ہنس مکھ اور تصنع سے بالکل دور۔ اتنے متوازن لوگ میں نے زندگی میں بہت کم دیکھے ہیں۔ دیگر شکایات میں شدید کند ذہنی اور یادداشت کی شدید کمی نمایاں تھیں اگر زخم سے اخراج نہ ہوتو شدید درد ہوتا تھا جو اخراج جاری ہونے پر ختم ہو جاتا تھا۔

تجزیہ:

مریضہ کی سب سے بڑی شکایت زخم تھے۔ اصل میں اس کے لمفاوی غدود سوج کر پھٹ کر زخم بنا دیتے تھے۔ یہ تکلیف سب سے خطرناک تھی۔ باقی علامات میں سے کوئی بھی جان لیوا نہیں تھی۔ زخموں کا رنگ سیاہ اور اخراج سے افاقہ۔ لیکسس کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔ لیکن مریضہ کی متوازن شخصیت اور متوازن بات چیت لیکسس دینے میں مانع تھی۔

اووری/ بچہ دانی تپ دق کی وجہ سے نکالی گئی اس کیلئے دوائیو برکولینم اور نیند پوری نہیں ہو رہی تو کوکولس۔ کند ذہنی اور یادداشت کی کمی/ انا کارڈیم اور امبرا گریسا جراحت کے بد اثرات کے لئے کاری نوسن اور برتھ کنٹرول ادویات کا استعمال فولی کیولم کی طرف اشارہ کر رہی ہیں۔ ان تمام میں سے ایسی دوا کا انتخاب کرنا تھا جو مریضہ کو صحت کی طرف لے جاتے۔

چنانچہ سب سے اہم علامت زخم کے رنگ اور اخراج سے افاقہ کو بنیاد بنا کر لیکسس منتخب کی اور 200 طاقت میں چار خوراکیں دے دیں۔

نتیجہ :

پندرہ دن بعد مریضہ نے بتایا کہ پرانے زخم بڑی حد تک مندمل ہو گئے ہیں۔ جبکہ اس دوران کوئی نیا زخم نہیں بنا۔ چنانچہ پلاسیبو دے کر روانہ کر دیا۔ اس کے اگلے پندرہ دن میں معجزہ ہو گیا۔ بغل والا زخم %80 مندمل ہو گیا۔ اس سے پس اور خون آنا رک گیا۔ اس کا منہ بھی بند ہو گیا اور درد ختم ہو گیا۔ یہ بہتری صحت کی طرف گامزن رہی اور مریضہ چار ماہ میں مکمل صحت یاب ہو گئیں۔ اس دوران صرف ایک دفعہ لیکسس دہرائی گئی۔

کیس نمبر (59) :

یہ مریضہ پچھلی مریضہ کی بہن تھیں۔ عمر اٹھائیس سال۔ شادی شدہ۔ انہیں کراچی سے بلایا گیا تھا۔ شادی کراچی میں ہوئی تھی۔ کیمسٹری میں MSC اور مقامی کالج میں پڑھاتی تھیں۔ شادی کے دو ماہ بعد حمل ہو گیا۔ لیکن تیسرے ماہ میں ضائع ہو گیا۔ اس بات کو ایک سال سے زیادہ ہو گیا تھا لیکن خون آنا بند نہیں ہوا۔ آغا خان ہسپتال میں بہت دفعہ الٹرا ساؤنڈ ہوا۔ بلڈ سی پی ای ایس آر۔ Swabs۔ کلچر ٹیسٹ۔ دو تین دفعہ DNC اور پھر لگاتار اینٹی بائیوٹکس مگر خون کسی طرح بھی بند ہو کر نہیں دیا۔ اس وقت بھی وہ اینٹی بائیوٹکس لے رہی تھیں۔ اس ایک علامت کے

علاوہ کوئی خاص قابل ذکر علامت موجود نہیں تھی۔

تجزیہ :

حمل ضائع ہوا اور خون بند نہیں ہو رہا۔ بس یہ ہے کل روداد۔ دوا اسی بنیاد پر دینی ہے اور کچھ بھی نہیں ہے۔

استاد جارج وتھلکس مدد کو آئے۔ ''سیپیا کے مریض کیسے بنتے ہیں؟ بہت سی وجوہات ہیں۔ ایک وجہ حمل ضائع ہونا بھی ہے۔ اس سے پورے نظام کو شدید دھچکا لگتا ہے اور شدید صدمہ پہنچتا ہے۔ جس سے ہیجی نظام متاثر ہو جاتا ہے''۔ تو اصل مسئلہ یہ ہے میں نے مریضہ سے کہا۔ ''آپ کا مسئلہ جسمانی نہیں بلکہ نفسیاتی ہے۔ نفسیاتی دباؤ۔ حمل ضائع ہونے کا دکھ اور صدمہ۔ اصل سبب ہے۔ اس نے آپ کا ہیجی نظام بگاڑ دیا ہے اب بیضہ دانیوں کو مسلسل حکم مل رہا ہے کہ خون بہاؤ تو خون کیسے رُک سکتا ہے؟ تکلیف مقامی ہے نہ جسمانی۔ بلکہ یہ ہیجی نظام کی خرابی ہے۔ آپ اینٹی بائیوٹک بند کر دیں۔ انہوں نے خدشہ ظاہر کیا اس سے تکلیف بڑھ نہ جائے میں نے کہا۔ نہیں بڑھے گی بلکہ ٹھیک ہو جائے گی۔ چنانچہ انہوں نے تمام دوائیں چھوڑنے کا وعدہ کیا اور ہم نے انہیں سی پیا سی۔ ایم کی چار خوراکیں دے دیں۔

نتیجہ :

پندرہ دن کے بعد مریضہ نے بتایا کہ خون آنا بند ہو گیا ہے۔ پھر پلاسیبو دے دی گئی۔ دو ماہ پلاسیبو چلی ایک دفعہ ہلکی سی تکلیف ہونے پر سیپیا کو دہرایا گیا۔ اس کے بعد سے اس کی ماہواری معمول کے مطابق رہی اور اب تو ماشاء اللہ بال بچے دار ہیں۔

کیس نمبر (60) :

یہ مریضہ لیکوریا۔ سر درد اور بال گرنے کی شکایت لے کر آئی اور کلکیریا فاس سے ٹھیک ہو گئی۔ اس کے بعد سے اسے چھوٹی موٹی تکالیف ہوتی رہتی تھیں اور وہ چھوٹی موٹی دوا سے ٹھیک بھی ہو جاتی تھیں۔

یہ لاہور میں پڑھتی تھیں اور فزیکل ایجوکیشن کی طالبہ تھیں۔ ایک کھیل کے دوران پیٹ کے نچلے حصہ پر شدید چوٹ لگی اور ان کے پیڑو میں مسلسل درد رہنے لگا۔ کبھی ہماری طرف کا چکر لگتا تو دوا لے جاتی تھیں۔ مختلف اوقات میں آرنیکا' رسٹاکس' ہائپریکم' بیلس پرونس اور میگ فاس دی گئیں۔ وقتی افاقہ تو ہوتا تھا لیکن تیراکی یا کوئی اور ورزش کرنی پڑتی تو درد دوبارہ ہو جاتا تھا۔

لاہور سے تعلیم مکمل کر کے واپس آ کر سکول میں پڑھانے لگی لیکن یہ تکلیف اس کا پیچھا چھوڑنے کو تیار نہیں تھی۔

ان کے دو بھائیوں میں سے ایک کا انتقال ہو گیا تھا۔ دوسرے سے اِن کے والد ناخوش تھے چنانچہ انہوں نے اپنی جائیداد کا بڑا حصہ اس بیٹی کے نام کر دیا تھا۔ کچھ عرصہ کے بعد بہن کے دیور سے شادی کا سلسلہ شروع ہوا۔ لیکن یہ وہاں شادی نہیں کرنا چاہتی تھی۔ وہ لوگ گاؤں میں رہتے تھے۔ وہ ماحول ان کو گوارہ نہیں تھا۔ اس موقع پر انہیں آرسنک البم CM میں دی گئی۔ جرگہ ہوا، بہن نے دیور کے لئے دباؤ ڈالا اور یہ شادی کیلئے رضامند ہو گئیں میں خوش تھا کہ آرسنک نے کام دکھایا۔ مگر یہ خوش فہمی تھی۔ مریضہ کے والد نے آ کر بتایا کہ آج شادی ہے۔ لیکن بیٹی بے ہوش پڑی ہے۔ ایکونائٹ 30 کا ایک ایک قطرہ ہونٹ کے نیچے پانچ منٹ کے وقفہ کے بعد تین مرتبہ ٹپکایا گیا۔ ہوش آیا اور شادی ہو گئی۔

شادی کے کچھ عرصہ کے بعد بہنوئی کا انتقال ہو گیا۔ جس بہن کا گھر بچانے کے لئے اس نے قربانی دی تھی وہ بیوہ ہو کر بچوں سمیت میکے آ گئی اور ساتھ ہی یہ بھی۔

میاں اپنے گاؤں والے گھر میں رہتا تھا اور ہفتے میں ایک آدھ بار چکر لگا جاتا تھا۔
اس نے بتایا کہ اس کا میاں ذہنی مریض ہے۔ پاگل خانے میں داخل بھی رہا ہے مگر یہ بات ان سے چھپائی گئی تھی۔

ایک بچہ ہوا اور پھر لمبے وقفے سے ایک بچی مگر حالات جوں کے توں رہے۔ میاں کی شوہری ہفتہ واری رہی اور رحم کا درد اپنی جگہ برقرار رہا۔ بچے اور بچی کو چھوٹی موٹی تکالیف رہتی تھیں مگر ان کا مستقل زکام میڈھورینم سے ٹھیک ہوا۔

تجزیہ:

مریض کی دی ہوئی معلومات میں سے اپنے کام کی بات کھوجنا ہی اصل ہومیوپیتھی ہے۔ اور اس معاملے میں ہم بہت بری طرح ناکام ہوئے۔ مریضہ کے رحم کا درد نہیں جا رہا۔ کہاں اور کیا غلطی ہو رہی ہے؟ ابھی یہ بات سمجھ میں نہیں آ رہی۔

ایک دن ایک ایسا واقعہ ہوا کہ میں نے دل میں کہا کہ اب شفایابی کا وقت آ گیا ہے۔ بچے کو بخار تھا اسے لائی اور کہا۔ اگر آپ کے پاس بھی ایم بی بی ایس۔ ایف سی پی ایس اور دو چار اور ڈگریاں ہوتیں تو بچوں کو آپ کے پاس لاتے ہوئے شرمندگی تو نہ ہوا کرتی۔ آرام تو آ جاتا ہے مگر محلے والوں کو بتاتے ہوئے شرمندگی ہوتی ہے۔

کمال ہے۔ گاؤں ہے۔ لوگ اُجڈ ہیں۔ میاں پاگل ہے گھر گندہ ہے۔ میاں گھر سے باہر۔ ہفتے میں ایک ملاقات کی اجازت۔ اس سب کے باوجود بچے اور اب بے عزتی۔ یہ سب کچھ ظاہر میں تو آرسنک البم ہے چلیں سیپیا بھی مگر بین السطور کیا ہے۔ پلاٹینا۔ اصل میں ذہنی مریض یا ذہنی علامات پر غور کرتے ہوئے صرف لفظوں تک رہنا بھٹکاتا ہے۔ سوائے پلاٹینا سی ایم کی چار خوراکیں دے دی گئیں۔

نتیجہ:

ایک ہفتے کے بعد مریضہ نے بتایا کہ ماہواری وقت سے پہلے آ گئی ہے اور اس میں بہت

زیادہ گندا کالا جما ہوا خون نکلا ہے۔ لوتھڑے بھی۔ اس کے بعد سے اسے رحم میں درد کبھی نہیں ہوا۔ گاؤں پھر بھی نہیں گئی کہ وہاں سے سکول آنا جانا مشکل ہے۔ یعنی ہیرا پھیری سے پھر بھی نہ گئی۔

کیس نمبر (61) :

اس لڑکے کی عمر سولہ برس تھی مگر حرکات بالکل چھوٹے بچوں والی۔ بولنا آتا ہے نہ دنیا ومافیہا کی خبر ہے۔ یعنی اس کی ذہنی عمر بہت ہی کم تھی۔ سوائے گھر میں رکھا جاتا تھا۔ بچوں کی طرح کھلایا پلایا جاتا تھا۔ اور پیشاب پاخانے کا بھی اسی طرح سے خیال رکھنا پڑتا تھا۔ خاندانی ہسٹری میں کوئی خاص بات ہاتھ نہیں آئی۔ لڑکے کے سی ٹی اسکین اور ای ای جی سے بھی کسی مرض کی نشاندہی نہیں ہوئی۔

تجزیہ :

یہاں کوئی ایسی امتیازی علامت موجود نہیں تھی جس کی بنیاد پر دوا دی جا سکے۔ سو! ''بچے' چلنا' بولنا اور سیکھنا تینوں میں پسماندہ ہوں''۔ کی بنیاد اور علامت پر اسے اگاری کس 200 میں دی گئی۔

نتیجہ :

اس دوا نے کام کیا اور بچے نے آہستہ آہستہ بہتر ہونا شروع کر دیا۔ چلنا تو اس نے دو ماہ بعد ہی شروع کر دیا تھا مگر اس کے والدین کو یہ الجھن تھی کہ بچہ نالی تک سے ڈرتا ہے۔ سیڑھیاں نہیں اتر سکتا اور لقمہ منہ تک نہیں لے جاتا۔

یہاں دانشوری جھاڑتے ہوئے حرکت سے خوف' نالی کا خوف' چھوٹی سی نالی دریا لگے کی بنیاد پر دوا دی جا سکتی تھی مگر میں نے ایسا نہیں کیا بلکہ انہیں سمجھایا کہ اس بچے کو ایک ایک چیز سکھانے کی ضرورت ہے۔ چلنا' سیڑھیاں اُترنا کھانا کھانا یہ سب اسے اسی طرح سکھائیں جیسے چھوٹے بچوں کو سکھایا جاتا ہے۔

رو داد :

والدین نے نصیحت پر عمل کیا تاہم چھ ماہ کے بعد بہتری کی طرف جاتی کیفیت بالکل رک گئی۔اس مرحلے پر کارسی نوسن دی گئی۔ جس سے یہ رکاوٹ دور ہوگئی۔

ڈیڑھ سال کے علاج سے بچہ بالکل ٹھیک ہوگیا ہے۔گلیوں میں گھومتا رہتا ہے۔کھیلتا ہے۔ تھک کر گھر آجاتا ہے۔ایک دو دفعہ مجھے ملا تو بہت خوشی سے اپنا اور اپنے ابو کا نام بتایا۔دن بھر ریڈیو سنتا ہے اور ڈی جیز کے نام بھی اسے یاد ہیں۔کیا اس کی جسمانی عمر اور ذہنی عمر بھی ایک ہوسکے گی۔اس کا فیصلہ تو وقت ہی کرے گا۔اس بچے کو اگاری کس 200 کی ایک خوراک ہر ماہ دی جارہی ہے۔

کیس نمبر (62) :

اس مریض کو میں نے کبھی نہیں دیکھا' نہ ہی کوئی اس کی دوا لینے آیا۔بس۔آواز کا رشتہ تھا۔ اس کا نام بھی پتہ نہیں ہاں اس کے والد کا نام معلوم ہوسکا وہ بھی بہت دنوں کے بعد۔

ہوا کچھ یوں نے ایک دن مجھے ایک فون آیا۔ایک صاحب نے بتایا کہ ان کے بچے کا ایکسیڈنٹ ہوگیا ہے۔موٹر سائیکل کسی گاڑی سے ٹکرائی گئی تھی۔بچے کے سر میں چوٹ لگی اور وہ دو ہفتے سے بے ہوش ہے۔ہم تو اب مایوس ہو چلے تھے کسی نے آپ کا نمبر دیا۔بچے کو لا نہیں سکتے کوئی دوا بتادیں۔آرنیکا' نیٹرم سلف' ہائپریکم اور کونیم دے چکے ہیں۔

لگتا ہے یہ صاحب ہومیوپیتھی سے اچھے خاصے واقف ہیں۔بچہ ایک بہت مشہور اور بڑے ٹیچنگ ہاسپٹل میں داخل ہے۔ڈاکٹر سرجری کا مشورہ تو دے رہے ہیں مگر ساتھ ہی خدشے کا اظہار کررہے ہیں کہ اس سے بچہ مستقل معذور ہوسکتا ہے۔خیر! بے ہوشی میں اور جب چوٹ کی مشہور دوائیں دی جاچکی ہوں۔میرے پاس اوپیم کے سوا کوئی اور دوا بچی بھی نہیں تھی۔میں نے اوپیم سی۔ایم کی چار خوراکیں یعنی ایک قطرہ ہر تین گھنٹے کے بعد زبان پر ٹپکانے کا مشورہ دیا۔تین دن

کے بعد فون آیا کہ او پیم سی ایم نہیں ملی تو او پیم 200 کی چار خوراکیں دی گئی تھیں۔ دو دن گزرنے کے باوجود کوئی فرق نہیں پڑا۔ اب کیا کیا جائے۔ اب یہ کرنا ہے کہ اس کے دماغ سے خون کا لوتھڑا نکالنا ہے' میں نے سوچا۔ سو فوراً مشورہ دیا کہ پچوٹری 30 کی چار خوراکیں دے کر دو دن انتظار کریں۔

اگلے دن فون آیا کہ بچے کو ہوش آ گیا ہے۔

لیکن وہ سب کو ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا ہے اور کسی کو پہچان نہیں رہا۔ اس حالت کو میں نے بہت دفعہ کاربو نوسن دے کر ٹھیک کیا ہے سو انہیں کاربو نوسن 200 کی چار خوراکیں دینے کا مشورہ دیا۔ دو دن کے بعد پھر فون آیا کہ آج صبح سے اسے مرگی کی طرح کے جھٹکے لگ رہے ہیں۔ کاربو نوسن دی جا چکی ہے اور اس کے بعد کیوپرم میٹ بہت اچھا کام کرتی ہے اور ساتھ ہی جھٹکے۔ تو کیوپرم میٹ ہی دینی چاہئے ناں۔ جی تو انہیں کیوپرم میٹ 200 کی چار خوراکیں دینے کا مشورہ دیا۔

اب ان کا فون دو ہفتے کے بعد آیا۔ کیوپرم میٹ کے بعد دوبارہ جھٹکے تو نہیں لگے لیکن بچے کو نگلنے میں دقت ہو رہی ہے پانی تک نہیں نگل سکتا۔

فون پر علاج ہو رہا ہو تو بہت دیر سوچنے کا وقت نہیں ہوتا اور فون تو کہیں بھی آ سکتا ہے۔ بہر حال دماغ میں رسولی اور جراحت کے بعد نگلنے میں دقت کی علامت بہت دفعہ ہائیڈروفوبینم سے ٹھیک کی ہے سو انہیں بھی گزارش کی کہ ہائیڈروفوبینم 200 کی ایک خوراک دیدیں۔

اس کے بعد ان سے بہت عرصہ رابطہ نہیں ہوا۔ کئی ماہ کے بعد ان صاحب کا خط آیا۔ کسی اور مریض کے لئے مشورہ مانگا اور بتایا کہ ان کا بچہ بالکل ٹھیک ہے۔ ہائیڈروفوبینم کے بعد سے اسے کوئی مسئلہ نہیں ہوا۔ بہت دعائیں اور ایک بات یہ کہ اس وارڈ میں اس کے ساتھ جتنے مریض تھے ان میں سے زیادہ تر فوت ہو گئے جو بچے وہ معذور ہو گئے۔ الحمدللہ میرا بچہ بالکل صحت مند ہے۔

کیس نمبر (63) :

اس مریض نے چھوٹتے ہی موٹاپے کی شکایت کی۔اور کچھ؟غنودگی۔ ہروقت غنودگی چھائی رہتی ہے۔ نیند تازہ دم نہیں کرتی۔ بے چینی بہت ہے پاخانہ کھل کرنہیں ہوتا۔ڈھیروں دوائیں کھا چکا ہے۔ ہر طرح کی ادویات ہومیو پیتھی' ایلوپیتھی' حکمت' سب نے تختہ مشق بنایا مگر کوئی کچھ کرنہ پایا۔مگر آپ کو ہے کیا؟اتنی دوائیں کیوں کھائیں؟جی!خوف۔اس کے باوجود بالکل اکیلا رہنا چاہتا ہوں۔ مجھے لگتا ہے کوئی میرا پیچھا کر رہا ہے۔ سو مڑ مڑ کر پیچھے دیکھتا رہتا ہوں۔ پاخانہ سخت اور لمبا ہوتا ہے۔ پاخانہ کے دوران مذی کے قطرے خارج ہوتے رہتے ہیں۔کوئی کام کرنے کو جی نہیں چاہتا۔رونا بہت آتا ہے۔بات بے بات رونا۔منہ کا ذائقہ سخت کڑوا۔ پیٹ کے نچلے حصے میں ریاح۔سارا جسم دکھتا ہے۔خود ہومیو پیتھ ہوں۔شاید ہی کوئی دوا ہو جو میں نے کھائی نہ ہو۔

تجزیہ :

یہ تو سیدھے سجاؤ مراق ہے۔مراق اور پاگل پن میں عموماً ٹیوبرکولینم سے علاج شروع کرتا ہوں۔ اسے خوف ہے۔ اس کے باوجود اکیلا رہنا چاہتا ہے۔ پیچھا کئے جانے کا خوف۔ لائیکوپوڈیم۔قبض بھی۔منہ کا ذائقہ کڑوا۔پیٹ نے نچلے حصے میں ریاح۔لائیکو لائیکو لائیکو' میں نے لائیکوپوڈیم 10M لکھی۔مریض نے کہا یہ تو میں ہر طاقت میں کھا چکا ہوں۔اچھا' چلو چھوڑو۔ مریض مراقی ہے۔بہت سی دوائیں آزما چکا ہے۔غنودگی' موٹاپا' پیٹ کا نچلا حصہ ریاح سے بھرا ہوا پھولا ہوا۔سارا جسم دکھتا ہے۔منہ کا ذائقہ کڑوا۔کام کرنے کو جی نہیں چاہتا ہے۔کاربونیشن۔ اسے اس مجموعے کی بنیاد پر کاربونیشن سی ایم کی چار خوراکیں دی گئیں۔

نتیجہ :

ایک ماہ تک تو موصوف نظر نہیں آئے۔اب جو آئے تو پرانی علامات بڑی حد تک بھول چکے

تھے۔تاہم آتے ہی بولے اصل مسئلہ تو میں نے بتایا ہی نہیں تھا۔ بہت عرصے سے مشت زنی کی عادت ہے۔مذی کے قطرے آنے کی علامت برقرار ہے کام کرنے کو جی نہیں چاہتا۔بھوک نہیں لگتی۔اور کچھ؟اور کوئی خاص نہیں۔

تجزیہ :

مریض نے اصل تکلیف اب بتائی ہے۔کاربونن نے بولنے پر مجبور کر دیا ہے۔پاخانے کے دوران مذی کے قطرے سلفر۔مشت زنی۔مشت زنی سے مراق۔ہڈحرامی۔بھلا سلفر کے سوا اس کی دوا کیا ہوسکتی ہے۔سلفر 10M میں چار خوراکیں دے دی گئیں۔

نتیجہ :

پندرہ دن کے بعد مریض نے آکر صرف بھوک میں کمی کی شکایت کی اور باقی خیریت ہے کی اطلاع بہم پہنچائی۔اسے وٹامن بی 3x میں دی گئی۔کوئی دو ماہ کے بعد فون آیا۔ڈاکٹر صاحب وٹامن بی 3x کہاں سے ملے گی۔بہت ڈھونڈا نہیں ملی۔پوچھنے پر بتایا کہ میں تو تھوڑی سی کھا کر ٹھیک ہو گیا تھا پھر بہت سے مریضوں کو دی اصل میں اسے 6x بنالیا تھا۔اب ختم ہو گئی ہے۔فوراً بتائیں آپ کہاں سے خریدتے ہیں۔

کیس نمبر (64) :

اس شخص کی عمر صرف بیالیس سال تھی مگر صحت تباہ حال تھی۔ بندہ کیا تھا بیماریوں کی گٹھڑی تھا۔اس کا بلڈ پریشر زیادہ تھا۔کولیسٹرول 220 تھا۔ذیابیطس اور مرگی بھی تھی۔علامات کی ترتیب کچھ یوں تھی۔سب سے پہلے اسے بخار ہوا۔بخار مستقل رہنے لگا۔آخر تپ دق تشخیص ہوئی۔نو ماہ تپ دق کی دوا کھائی۔تپ دق ختم ہو گئی لیکن اس دوران بلند فشار خون کا عارضہ ہو گیا۔اس کی دوا چل رہی تھی کہ وزن تیزی سے کم ہونا شروع ہو گیا دوبارہ ایکسرے ہوئے۔اس دفعہ تپ دق نہیں

تھی۔ آخر کار ذیابیطس تشخیص ہوئی۔ ذیابیطس اور بلند فشار خون کی دوائیں دے کر قابو رکھا جانے لگا تو مرگی نے جکڑ لیا۔ اب اس کی بھوک ختم ہو چکی ہے۔ منہ کا ذائقہ کبھی پھیکا اور کبھی کڑوا۔ پیاس معمولی کے مطابق' پیشاب اور پاخانہ بھی معمول کے مطابق۔ بلڈ پریشر۔ بلند فشار خون کی وجہ سے نمک اور ذیابیطس کی وجہ سے میٹھا یعنی دونوں بند۔ سخت پرہیز۔ اس وقت بلڈ پریشر 150/100 ہے۔ یعنی دوا اور پرہیز کے باوجود۔ بلڈ پریشر بڑھتا ہے تو دماغ سن ہو جاتا ہے۔ نیند ٹوٹ ٹوٹ کر آتی ہے اور تازہ دم نہیں کرتی۔ والدہ اور دو بہنوں کو ذیابیطس ہے۔

تجزیہ:

بظاہر یہ کیس بہت پیچیدہ ہے۔ ماں کو ذیابیطس ہے اور اسے بھی ہے۔ مرگی اور بلند فشار خون۔ سیدھا سیدھا کارسی نوسن کا کیس ہے لیکن ساری خرابیاں تپ دق کے بعد شروع ہوئی ہیں تو پہلے اس جن کو بوتل میں بند کرنا ہوگا۔ میرا تجزیہ تو یہ ہے کہ بنیادی خرابی تپ دق ہی ہے اور اسی نے مختلف شکلیں اختیار کر لی ہیں۔ تو تپ دق۔ بلند فشار خون۔ مرگی۔ ٹیوبرکولینم سی ایم کی چار خوراکیں اور اگلے دن سے لیکسس 30 کی ایک خوراک روزانہ۔

سات دن بعد مریض نے بتایا کہ اسے مرگی کے دورے زیادہ شدت سے ہونے لگے ہیں۔

لیکسس کے بعد بیلاڈونا زیادہ اچھا کام کرتی ہے۔ بلند فشار خون اور مرگی بھی اس کے دائرہ اثر میں آتی ہے۔ سو بیلاڈونا سی ایم کی چار خوراکیں دے دی گئیں۔

سولہ دن آرام رہا اب تکلیف دوبارہ ہونے لگی ہے۔ اس بار بیلاڈونا نے آرام نہیں دیا۔ سو اگلے دن ٹیوبرکولینم سی ایم کی چار خوراکیں دی گئیں۔ چار دن بعد مریض نے تکلیف دوبارہ ہونے کی اطلاع دی۔

اب یہاں حکمت عملی بدلنے کی ضرورت تھی۔ ٹیوبرکولک میازم ٹیوبرکولینم سے قابو نہ آئے تو سورینم دینی چاہئے اور کارسی نوسن کا بھی سوچا جا سکتا ہے۔ کیس کے آغاز میں کارسی نوسن کا سوچا بھی تھا تو اب اسی کو بہتر سمجھتے ہوئے کارسی نوسن سی ایم کی چار خوراکیں اور اگلے دن بیلاڈونا سی ایم کی چار خوراکیں دی گئیں۔ پندرہ دن کے بعد مریض نے ہلکی سی تکلیف دوبارہ ہونے کی شکایت

کی۔ انہی دوا دویات کو اسی طرح دہرایا گیا۔ سات دن آرام رہا اور پھر تکلیف دوبارہ ہو گئی پھر اسی دوا کو دہرایا گیا 23 دن تک اسے آرام اور پھر دوبارہ تکلیف ہو گی اب دوا کو پھر دہرایا گیا۔ ایک ماہ اور سات دن کے بعد اسے دوبارہ تکلیف ہوئی۔

تکلیف شدت سے نہیں ہوتی۔ مرگی کے جھٹکے بہت ہلکے سے ہوتے ہیں مگر اس کا بار بار ہونا تقاضہ کرتا ہے کہ کچھ اور بھی ہونا چاہئے۔ مریض کی قوت حیات کمزور ہے۔ دوا کی پوٹینسی کم ہے یا پھر کوئی میازم ہے جو اسے بار بار بیمار کر رہا ہے۔ کیا دونوں دوائیں MM میں دیدیں؟ ٹیوبر کولینم دہرائیں سلفر دی جائے یا ریڈیم بروم دے کر انہی ادویات کے اثر کو بڑھایا جائے۔ مجھے یہ سب سے اچھا لگا کہ مریض بہتر ہو رہا ہو تو مداخلت کم سے کم کرنی چاہئے۔ سوائے پہلے دن کاربی نوسن سی ایم کی چار خوراکیں اگلے دن بیلاڈونا CM کی چار خوراکیں اور اس سے اگلے دن سے ریڈیم بروم 30 کی ایک خوراک روزانہ دی گئی۔

نتیجہ :

بہت عرصہ بعد مریض صرف کمزوری کی شکایت لیکر آیا جس کے لئے اسے وینیڈیم CM کی چار خوراکیں دی گئیں۔

کیس نمبر (65) :

اس سولہ سالہ مریضہ کے والد کینیڈا میں مقیم تھے۔ انہوں نے فون پر بتایا کہ میری بیٹی بہت اداس اور غم زدہ نظر آتی ہے۔ جبکہ والدہ اور خود لڑکی کا بیان تھا کہ مجھے بہت غصہ آتا ہے۔ بات بات پر بھتے سے اکھڑ جاتی ہوں۔ چڑچڑی ہوں اور نیند بھی نہیں آتی۔

یہ کیس اس لئے مشکل ہے کہ سوائے تین علامات کے دیگر تفصیلات دستیاب نہیں۔ کوئی حادثہ واقعہ پریشانی کچھ بھی نہیں۔ بس لگاتار غصہ چڑچڑاہٹ بے خوابی۔ چنانچہ ٹیوبرکولینم CM

کی چار خوراکیں تجویز کی گئیں۔

ٹیوبرکولینم نے کوئی اثر نہیں دکھایا۔ اب کیموميلا، کلکیر یا فاس اور لائیکو پوڈیم میں سے دوا منتخب کرنی تھی۔ مسلسل غصہ کی وجہ سے کلکیر یا فاس تو نہیں دی جا سکتی، چونکہ لائیکو پوڈیم کا مریض گھر میں غصہ دکھاتا ہے جبکہ باہر بھیگی بلی بن جاتا ہے، چنانچہ کلکیر یا فاس 200 کی چار خوراکیں دی گئیں۔

کلکیر یا فاس کھلائی اور خود منہ کی کھائی کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ اب خیال ہائیڈروفوبینم۔ بیلاڈونا۔ اسٹرامونیم اور ہائیوسائمس کی طرف گیا۔ مریضہ سے پوچھا کیا گھر میں کتا پالا ہوا ہے۔ جواب دیا کتے سے تو بہت ڈر لگتا ہے۔ اس کا نام بھی نہ لیں۔

کتوں سے ڈر۔ ٹیوبرکولینم اور چائنا۔ ٹیوبرکولینم تو دی جا چکی تھی چنانچہ China 200 میں چار خوراکیں دے دی گئیں۔

نتیجہ :

بہت عرصہ بعد ان کے عزیز نے بتایا لڑکی تب سے بالکل نارمل ہے۔

کیس نمبر (66) :

یہ کیس، کیس نمبر 62 سے متعلق ہے۔ بچے کے ٹھیک ہونے کے بہت عرصے کے بعد بچے کے والد نے ایک مریض کی دوا کے لئے خط لکھا۔ جس کی علامات کچھ یوں تھیں۔

1971ء میں مریض پر بخار کے دوران موت کے خوف کا حملہ ہوا، پھر وقت کے ساتھ کچھ افاقہ ہوا۔ شادی ہوگئی۔ کثرت جماع کا شکار رہا۔

تصوف کی طرف مائل ہوگیا، نوافل، روزے، ذکر کی طرف رجحان۔

بقول مریض، کثرت جماع، نوافل اور مسلسل نفلی روزے رکھنے سے صحت بہت کمزور

ہوگئی۔ اس دوران مختلف علاج ہوتے رہے۔ کبھی ٹھیک کبھی بیمار' خاص کر موت کا خوف سر پر سوار رہا۔ مریض نے اختر امرتسری' ڈاکٹر محبوب عالم' ڈاکٹر بشیر بھلووی' ڈاکٹر محمد حسین مونس' ڈاکٹر سجاد احمد قادری نام کے مشہور ہومیو پیتھس سے علاج کرایا ہے مگر بے فائدہ۔ علامت کچھ اس طرح ہیں۔

1- موت کا خوف۔ ہارٹ اٹیک کا خوف' خصوصاً سینے میں بائیں طرف درد کے وقت۔ درد ادھر اُدھر پھرتا ہے۔

2- دل پر معمولی بوجھ۔ چھوٹے چھوٹے ڈکار پھنس پھنس کر آتے ہیں۔ خصوصاً تکلیف کے وقت (موت کا خوف ہارٹ اٹیک کا خوف) جبکہ ای سی جی وغیرہ ٹھیک ہے۔ بظاہر دل کی کوئی تکلیف نہیں ہے۔

3- مریض اپنی تکلیف کے متعلق کسی سے بات نہیں کرتا۔ اپنے روزمرہ کے کام کرتا ہے۔ آنکھیں بند کر کے لیٹے رہنے کی خواہش بلکہ سو جانے کی خواہش کہ اس تکلیف دہ احساس (موت کا خوف) سر میں بوجھ' بھراؤ' ہارٹ اٹیک کا خوف' سوچ اور تصور سے نجات ملے۔

4- ہر وقت ایک پژمردگی' اداسی' دل و دماغ پر بوجھ کی کیفیت ہوتی ہے۔ خوشی اور سرور نام کی کوئی چیز نہیں۔

5- خصوصاً صبح اور شام کے وقت شدت ہوتی ہے۔ کچھ عرصہ قبل 2/3 سال' عصر سے شام تک عموماً شدت ہو جاتی ہے۔ اب مریض ایک ایلو پیتھک گولی Xanex-.25mg صبح شام یا دن میں ایک بار استعمال کرتا ہے۔ کچھ نہ کچھ افاقہ کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔

6- گرمیوں میں بھی گرم پانی سے نہاتا ہے۔

7- کھلی ہوا کی خواہش رکھتا ہے' خاص کر تکلیف کی شدت میں۔

8- اے سی بس یا جس بس میں بہت رش ہو۔ سفر نہیں کر سکتا۔ کھلی کھڑکی کے پاس بیٹھ کر سفر کرتا ہے۔

9- گھر سے دور نہیں جاتا کہ دل کا دورہ پڑے گا اور مر جائے گا۔ BP بھی لو ہو جاتا ہے۔

10- 72 میں بواسیر کا آپریشن ہوا تھا۔ اس کے بعد پھر کئی بار اس بیماری کا اظہار ہوا ہے مگر آج کل کوئی تکلیف نہیں۔

ڈاکٹر صاحب اگر مریض امیر ہوتا تو کار میں بیٹھ کر آپ کے پاس پہنچ جاتا۔
بس کے سفر کے قابل بھی نہیں۔ عمر 60 سال ہے۔ اکیلا سفر سے ڈرتا ہے۔

تجزیہ :

سب چیزوں کو چھوڑ کر بخار میں ڈر جانے' دل کے دورے اور موت کے خوف کی بنا پر اسے ایکونائٹ CM کی چار خوراکیں بذریعہ ڈاک بھیجی گئیں۔

نتیجہ :

دوبارہ اس سے کوئی رابطہ نہیں ہوا۔ سو سمجھ لیا گیا کہ کوئی خبر نہیں تو اچھی ہی خبر ہوگی۔

کیس نمبر (67) :

پینتیس سالہ شادی شدہ خاتون' جس کی پانچ سالہ بیٹی ہے۔ اس کے بعد کوئی اولاد نہیں ہوئی جوڑوں کے درد کی مریضہ تھی۔ جوڑوں پر ورم ہو جاتا ہے۔ دل کی دھڑکن معمول سے زیادہ لیکن Rheumatic Heart کی اور کوئی علامت نہیں۔ ماہواری نارمل۔ پیشاب کا رنگ نارمل۔ کمر میں درد۔ بے خوابی۔ غصہ۔ لیکوریا اور نسوانی اعضاء میں نیچے کی جانب بوجھ کا احساس۔

ان سے پوچھا گیا کہ مزید اولاد کیوں نہیں ہوئی تو جواب دیا کہ بچہ دانی میں زخم ہے بلکہ پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو چکی ہے۔ جب ٹھیک ہوگی تو دوسری اولاد کا سوچوں گی۔ ابھی تو شوہر کی قربت سے بھی نفرت ہے۔

محترمہ کا کافی علاج ہو چکا تھا۔ میں نے اتنی بہت سے علامات میں سے صرف خاوند سے نفرت کو منتخب کیا اور پلاٹینا CM کی چار خوراکیں دے دیں۔

نتیجہ :

پہلے مہینے ہی ان کی تمام تکالیف کا خاتمہ ہو گیا۔ کبھی کوئی تکلیف ہو تو ریڈیم بروم دیتا ہوں۔ یعنی پلاٹینا ابھی تک کام کر رہی ہے۔

کیس نمبر (68) :

مریضہ کی عمر شادی کی تھی مگر ابھی تک ہو نہیں پائی تھی۔ ان کا خیال تھا کہ جو رشتہ آتا ہے بھابیاں بھگا دیتی ہیں۔ پھر ایک شادی شدہ شخص سے عشق ہو گیا اور اس سے شادی کر لی ایک بچہ ہوا تو ان کو احساس ہوا کہ یہ بے جوڑ شادی ہے مگر اپنا کیا اور تقدیر کا لکھا نبھانا ہی تھا۔ معاملہ چلتا رہا اور چار بچے ہو گئے۔

والدین اور ایک بھائی کا انتقال ہو گیا تو مریضہ کو ہسٹیریا کے دورے پڑنے لگے۔ بے ہوشی طاری ہوئی۔ اس کے بعد کافی دیر تک کپکپی رہتی۔ دل بیٹھ جاتا اور گھبراہٹ کا دورہ پڑ جاتا تھا۔

تجزیہ :

'ناگوار صورت حال کو برداشت کرنا اور کرتے رہنا' کی دوا اناکارڈیم بنتی ہے۔ جبکہ غصہ دبانے کی کوشش کے لئے اسٹافی سیگریا اور غم کے بداثرات کے لئے اگنیشیا۔ چنانچہ میں نے والدین اور بھائی کی جدائی کی بنیاد پر اگنیشیا CM کی چار خوراکیں دیدیں۔ جس نے موجودہ حالات کو ایک دم بہتر کر دیا اور تمام علامات غائب ہو گئیں۔ مزید ایک ماہ انتظار کیا گیا اور اس دوران اسے شدید دھڑکن رہنے لگی۔ جب سانس بھی پھولنے لگا تو تشخیص کروانے کا خیال آیا۔ ایکوکارڈیوگرافی سے پتہ چلا کہ اسے دونوں Valves کی Regurgitation ہے۔ اس تشخیص نے اسے یاسیت زدہ کر دیا۔

تجزیہ :

یاسیت اور دل کے کواڑوں کی خرابی۔ دونوں علامات کو اکٹھا کریں تو دوا بنتی ہے اورم میٹ۔ اسے اورم میٹ سی ایم کی چار خوراکیں دی گئیں۔

نتیجہ :

سانس پھولنے کی شکایت کافی کم ہوگئی۔ یاسیت میں بھی کمی آ گئی مگر سینہ میں بائیں طرف شدید درد شروع ہو گیا جو جبڑے اور بائیں بازو تک جاتا تھا۔ گو دوا دیے صرف چند دن ہوئے تھے لیکن اتنی اہم علامت کو نظرانداز کیا جاسکتا تھا نہ انتظار کیا جاسکتا تھا۔ سوا سے Mac200 Latradectus- کی چار خوراکیں دے دی گئیں۔ اس سے درد ختم ہو گیا۔

چھ ماہ بعد آنے پر بہت خوش تھی کہ دل کی تمام علامات ختم ہو گئی ہیں۔ اب دل کی کوئی تکلیف نہیں ہے۔ اس دوران لیٹروڈکٹس اپنی مرضی سے وقفے وقفے سے لیتی رہی تھیں۔ تازہ علامات۔ لیکوریا۔ پیشاب بار بار آنا۔ کمر درد۔ جماع اور چھوئے جانے سے شدید نفرت۔ بچوں کے لئے بہت فکرمند۔ مایوسی۔ شدید مایوسی۔ سر کے بال گر رہے ہیں۔ غصہ انتہا سے زیادہ۔ خاوند بہت بولتا ہے۔ سخت ناپسند ہے۔

تجزیہ :

علامات بہت واضح تھیں۔ سیپیا سی ایم کی چار خوراکیں اور پھر کلکیریا فاس 6x کی چار چار گولیاں صبح دوپہر شام۔

اس بار اس نے ایک سال کے بعد رابطہ کیا۔ سیپیا سے علامات میں نمایاں کمی آئی تھی۔ جب دوبارہ تکلیف محسوس ہوئی سیپیا دہرا لیتی تھی لیکن اب طبیعت پھر بہت خراب ہے۔

سانس میں شدید گھٹن۔ سوتے سوتے سانس بند ہو جاتا ہے۔ اٹھ کر پانی پینا پڑتا ہے۔ گھبراہٹ، دھڑکن۔ شدید احساسِ زیاں۔ کچھ نہیں بچا۔ زندگی ضائع گئی۔ اب کچھ نہیں ہوسکتا۔ یاسیت، یاسیت۔ بڑی بہن دھونسو ہے۔ اس سے شدید نفرت۔ ماں اسی کی طرفدار ہے۔

سب میرے دشمن ہیں۔ خاوند سے نفرت۔ جماع سے نفرت۔ لیکوریا۔ کمر درد۔ ماہواری معمول کے مطابق۔ ماہر امراض قلب نے دل کو بالکل تندرست قرار دیا اور نفسیات دان کے پاس بھیج دیا۔ اس نے لیگز اٹنل پر ڈال دیا۔ اس سے طبیعت بہت بہتر ہے مگر میں اسے کھانا نہیں چاہتی۔

نتیجہ :

بظاہر تو اس کیس میں کامیابی کے جھنڈے گاڑے گئے مگر ہومیوپیتھی کے اصولوں کے مطابق کوئی تیر نہیں مارا۔ سارے معاملے کو شروع سے آخر تک پڑھا گیا۔ کہاں غلطی ہو رہی ہے۔ اصل میں ہو کیا رہا ہے؟ جسمانی' ذہنی اور جنسی علامات۔ اَدل بدل کر آ رہی ہیں' ایک سطح سے افاقہ دوسری سطح پر شدت کا سبب بنتا ہے۔ یہ ہے وہ نکتہ جو شروع سے آخر تک چل رہا ہے۔ اس علامت پر اسے پلاٹینا سی ایم کی چار خوراکیں دی گئیں۔

روداد :

اس دوا نے جادو کی طرح اثر کیا۔ تمام علامات غائب ہو گئیں تاہم اس کی ماہواری بہت کم ہو گئی جو دو ماہ میں خود ہی ٹھیک ہو گئی۔

کیس نمبر (69) :

یہ بچہ خاندان مغلیہ کا چشم و چراغ تھا۔ سچ مچ کے مغل۔ دہلی کے مغل بنارس کے نہیں۔ ہوا یوں کہ ایک دوست نے کہا کہ فلاں شخص کے بچے کو آپ نے پڑھانا ہے مگر گھر جا کر۔ یہ صاحب سرکاری ملازم تھے۔ اور پورے شہر میں مقبول تھے بلکہ شہر کے سب سے مقبول شخص تھے۔ ہر جنس' ہر عمر کے لوگوں سے ملنا جلنا' بہت با مروت' خوش مزاج و خوش گفتار' اردو ایسی بولتے کے کانوں میں رس گھولتے۔

خیر سے' ہم صاحب زادے کو پڑھانے گھر پہنچے تو آگے کچھ اور بھی چل رہا تھا۔ بچے نے

ہمیں دیکھا اور ایک دم سے خود کو کمرے میں بند کر لیا۔

آدھے گھنٹے تک منت سماجت' پیار اور بہلانے پھسلانے کے بعد' باہر آئے ہم نے کہا۔ پڑھنا پڑھانا سب بکواس۔ بیٹھو کھیلتے ہیں' کاپی پر گھر بنانے کا مقابلہ کیا۔ گزارش کی کہ صاحب کل بند مت ہونا۔ نہیں پڑھائیں گے۔ کھیل تو سکتے ہیں۔

اماں بولیں۔ بند نہیں ہوگا تو روشنائی گرا دے گا یا قلم توڑ دے گا۔ یہ تو یہی کچھ کرتا ہے۔

کیس دلچسپ لگا سو ہم نے دوسرے دن پڑھانے کی بجائے' علامات پوچھنا شروع کر دیں۔

پتا چلا کہ شہر کے سب سے مقبول و محبوب شخص گھر میں ہلاکو خان ہیں۔

بات بات پر ان کا ناریل چیخ جاتا ہے اور بچے بلکہ بچوں کو بے تحاشہ مارتے ہیں۔ اس مار پیٹ کی لپیٹ میں کبھی کبھار بچوں کی والدہ بھی آجاتی ہیں۔

بچہ بھی باپ پر گیا ہے۔ گھر میں توڑ پھوڑ کرنا' بات نہ ماننا۔ اور پڑھنے سے انکار کرنا اس کا وطیرہ ہے مگر گھر سے باہر بھیگی بلی۔ اسکول میں بچے اس کی عینک توڑ دیتے' کھانا اڑا لیتے مگر یہ سب کچھ چپ چاپ برداشت کر لیتا۔ حتیٰ کہ استاد سے کسی کی شکایت تک نہیں کرتا۔ گھر سے چیز لینے نکلتا' محلے کے شرارتی پیسے چھین لیتے' ایک بار گھڑی اتروالی' حتیٰ کہ کپڑے پھاڑ دیئے۔ صاحبزادے چپکے سے دیکھتے رہے اور لٹے پٹے گھر آگئے۔ یہ سب سن کر بہت سوچا کہ کیا کیا جائے۔

تجزیہ:

کیا تشدد اور سختی کی بنا پر انا کارڈیم یا اسٹافی سگیر یا دی جائے' گھر میں دہشت گرد اور باہر ہزی گرد کی بنا پر لائیکو پوڈیم دی جائے۔ میں نے سب کو چھوڑ کر علامات پر دوا دی۔ لائیکو پوڈیم ایک ہزار کی چار خوراکیں ایک ہی دن میں کھلا دیں۔

نتیجہ:

لائیکو پوڈیم نے اسے بہت جلدی بہتر کرنا شروع کر دیا۔ جب کبھی والد کے ہاتھوں حجامت

بنتی تو سب کیا کرایا خاک میں مل جاتا۔

ان کے والد سے ایک احترام کا رشتہ قائم تھا سو ان سے تو کچھ کہہ نہیں سکتے تھے۔ بچے کو لائیکو پوڈیم دیتے' پڑھاتے' شام کو سیر کراتے اور اپنے ساتھ فٹ بال کھلاتے رہے۔ چھ ماہ بعد امتحان ہوا تین دفعہ فیل ہونے والا یہ بچہ اس دفعہ پاس ہو گیا۔ پھر میں نے پڑھانا چھوڑ دیا اور ان سے رابطہ بھی نہیں ہوا۔

کیس نمبر (70) :

شروع میں میرا خیال تھا کہ یہ شخص محض کسی نفسیاتی الجھن کا شکار ہے۔ اس نے اپنا عضو مخصوص چھوٹا ہونے کی شکایت کی تھی۔

عمر 38 برس۔ شادی شدہ۔ چار بچے اور چار اسقاط حمل بھگتا چکا ہے۔ بیوی (بقول اس کے) خوش باش ہے۔ جماع میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

تجزیہ :

مسئلہ اس کے دماغ میں ہے۔ اسے اپنا عضو مخصوص چھوٹا لگتا ہے اور وہ اسے ٹھیک کروانے پر بضد ہے۔ اپنے جسم کا کوئی حصہ چھوٹا لگے تو پلاٹینا دیتے ہیں۔ مگر یہ شخص بہت نرم خو بلکہ چیکو ہے۔ بالکل ببل گم۔ میں نے ان میں پلاٹینا۔ پلساٹیلا کے رنگ دیکھے ہیں۔ اس لئے پلاٹینا دے دیتے ہیں۔ اسے پلاٹینا سی۔ ایم کی چار خوراکیں دے دی گئیں۔ پندرہ دن کے بعد اس نے بتایا کہ ''لمبائی میں فرق پڑ گیا ہے۔ موٹائی میں فرق نہیں پڑا''۔ اسے پندرہ دن کے لئے پلاسیبو دے دی گئی۔ پندرہ دن کے بعد اس نے کہا۔ بہتری وہیں رکی ہوئی ہے۔ مزید بہتری نہیں ہو رہی۔

سوچا کہ لائیکو پوڈیم۔ پچوٹری یا ماسکس میں سے کچھ دے دیں۔ پلاٹینا دہرائیں یا پلاسیبو دے کر انتظار کریں پہلی دوا دیے ایک ماہ ہو چکا' تھوڑا سا اثر ہوا پھر بہتری رک گئی۔ دوا دہرانا

مناسب ہوگا۔ اسے پلاٹینا سی ایم کی چار خوراکیں مزید دے دی گئیں۔ ایک ماہ غائب رہنے کے بعد مریض نے آ کر بتایا اس دوا نے تو سرے سے کوئی کام نہیں کیا۔

ڈاکٹر جارج وتھولکس نے لکھا ہے کہ دوا کام چھوڑ دے تو ایک قدم اوپر جائیں یا ایک قدم نیچے آ جائیں۔ اوپر صرف MM بچی ہے۔ نیچے 50M ہے۔ پلاٹینا MM کو آخری کوشش کیلئے بچا کر پلاٹینا 50M میں دے دی۔ مریض ایک ماہ بعد پھر آیا کہ کوئی فائدہ نہیں۔ بار بار فیس نہیں دے سکتا۔ اس لئے ایک ماہ کے بعد آتا ہے۔ میں نے سوچا مریض خوش حال ہے۔ مگر کنجوس ہے۔ ٹھیک نہ ہونے کے باوجود بار بار آ رہا ہے۔ اب مجھے لائیکو۔ اسٹافی سگیریا۔ ماسکس اور پچوڑی میں سے دوا کا انتخاب کرنا تھا۔ لائیکوپوڈیم دماغ کے قریب ہے جبکہ اسٹافی سگیریا روّیے کے۔ دماغ کو فوقیت دیتے ہوئے لائیکوپوڈیم 1M کی چار خوراکیں دے دیں۔

نتیجہ:

اس بار مریض ڈیڑھ ماہ بعد آیا اور ایک ایسی حرکت کی کہ سارے معاملہ کو نیا رُخ دے دیا۔

بولا کہ آپ کے پاس آنے کا کیا فائدہ آپ نے میرا معائنہ تو کیا ہی نہیں کہ آپ مجھے اپنا عضو دکھائیں تو مجھے اندازہ ہو۔ ایک مرتبہ میں نے میڈیکل کرایا تھا۔ وہاں سب لوگ بے لباس ہوئے۔ سب مجھ سے بہتر تھے سب نے میرا بہت مذاق اُڑایا۔

تجزیہ:

بے لباس ہونے کی خواہش پر میں نے اسٹرامونیم دینے کا سوچا مگر یہ شخص بہت بور ہے متشدد نہیں۔ اس لئے اسٹرامونیم نہیں دی۔ تو جناب یہ شخص جنسی کج روی کا شکار ہے۔ اب سوچنا یہ ہے کہ ایسڈ فاس ہے یا اسٹافی سگیریا۔ یعنی فاعل یا مفعول۔ رویۂ باتوں اور مزاج سے یہ شخص علت المشائخ کا شکار لگتا ہے۔ قوم کا معمار؟ سو! اسے اسٹافی سگیریا لگاتار کھلائی گئی۔ اس کے بعد سے اس نے کبھی کچھ چھوٹا بڑا ہونے کی شکایت نہیں کی اور آنا بھی چھوڑ دیا ہے۔

کیس نمبر (71) :

اک بارہ سالہ بچہ میرے پاس لایا گیا جسے چار سال کی عمر کے بعد سے مرگی کے دورے پڑ رہے تھے۔ مختلف دوائیں دی گئیں مگر کوئی فرق نہیں پڑا دورے بڑھتے ہی گئے۔

پیدائش کے دوران اس کے سر پر دباؤ پڑا تھا۔ بچپن میں اسے دمہ ہوا تھا جو دو تین برس میں ٹھیک ہو گیا تھا۔ بچہ کو اس کی دادی پال رہی تھی اس وجہ سے اس کی ماں کو یہ علم نہیں تھا کہ دمہ کس عمر میں ہوا تھا یا مرگی کے دورے کے بعد بھی دمہ کا دورہ پڑا تھا یا نہیں۔ میرے اس سوال کے جواب میں کہ بچہ اپنے ماں باپ کے پاس کیوں نہیں رہتا کوئی واضح جواب نہیں ملا۔ ان کے خاندان میں دمہ کی بیماری تھی۔

گویا بچے کو وراثت میں دمہ ملا ہے۔ یہ بچہ توجہ مرکوز کرنے کے قابل نہیں ہے، پڑھنے میں بھی نالائق ہے مگر کمپیوٹر میں ماہر ہے۔ وڈیو گیم کا شوقین ہے۔ جسم موٹا اور چہرہ احمقانہ ہے۔

تجزیہ :

اگر بچے کے خاندانی میازم کو سامنے رکھیں تو دوا میڈھورینم بنتی ہے اور شکل شباہت پر دی جائے تو کلکیریا کارب اور سر کی چوٹ کو سبب سمجھیں تو ملی لوٹس۔ لیکن سی۔ ٹی سکین صاف ہے۔ سو ملی لوٹس دوا نہیں ہو سکتی۔ شکل و شباہت پر دوا دیتے ہوئے بھی یہ مدنظر رکھنا ہوگا کہ یہ بچہ آٹھ سال سے مرگی کی ادویات کھا رہا ہے۔ اس سے بچہ پہلے کلکیریا پھر برائکا کارب اور آخر میں Bufu جیسا ہو جاتا ہے۔ اس سوال کے جواب میں کہ بچہ شروع سے موٹا تھا یا ادویات کے استعمال سے موٹا ہوا ہے۔ معلوم ہوا کہ پہلے سے موٹاپے کی طرف مائل تھا۔ پھر دوا اس طرح بنتی ہے کہ پہلے کارسی نوسن CM کی چار خوراکیں اور اس کے اگلے دن کلکیریا کارب CM کی چار خوراکیں۔ چنانچہ اسی طرح دوا دی گئی۔

نتیجہ :

یہ بچہ لاہور سے لایا گیا تھا۔ اس لئے ایک ماہ کی دوا دی گئی تھی۔ ایک ماہ بعد بتایا گیا کہ بچہ بہتر ہے۔ مرگی کی دوائیں چھوڑ دی ہیں تاہم ہفتہ میں ایک آدھ بار دورہ پڑ جاتا ہے۔ مگر شدید نہیں ہوتا چنانچہ کلکیر یا کارب دہرا کر واپس بھیج دیا۔

دوسرے ماہ بچہ آیا تو کایا پلٹ چکی تھی۔ اس نے اس مرتبہ سر درد کی شکایت کی جو گری سے بڑھتا ہے۔ گرمی اور دھوپ نا قابل برداشت لیکن مرگی کی علامات غائب ہو چکی تھیں' چنانچہ اس بار ملی لوٹس 200 کی چار خوراکیں دی گئیں۔

اس کے بعد انہوں نے رابطہ نہیں کیا۔ لیکن ان کے بھیجے ہوئے مریض بتاتے ہیں کہ بچہ صحت یاب ہو چکا ہے۔

کیس نمبر (72) :

یہ بچی چار سال کی ہونے کے باوجود چل پھر نہیں سکتی تھی۔ بیٹھنے سے بھی قاصر تھی۔ پکڑ کر سیدھا کریں تو سر نہیں سنبھال سکتی تھی۔ سر آگے کی طرف گر جاتا اور منہ سے پانی نکلنے لگتا تھا۔ بول بھی نہیں سکتی تھی۔ شور یا آواز پر توجہ دیتی تھی۔ سب سے بڑا مسئلہ یہ تھا کہ اسے نظر نہیں آتا تھا۔ نو ماہ کی عمر تک یہ بالکل ٹھیک ٹھاک اور صحت مند تھی پھر بقول معالجین کے اسے دماغ کی جھلیوں کی سوزش ہو گئی۔ تیز بخار ہوا اور جھٹکے لگنے لگے۔ اس وقت سے اسے لگاتار فینوبار بی ٹون کی گولیاں کھلائی جا رہی تھیں۔ جنہیں چھوڑنے سے اسے جھٹکے دوبارہ لگنے لگتے تھے۔

تجزیہ :

بچی کیا ہے گوشت کا لوتھڑا ہے۔ نو ماہ کی عمر میں دماغ کی جھلیوں کی سوزش اور اس سے سارا معاملہ بگڑا ہے۔ رہی سہی کسر فینوبار بی ٹون نے پوری کر دی۔ یہاں یہ فیصلہ کرنا تھا کہ اس چیز کو

مدنظر رکھتے ہوئے کاری نوسن دی جائے یا دیر سے ''چلنا۔ بولنا۔ پڑھنا'' کی بنیاد پر اگاری کس دوں۔ سبب کی بنیاد پر کاری نوسن دوا بنتی تھی جبکہ علامات کی بنیاد پر اگاری کس چونکہ سبب کو اہمیت حاصل ہے چنانچہ اسے کاری نوسن CM کی چار خوراکیں دی گئیں اور فینو باربی ٹون بند کرا دی۔

نتیجہ :

ایک ماہ کے بعد اسے دوبارہ دیکھا گیا۔ اس پورے مہینے میں صرف ایک کامیابی حاصل ہوسکی کہ اسے فینو باربی ٹون سے نجات دلا دی گئی۔ بہرحال یہ بھی معمولی کامیابی نہیں ہے جبکہ ساڑھے تین سال میں ایک دن کے لئے بھی فینو باربی ٹون چھوڑی نہیں جا سکی تھی۔ جس دن گولی نہ ملے اسے جھٹکے لگنے لگتے تھے۔

تجزیہ :

اب مجھے یہ مسئلہ درپیش تھا کہ کاری نوسن کا انتظار کیا جائے۔ اسے دہرایا جائے یا تبدیل کیا جائے؟ جھٹکے پہلی خوراک کے بعد سے نہیں لگے۔ مزید کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ ایک ماہ گزر گیا۔ مطلب یہ کہ دوا دینے سے بالکل اگلے دن ہم جہاں کھڑے تھے وہیں کھڑے ہیں۔ تو کیا کریں؟ آگے بڑھیں۔ اسے کاری نوسن سی ایم کی چار خوراکیں دوبارہ دے دی گئیں۔

ایک ہفتے کے بعد اس کی ماں نے فون کیا کہ بچی کے سارے جسم پر دانے نکل آئے ہیں۔ خارش ہے اور دانوں سے پانی بہتا ہے۔ اسے انتظار کرنے کو کہا گیا لیکن اس نے ہر گھنٹے کے بعد فون کرنا شروع کر دیا۔ تنگ آ کر اسے رسٹاکس 30 کی چار خوراکیں دینے کو کہا گیا۔ اس نے دوبارہ فون نہیں کیا۔ پتا چلا کہ محترمہ بچی کو لے کر ماہر امراض جلد کے پاس چلی گئی ہیں۔ اور اس نے بچی کو کارٹی سون والی کریم لگانے کو دے دی ہے۔ مہینہ پورا ہونے پر اس نے دوبارہ رابطہ کیا۔ جلدی تکلیف دب چکی تھی۔ اب اس کا اصرار تھا کہ بچی کو ''وہ'' والی دوا ہرگز نہ دیں۔ بچی کی تکلیف مجھ سے دیکھی نہیں جاتی۔

تجزیہ:

کارسی نوسن کا سارا کام غت ربود ہو گیا دوبارہ ''شدت'' ہوئی تو مریضہ پھر وہی کرے گی یعنی اس کی اماں اسے دوبارہ ماہر امراض جلد کے پاس لے کر چلی جائے گی۔ بچی موٹی اور پلپلی ہے۔ ست ہے۔ دانت بھی نہیں نکالے۔ اگاری کس دے دیں یا کلکیریا کارب دیں۔ جسمانی ساخت کلکیریا کارب کی ہے علامات اگاری کس۔ علامات کی تعبیر میں غلطی ہو سکتی ہے لیکن جسمانی ساخت میں غلطی کا امکان کم ہے۔ کلکیریا کارب 1M کی چار خوراکیں دے دی گئیں۔ ایک ماہ میں بچی نے گردن سنبھال لی اور ایک ماہ کے بعد اسے دہرایا گیا مگر اس دوسرے ماہ میں کوئی خاص تبدیلی محسوس نہیں ہوئی۔ اب اسے اگاری کس 50M کی چار خوراکیں دے دی گئیں۔

نتیجہ:

بچی کی ماں نے لاپروائی کی اور اسے دو ماہ کے بعد لا کر بتایا کہ اس کے سامنے کوئی چیز لائی جائے تو یہ اسے پکڑ لیتی ہے۔ لگتا ہے اسے نظر آنے لگ گیا ہے۔ میں نے کہا نظر آنے کے ساتھ ساتھ اس نے چیزوں کو پکڑنا بھی شروع کر دیا ہے اور اسے ماہر امراض چشم کے پاس بھیجا کہ نظر کی صحیح حالت کا اندازہ ہو سکے' اس نے کہا کہ بچی کو نظر آنے لگ گیا ہے۔ مگر اسے صرف 10 فیصد کہہ سکتے ہیں۔ بہر حال یہ بھی معجزہ ہے۔

اس کے بعد شدید قبض کی علامت سامنے آئی جسے کوکا 30 نے ٹھیک کیا۔

اس مریضہ نے آنا کم کر دیا اور یہ لوگ دو تین مہینے کے بعد ایک دفعہ آتے ہیں پھر بھی اس کی نظر 50 فیصد بحال ہو گئی ہے۔ بچی نے دانت نکال لئے ہیں اور چل پھر رہی ہے۔

کیس نمبر (73) :

اس مریض نے اپنی رام کہانی یوں سنائی۔

''میں چھوٹا سا تھا جب میرے والد کا انتقال ہو گیا ماں نے دوسری شادی کر لی۔ سترہ سال کا تھا کہ سوتیلے باپ نے گھر سے نکال دیا اور کہا۔ دفع ہو جاؤ۔ جب بھوکے مرو گے تو عقل ٹھکانے آ جائے گی۔ تمہاری ماں کی ملکیت میں سے تمہارا حصہ پچاس ہزار روپے دے رہا ہوں۔ دوبارہ اس گھر کا رُخ نہ کرنا یہاں تو تم گیارہ بجے تک سوتے رہتے ہو اور عیش کرتے ہو۔ تنکا توڑنے کو تیار نہیں ہو۔ یہی عادتیں تمہیں تباہ کریں گی۔ نکلو۔ خود ہی آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہو جائے گا''۔

''گھر سے نکلا' کچھ پتا نہ تھا کیا کروں۔ ایک دوست نے کہا فلاں شہر چلے جاؤ۔ وہاں کوکا کولا کی ایجنسی نہیں ہے۔ میں نے کوکا کولا کا ٹرک خریدا اور اسے بیچنے چل پڑا۔ وہاں واقعی کوکا کولا سپلائی نہیں ہوتی تھی۔ میں نے چند دنوں میں پورا شہر گاہک بنا لیا۔ ایک سال کے بعد میں نے سوتیلے باپ کو بلایا۔ اسے اپنا گھر دکھایا۔ میں نے ان کے لئے جو کھانا بنایا اس پر 500 روپے خرچ کر دیے۔ اس زمانے میں یہ بہت بڑی رقم تھی۔ میرا باپ بہت حیران ہوا۔ اس نے کہا اتنے پیسے کیوں لگا دیے ہیں۔ میں نے کہا اتنے تو میں روز خرچ کر دیتا ہوں۔ اس کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا''۔ میں نے 'میں نے' کی گردان سے تنگ آ کر میں نے دریافت کیا اس وقت آپ کا مسئلہ کیا ہے۔ اُنہوں نے بتایا۔ ''میرے پاؤں میں تکلیف ہے۔ پاؤں سوکھ گیا ہے۔ سن ہے۔ بے حس ہے۔ شوگر نے اس کا خانہ خراب کر دیا ہے۔ اس پاؤں سے چپل اتر کر گر جائے تو مجھے پتہ نہیں چلتا۔ کچھ دن پہلے زخم لگ گیا تھا خون بہتا رہا مجھے پتہ ہی نہیں چلا۔ اس کا کوئی علاج کریں۔ بڑی پریشانی ہے۔ اوپر سے میرے بچے نے مصیبت بنائی ہوئی ہے۔ میں نے زندگی میں بہت پیسے کمائے۔ مگر یہ میرا لڑکا! یہ بہت بڑا بدمعاش ہے۔ پیسے لیتا ہے اور عورتوں پر لٹا دیتا ہے۔ عیاش

ہے۔ شادی کروادی ہے مگر پھر بھی باز نہیں آتا۔ بس میرا یہ پاؤں ٹھیک کردیں''۔

تجزیہ :

مریض بہت بڑبولا ہے۔ اُس کو لیکسس دی جائے یا لائیکو پوڈیم ابھی یہ فیصلہ کرنا تھا کہ پھر خیال آیا کہ یہ ڈینگیں نہ مار رہا ہو۔ باپ سوتیلا ہے۔ لڑکا عیاش ہے۔ ذیابیطس۔ نیوروپیتھی۔ پیر کا سوکھا پن۔ ان تمام علامات کا احاطہ کرے۔ پر جو دوائیں دائرہ اثر میں آتی ہیں وہ لائیکو۔ لیکسس۔ ٹیوبرکولینم اور میڈھورنیم میں۔ یہاں میں نے پھر سوال کیا کبھی آپ کا سوزاک بھی ہوا ہے۔

ہاں دو مرتبہ ایک مرتبہ بمبئی میں دوسری مرتبہ کراچی میں' میں نے سوال کیا آپ بمبئی کیا کرنے گئے تھے۔

گھومنے پھرنے عیش کرنے۔ تماش بینی کہہ لیں (میں نے دل میں سوچا کہ پھر اپنے لڑکے سے کیوں گلہ ہے) اس سے پہلے کہ وہ اپنے بمبئی کے شب و روز کا قصہ چھیڑیں۔ میں نے میڈھورنیم CM کی چار خوراکیں اور پلاسیبو دے کر روانہ کردیا۔

نتیجہ :

پندرہ دن کے بعد انہوں نے آکر بتایا کہ پاؤں میں احساس جاگ اُٹھا ہے اور ٹانگ اور پاؤں کا سوکھا پن کافی حد تک کم ہوگیا ہے۔ تو ظاہر ہے پلاسیبو دے کر رخصت کردیا۔ ایک ماہ کے بعد انہوں نے بتایا کہ دونوں پاؤں ایک جیسے ہوگئے ہیں۔ احساس بھی بالکل ٹھیک ہوگیا ہے۔ اب میں کسی دن آکر ذیابیطس کی دوا لوں گا۔

کوئی چار ماہ بعد اچانک آپہنچے اور کافی دیر میری دوا کی تعریف میں رطب اللسان رہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ موصوف کو ہر بات بڑھا چڑھا کر کرنے کی عادت ہے۔

پھر کہنے لگے آپ سے دوا لے کر گیا تو واہ کینٹ کے ایک ڈاکٹر کی کسی نے بہت تعریف کی میں شوگر کی دوا لینے ان کے پاس چلا گیا۔ بہت اچھے ڈاکٹر ہیں۔ انہوں نے نہ صرف میرے دادا

ے پوتے تک کی تمام باتیں معلوم کیں بلکہ میرے سوتیلے باپ ماں اور بہن بھائیوں کا احوال بھی معلوم کیا ساری معلومات لکھ کر ایک گھنٹہ کمپیوٹر پر لگا دیا اور مجھے یہ دوا دی۔ مگر چار ماہ سے لگاتار دوا کھا رہا ہوں فائدہ نہیں ہو رہا۔ یہ کہہ کر جرمنی کے ایک دوا ساز ادارے کی مرکب دوا کی شیشی میرے سامنے رکھ دی۔

اس مرتبہ میں نے انہیں زیادہ بولنے کا موقع دیئے بغیر میڈ ہورنیم دے کر رخصت کر دیا اور کہا کہ آپ پندرہ دن بعد نہار منہ بلڈ شوگر چیک کروا کے آئیں۔ لیکن پندرہ دن بعد تشریف نہیں لائے۔ لگ بھگ چار ماہ کے بعد ان کے بیٹے نے رابطہ کر کے بتایا کہ والد کو بے ہوشی کے دورے پڑ رہے ہیں۔ آپ گھر چل کر دیکھ لیں۔

بلڈ شوگر نارمل ہونے کے باوجود بے ہوشی کے دورے پڑ رہے تھے۔ ان کی بیگم نے بتایا ان کے ایک دوست نے بیس لاکھ روپے قرض لئے تھے۔ پہلے تو آج کل کرتے رہے اب بالکل مکر گئے ہیں۔ جب سے یہ حالت ہے۔ میں نے اگنیشیا CM کی چار خوراکیں دیں اور لوٹ آیا۔ چند دن میں دوروں والی کیفیت ختم ہو گئی۔ اس کے بعد ملاقات نہیں ہوئی۔ اللہ جانے کس حال میں ہیں۔ کسی ڈاکٹر سے علاج کروا رہے ہیں یا کسی بناری ٹھگ کے ہتھے چڑھ گئے ہیں۔

کیس نمبر (74) :

نیم حکیم خطرۂ جان' مشہور تو یہی ہے مگر یہ نیم ہومیو پیتھ اپنی جان کے لئے خطرہ بنے ہوئے تھے۔ باقاعدہ ہومیو پیتھی تو پڑھی نہیں تھی۔ کوئی میٹریا میڈیکا ہاتھ لگا اس کو پڑھ کر ہومیو پیتھ بن گئے مگر تختۂ مشق صرف ان کی اپنی ذات تھی۔ کسی کو دوا دیتے نہ مشورہ لیکن اپنے آپ کو بخشنے کو تیار نہ تھے۔ چنانچہ نزلہ زکام سے لے کر اپنی ظاہرہ و پوشیدہ ہر قسم کی بیماریوں کے لئے اپنی تشخیص کردہ دوا کھا چکے تھے۔ کسی کی بھی بات نہ ماننے کی قسم کھائی ہوئی تھی۔ کبھی مشورہ کرنے آتے تو دوا نہیں بلکہ ہمیشہ تصدیق' تائید بلکہ تعریف کے خواہش مند رہتے۔ اگر غلطی سے بھی اختلاف رائے ہو جاتا تو

فوراً جلال میں آجاتے تھے۔ کہتے بھئی کاشی رام نے تو یہ لکھا ہے آپ کیسے اختلاف کر سکتے ہیں؟
کئی بار سوچا کہ ان کو سلفر کھلا دیں مگر دی نہیں۔

ایک مرتبہ کہنے لگے زندگی میں بہت عیاشی کی ہے۔ مادہ منویہ پانی کی طرح بہایا ہے۔ اب اعصابی ودماغی کمزوری ہوگئی ہے۔ ایسڈ فاس کھالوں۔ ہم نے اختلاف سے گریز کرتے ہوئے کہا کہ ضرور کھائیں لیکن ایک مثبت بات یہ تھی کہ 30 کو سب سے اونچی طاقت مانتے تھے اور بہت زیادہ دہراتے بھی نہیں تھے۔ یعنی خود کو خراب تو کرتے تھے مگر خانہ خراب نہیں کرتے تھے۔ کہنے لگے آپ نے میرے لئے کونسی دوا سوچی ہے۔ میں نے تو سوچی ہی نہیں تھی کیونکہ وہ دوا لینے تو آتے ہی نہیں تھے۔ جب بھی آئے اپنی دوا کی تصدیق کے لئے آئے۔

ایک دن آئے اور چھوٹتے ہی بولے بھئی وقت ایک سا نہیں رہتا آپ کے پاس آنا ہی پڑ گیا ہے۔ حالت بہت خراب ہے۔ پیشاب رک گیا ہے قطرہ قطرہ آتا ہے۔ گھنٹوں بیٹھ کر چند قطرے خارج کرتا ہوں۔ کھانا پینا برائے نام ہے۔ وزن گر گیا ہے۔ چہرہ جھریوں سے بھر گیا ہے۔ دائیں جانب کا ہرنیا ہے اور الٹرا ساؤنڈ سے پتہ چلا ہے کہ پروسٹیٹ بھی بڑھا ہوا ہے۔ ایکسرے سے معلوم ہوا ہے کہ مثانہ بھی پتھریوں سے بھرا ہوا ہے۔ اسلام آباد کی سب سے مہنگی لیب سے ایکسرے کرائے گئے تھے۔ ایک ایک پتھری صاف نظر آتی تھی۔

تجزیہ :

موصوف مجھے شروع سے سلفر لگتے تھے۔ کچھ پلاٹینا کا رنگ بھی تھا۔ سلفر کا مریض بہت پڑھتا ہے۔ ہر موضوع پر اس کی گرفت ہوتی ہے۔ نئی سے نئی معلومات ان کے پاس ہوتی ہے۔ ہر تحریر نگار کو شتارنا ان کا مشغلہ ہوتا ہے۔ لیکن ان کی دوڑ تو صرف کاشی رام تک تھی جسے وہ کانشی رام کہتے تھے۔

چنانچہ سلفر سے قطع نظر پلاٹینا کے بارے میں بھی سوچا۔ ان کو اپنے محدود علم پر لامحدود فخر تھا۔ کسی کی نہ ماننا۔ خاندانی ہونے کا زعم مگر گھر سے باہر نکلتے ہی جاگیر ختم ہو جاتی تھی۔ دادا کی نوابی کا چرچا۔ دادا سچ مچ نواب اور والی ریاست تھے۔ مگر ان میں اس وقت وہ طمطراق نظر نہیں آرہا اس

وقت سب سے نمایاں علامت مایوسی ہے۔ چنانچہ پلاٹینا کے بجائے اورم میٹ دی جاسکتی ہے۔
ابھی ذہن میں ان کی دوا کے بارے میں تانے بانے بن رہا تھا کہ ان کے بیٹے کا خیال آیا۔

وہ بھی دو چار بار علاج کے لئے میرے پاس آئے تھے۔ اور غیر شادی شدہ ہونے کے باوجود ''کمزوری'' کی دوا کے متلاشی تھے۔ ان کا دعویٰ تھا کہ وہ ''گھاٹ گھاٹ'' کا پانی پی چکے ہیں۔ والد سے پوچھا کہ آپ کے فلاں بیٹے کا کیا حال ہے تو کہنے لگے بڑا سیاہ بخت ہے۔ پینتیس سال عمر ہے مگر دل کی تکلیف ہوگئی ہے۔ بائی پاس ہو چکا ہے۔ شوگر کا بھی مریض ہے۔ برے حال میں ہے علاج معالجہ کے باوجود حالت اچھی نہیں بس دن پورے کررہا ہے۔

ان کی بات پوری ہوتے ہی ذہن روشن ہوگیا کہ پہلے اس طرف خیال کیوں نہ گیا۔ باپ کو خود بھی چاک دامنی کا دعویٰ ہے اور بیٹا بھی باپ کے نقش قدم پر چل کر ان حالوں کو پہنچا ہے۔ خرابی کا دائرہ جنسی و بولی اعضاء کے گرد ہو تو دوا صرف اور صرف میڈھورنیم ہوتی ہے۔ میڈھورنیم CM کی چار خوراکیں دی گئیں۔

نتیجہ :

پیشاب کی رکاوٹ تو دوسرے دن ہی دور ہوگئی۔ ایک ماہ بعد پتھریاں نکلنی شروع ہوگئیں تو میڈھورنیم بند کردی گئی۔ تین ماہ میں مثانہ صاف اور ہرنیا غائب ہوگیا۔

کیس نمبر (75) :

ایک مریض میرے پاس تین سال پہلے آئے تھے تو انہیں ذیابیطس شکری کی وجہ سے بلند فشار خون کی شکایت تھی۔ سر کے سن ہونے کا احساس تھا چکر آتے تھے۔ چال میں لڑکھڑاہٹ تھی۔ پاؤں ٹھنڈے رہتے تھے۔ اس وقت انہیں کونیم 200 کی چار خوراکیں دی گئی تھیں۔ مگر بقول ان کے کوئی خاص فائدہ نہیں ہوا تھا۔

اب تمام علاج کے بعد جب حالت زیادہ خراب ہوئی تو تین سال بعد پھر میرے پاس آئے۔ اس وقت دونوں ٹانگیں خصوصاً پاؤں سُن ہیں' چکر' لڑکھڑاہٹ' بلند فشار خون اور ذیابیطس شکری اہم ترین علامات ہیں۔ ہاتھ اور پاؤں کے معائنے سے معلوم ہوا کہ پیروں میں تو کوئی احساس ہے ہی نہیں۔ کسی چیز کا پتا نہیں چلتا شوگر 20 سال سے ہے اور ہائی بلڈ پریشر میں پانچ سال سے مبتلا ہیں۔ گھبراہٹ اور بے چینی بہت زیادہ۔ بغیر نیند کی گولی لئے سو ہی نہیں سکتے۔ میں نے پوچھا یہ ساری علامات کب شروع ہوئیں تو بتایا کہ کوئی بیس برس قبل بخار ہوا تھا کئی ڈاکٹروں سے علاج کرایا مگر بخار نہیں اترا تو ایک ہسپتال میں ایڈمٹ ہو گیا انہوں نے پندرہ دن لگاتار علاج کیا۔ بخار تو اتر گیا مگر اس کے بعد سے مسلسل گھبراہٹ رہتی ہے۔ نیند اُڑ چکی ہے اور جسم میں درد ہے۔ ذیابیطس کی دوا لگاتار کھا رہا ہوں۔ بینائی کمزور ہو گئی ہے۔ پانچ سال سے بلڈ پریشر کی دوا بھی جاری ہے۔ اب ہاتھ پیر سن ہونے کی نئی مصیبت شروع ہو گئی ہے۔ دس سال سے نامردی ہے اور ہاں قبض بھی شدید ہے۔

تجزیہ:

ساری تکالیف کی جڑ بخار ہے۔ جس کے بارے میں یقین سے کچھ کہنا مشکل ہے کہ ملیریا تھا یا ٹائیفائیڈ یا کسی اور طرح کا بخار تھا۔ موجودہ علامات کی بنیاد پر اوپیم' الیومینا' کونیم' کارسی نوسن میں سے کچھ دینا پڑے گا۔ اگر

Diabetic Retinopathy

Diabetic Neuropathy

Diabetes Meletus

Chronic Constipation

کو علامات مان کر دوا دی جائے تو کارسی نوسن کے سوا اور کیا دیا جا سکتا ہے۔ پاؤں ٹھنڈے نیچے سے اوپر کی طرف فالجی کیفیت۔ چکر۔ سردی اور قبض کونیم کا تقاضہ کرتی ہے جو دے کر ناکام ہو چکے ہیں۔ لڑکھڑاہٹ بیماری کا آہستہ آہستہ پھیلنا اور حسی اعصاب کا فالج الیومینا کی

طرف اشارہ کرتا ہے عضوی بے حسی اور درد نہ ہونا اوپیم کی علامت ہے۔ ایلوپیتھک ادویات کے بے تحاشہ استعمال کی دوا بھی اوپیم ہے۔ قبض کا اشارہ بھی ادھر ہی ہے۔ دماغی حالت اوپیم جیسی نہیں ہے۔ مریض ذہنی طور پر بہت بہتر ہے۔ اگرچہ بہت تیز نہیں ہے لیکن اوپیم کی طرح ست ہے نہ ایلومینا کی طرح الجھا ہوا۔ ہاں ایک امید ہے کہ ایلومینا کے شروع کے درجوں میں الجھاؤ اتنا نمایاں نہیں ہوتا تو سب سے نمایاں علامات کی بنا پر اسے ایلومینا200 کی چار خوراکیں دی گئیں۔

نتیجہ :

مریض ایک ماہ کے بعد آیا اور ذرا سی بہتری کا بتایا۔ ایلومینا بہت آہستہ کام کرتی ہے مگر یہاں تو اس نے سرے سے کوئی کام نہیں کیا۔ اب جن نکالنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔ اسے ٹائیفائیڈ یم کی چار خوراکیں اور اس سے اگلے دن سے Chloraphanical 30 کی تین خوراکیں روزانہ کے حساب سے دی گئیں۔ ایک ہفتے کے بعد یہ دوا بند کر کے سادہ گولیاں کھانے کے لئے دے دی گئیں۔

ایک ماہ بعد اس نے بتایا کہ بلڈ شوگر کم ہونے لگی ہے بلڈ پریشر دوا کے بغیر بھی معمول کے مطابق ہے یعنی بالکل ٹھیک ہے۔ چکر کافی کم ہو گئے ہیں البتہ چال میں لڑکھڑاہٹ اور پاؤں کا سن ہو جانا جوں کا توں ہے۔

سب سے پہلی علامت سب سے زیادہ بہتر ہوئی ہے دوسری علامت ختم ہو گئی ہے اور سب سے آخری علامت اُسی طرح ہے۔ اسے شفا نہیں کہا جا سکتا۔ ہیرنگ کے قانون کے مطابق سب سے پہلے چکر اور پاؤں کی بے حسی ٹھیک ہونی چاہئے۔ تو اب کیا کیا جائے؟ انتظار کیا جائے۔ ایلومینا یا کونیم دی جائے یا ایکسرے دے کر دفاعی نظام کو متحرک کیا جائے۔ ایکسرے دینے میں خطرہ یہ ہے کہ مریض شدت برداشت نہیں کر سکے گا۔ بہت عرصہ سے بلند فشار خون کا مریض رہنے سے دل اچھی حالت میں نہیں ہے اور ایکسرے کی شدت نقصان پہنچا سکتی ہے تو کیوں نہ انتظار کیا جائے۔ مریض کو سادہ گولیاں دے کر بھیج دیا گیا۔ سادہ گولیاں ایک گرین والی ایک صبح ایک شام۔

نتیجہ :

اس بار مریض تین ماہ کے بعد آیا۔ بلڈ پریشر اور ذیابیطس شکری ٹھیک ہو چکے ہیں۔ اس دوران کبھی نہیں بڑھے البتہ پاؤں کی حالت جوں کی توں ہے۔ اب کچھ زیادہ سوچنے کی ضرورت نہیں تھی۔ الیومینا پہلے ناکام ہو چکی تھی سو اس بار خطرہ مول لینے کی بجائے سے الیومینا LM1 میں دے دی گئی۔ LM1 میں دوا مائع شکل میں دی جاتی ہے اور اسے ہر تین گھنٹے کے بعد دہرایا جاتا ہے۔ بہتری شروع ہونے پر دوا بند کر دی جاتی ہے۔

اس بار مریض چار ماہ کے بعد آیا کسی اور مریض کو لے کر آیا تھا۔ اس نے کہا کہ وہ بالکل ٹھیک ہے اس لئے مزید علاج نہیں کروانا چاہتا۔ پاؤں کی بے حسی مکمل طور پر ختم ہو چکی ہے۔ نظر کچھ بہتر ہے مزید خراب نہیں ہوئی شوگر اور بلڈ پریشر بالکل ٹھیک ہو چکے ہیں۔

کیس نمبر (76) :

عزیز و اقربا کا خیال تھا کہ مریض تقریباً مر چکا ہے بس رسمی اعلان باقی ہے اور ڈاکٹر خواہ مخواہ معاملے کو لٹکا رہے ہیں۔ مریض مصنوعی تنفس (Ventilator) کے سہارے زندہ تھا۔ ہاتھ پاؤں چہرہ اور پیٹ بری طرح سوجھے ہوئے تھے۔ بلڈ یوریا 150 تھا۔ مریض غنودگی بلکہ بے ہوشی میں تھا۔ عموماً ایسے مریض ذیابیطس یا بلند فشار کی وجہ سے اس حالت کو پہنچتے ہیں۔ کچھ لوگوں کو گردوں کی عضوی خرابیاں بھی ہوتی ہیں مگر یہاں ایسا کوئی معاملہ نہیں تھا۔ یہ مریض دس دن پہلے بالکل ٹھیک تھا پھر اسے قے اور اسہال کی تکلیف ہوگئی۔ شدید اُلٹی اور دست۔ علاج کے باوجود پانی کی خطرناک حد تک کمی ہوگئی جس کی وجہ سے گردوں نے کام چھوڑ دیا۔ پھر یہ صاحب بے ہوش ہو گئے اور جان بچانے کے لئے انہیں Ventilator پر ڈال دیا گیا۔

تجزیہ :

دست کی بیماری کو سبب مان لیا جائے تو علاج ٹائیفائیڈینم سے شروع کرنا چاہیے۔ ٹائیفائیڈینم کا میٹریا میڈیکا دستیاب نہیں ہے۔ اسے بس نام پر دیا جا رہا ہے۔ گو اس کا نام ٹائیفائیڈینم ہے مگر یہ Gastroenteritis کا نوسوڈ ہے۔ جس زمانے میں اسے بنایا گیا تھا اس وقت اُلٹی دست اور محرقہ بخار دونوں کو ایک ہی بیماری سمجھا جاتا تھا سو اس نوسوڈ کا نام ٹائیفائیڈینم رکھ دیا گیا۔ اسی طرح سے ملیریا آف سڑی ہوئی گھاس اور پائی روجینم سڑے ہوئے گوشت سے بنائی جاتی ہے۔ مچھر سے جو دوا بنتی ہے اس کا نام Culex ہے۔ مگر یہ جلن اور خارش کے علاوہ کوئی نمایاں علامت نہیں رکھتی۔

اگر پانی کی کمی کو سبب مان لیا جائے تو دوا فاسفورس، سو جن کو دیکھا جائے تو نیٹرم سلف اور سب کچھ چھوڑ کر صرف ناکارہ گردوں کی بنا پر دوا دی جائے تو ایل سیرم۔ بے ہوشی پر اوپیم اور پیشاب آور کے طور پر آرسنک دوا بنتی ہے۔

اس مریض کو فاسفورس 200 دی گئی پھر اوپیم CM اس سے اگلے دن آرسنک البم 200 مگر معاملہ جوں کا توں رہا۔

تیسرے دن اس کے بیٹے نے بتایا کہ الٹی اور دست شروع ہونے سے پہلے اس مریض کو شدید صدمہ ہوا تھا۔ ہوا کچھ یوں کہ اس کے سب سے چھوٹے بیٹے نے اس کے ساتھ بہت بدتمیزی کی، گالی گلوچ اور اگر لوگ بیچ میں نہ پڑتے تو شاید ہاتھا پائی ہو جاتی۔ اس بچے سے انہیں بہت پیار تھا اور انہیں اس طرح کے رویے کی اُمید نہیں تھی۔

اس کے بعد انہیں چپ لگ گئی اگلے دن اُلٹی اور دست شروع ہو گئے اور پھر دن بہ دن معاملہ بگڑتا چلا گیا۔ یہ سن کر مجھے اُمید کی کرن نظر آئی۔

نتیجہ:

سی۔ ایم میں ایک خوراک اگنیشیا کی کھلا دی گئی۔ اگلے دن مریض ہوش میں آ گیا اور تیسرے دن اسے وارڈ میں بھیج دیا گیا۔ اگنیشیا کے ایک ہفتے کے بعد مریض صحت یاب تھا۔ کھا رہا تھا پی رہا تھا۔ پھر وہ اسے گھر لے گئے۔ اس سے دوبارہ کبھی رابطہ نہیں ہوا۔

کیس نمبر (77) :

اس واقعے کو بہت عرصہ نہ گزرا ہوتا تو میں اسے ہرگز نہ لکھتا کیونکہ اسے پڑھ کر لوگ طوفان اٹھا دیں گے اور یہ طوفان اُٹھانا کوئی غلط بھی نہیں ہوگا' مگر اس بات کو بہت عرصہ بیت گیا۔ مریضہ اور اس کے خاندان سے کوئی رابطہ نہیں ہے۔ اس لئے اسے لکھا جا رہا ہے۔ ہوا کچھ یوں کہ ایک خاتون کو ڈاکٹر اکبر معصوم کے پاس لایا گیا جس کے پاؤں مکمل طور پر گل چکے تھے۔ کالے ہو چکے تھے اور ان میں حس بھی نہیں تھی۔ ڈاکٹروں نے مشورہ دیا کہ انہیں جس قدر جلد ممکن ہو کٹوا دیا جائے ورنہ پورے جسم میں زہر پھیل جائے گا اور مریضہ اللہ کو پیاری ہو جائے گی۔

آپ سمجھ رہے ہوں گے کہ اسے Diabetic Gangrene تھا۔ نہیں ایسا نہیں تھا اور یہ Thrombosis کا کیس بھی نہیں تھا۔

اس بیچاری کا میاں اس سے ناراض ہو گیا' جون کا مہینہ' سخت گرمی' شدید دھوپ اور اس ظالم نے چارپائی کو کھڑا کیا اور اس کی دونوں ٹانگیں چارپائی کے اوپر والے پایوں کے ساتھ باندھ کر اسے اُلٹا لٹکا دیا۔ اس نے چیخ و پکار مچائی تو اسے جان سے مار دینے کی دھمکی دی اور نگرانی کے لئے ایک طرف بیٹھ گیا۔ نگرانی کے ساتھ ساتھ اپنے معمول کے مطابق چرس سے شغل بھی جاری تھا۔ ظلم کی انتہا دیکھیے کہ اس کی ساس چوکیداری کے لئے گھر کے باہر بیٹھ گئی۔ گاؤں کی عورتیں فصل کی کٹائی کے لئے کھیتوں میں تھیں اگر کوئی اس ستم رسیدہ کا پوچھنے بھی آئی تو اسے یہ کہہ کر چلتا کر دیا کہ میکے گئی ہے۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ تین چار گھنٹوں تک وہ یہ اذیت برداشت کرتی رہی۔ دن ڈھلنے لگا تو اس کی قوتِ برداشت جواب دے گئی اور وہ بری طرح چلانے لگی۔ اس عورت نے بتایا کہ مجھے یوں لگ رہا تھا جیسے پیروں میں دہکتے ہوئے انگارے بھر دیئے گئے ہوں۔ میں تکلیف کی شدت سے بے ہوش ہو گئی تو مجھے اس سولی سے اتارا گیا کہ کہیں مر نہ گئی ہو۔ تھوڑی دیر بعد شاید تکلیف کی

وجہ سے ہی میں ہوش میں آ گئی اور گرتی پڑتی نلکے کی طرف بھاگی تا کہ پیروں پر پانی ڈالوں۔ پیروں پر پانی ڈالا تو یوں لگا جیسے کھولتا ہوا تیل ڈال دیا گیا ہو۔ دیکھتے ہی دیکھتے پیروں اور خصوصاً تلوؤں پر آبلے پڑ گئے رات تک پاؤں پھول گئے اور نیلے ہو کر صبح تک بالکل سیاہ ہو گئے۔ چند دنوں میں زخم بن کر سڑاؤ کا عمل شروع ہو گیا۔

تجزیہ:

جب اس عورت کو پاؤں جلنے کا احساس ہوا اس وقت وہ مردہ ہو چکے تھے۔ یہ بالکل ایسا ہی ہوا جیسا Foot Bite میں ہوتا ہے۔ خون کی گردش رکی اور جسم کا یہ حصہ مردہ ہو گیا۔ عورت کی تذلیل ہوئی اسے اذیت دی گئی اور جسمانی تکلیف بھی۔ اب علاج کی بنیاد کسے بنایا جائے۔ یہ ایک مشکل سوال تھا۔ ہیپر سلفر۔ سلیشیا۔ لیکیسس۔ نیٹرم میور۔ اگنیشیا۔ اسٹافی سیکیریا میں سے کیا دیا جائے۔ زخموں کی حالت پہلی تین دواؤں کی متقاضی ہے جبکہ ذہنی اذیت آخری تین دواؤں کا تقاضہ کرتی ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا یہ دوائیں اتنا گہرا اثر کریں گی کہ اس کے مردہ پیروں کو زندہ کر سکیں۔ میرا خیال تھا کہ نہیں۔ اس کے لئے ان سے زیادہ گہرا اثر کرنے والی دوا کی ضرورت ہے۔ لیکیسس سے ہم نے بہت دفعہ Diabetic Foot ٹھیک کیا ہے مگر یہاں دونوں پاؤں مکمل طور پر گل چکے ہیں۔ تو دوا ایکسرے ہو سکتی یا سول چونکہ اسے دھوپ میں لٹکایا گیا تھا۔ اس لئے (Sol) کا امکان زیادہ ہے۔ سوا سے Sol1M میں دے دی گئی۔

نتیجہ:

چونکہ اس کے میاں کو اس غیر انسانی حرکت پر ڈانٹا اور پولیس کو اطلاع دینے کی دھمکی بھی دی گئی تھی تو یہ مریضہ واپس نہیں آئی۔ کئی ماہ کے بعد اس نے ایک اور مریضہ کو بھیجا جس نے بتایا کہ (Sol) کی چار خوراکوں سے اس کے پاؤں مکمل طور پر ٹھیک ہو گئے ہیں اور زخموں کے نشان تک باقی نہیں رہے۔

کیس نمبر (78) :

ایک بزنس مین پنجاب کے ایک بڑے شہر سے تشریف لاتے' مختلف بیماریوں کا بتاتے دوا لیتے اور ٹھیک ہونے پر اطلاع دینے آتے اور ساتھ ہی کچھ اور بیماریاں بتاتے' مزید دوا لیتے اور چلے جاتے۔ جب ذرا بے تکلف ہوئے تو بتایا کہ انہیں مردانہ کمزوری ہے۔ تفصیل سن کر عرض کیا کہ یہ مردانہ کمزوری نہیں' مکمل نامردی ہے کہ کسی طرح سے بھی انتشار ہو کر ہی نہیں دیتا۔ تکلیف کیسے شروع ہوئی؟ اس پر انہوں نے بتایا۔

پانچ سال پہلے میں امریکہ میں تھا' بیوی کو زچگی کے درد شروع ہو گئے۔ ہسپتال لے گیا۔ زچگی کے سارے عمل کے دوران میں اس کے ساتھ رہا۔ اس دوران جو چیخ و پکار سنی اور اس کی حالت دیکھی تو مجھے بہت صدمہ ہوا اس کے بعد سے کمزوری شروع ہو گئی جو بڑھتی گئی اور اب یہ عالم ہے کہ ہر وقت ساڑھے چھ بجے رہتے ہیں۔

مریض نفاست پسند ہے۔ نامردی اور خوف آرسنک کا سوچا باقاعدگی سے آنا اور ہمیشہ بہتری کا بتاتا ہے اور مریضانہ ہمدردی اسٹافی سیکیریا۔ خوف کے بداثرات اوپیم اور کاری نوسن۔ بتدریج بڑھتی ہوئی کمزوری الیومینا۔ چونکہ آرسنک البم زیادہ علامات کا احاطہ کر رہی تھی سوا CM میں دیا گیا۔ مریض نے دوبارہ آنے پر بہت معمولی بہتری کا بتایا تفصیل پوچھنے پر پتہ چلا کہ سرے سے کوئی بہتری نہیں ہوئی۔ اب معاملہ صاف ہے مریض کسی کو ناراض نہیں کرنا چاہتا دل دکھانے سے بچنا چاہتا ہے۔ اسٹافی سیکیریا CM دی گئی اور ایک ماہ انتظار کا کہا گیا۔ اگلی دفعہ اس نے کہا۔ ''پچھلی دوا سے کچھ بہتری تھی مگر اس سے تھوڑا سا بھی فرق نہیں پڑا۔ میں نے سوچا۔ بہتری تو آرسنک سے بھی نہیں ہوئی تھی ہاں اسٹافی سیکیریا نے سچ بولنے پر مجبور کر دیا ہے''۔

اب اسے بہت عذر سے دوا دینی پڑے گی ورنہ اسٹافی سیکیریا کھا کر یہ اور لحاظ نہیں کرے گا فرار ہو جائے گا۔ اصل میں مریض کی باتوں کی بجائے حرکتوں پر غور کرنے کی ضرورت تھی۔

موصوف ہر دفعہ گاڑی بدل لیتے ہیں' عینک اور گھڑی بھی۔ موبائل فون ہر دفعہ نیا ہوتا ہے۔ اچھا تو یہ جو مریضانہ ہمدردی ہے کہ تکلیف دیکھنے سے نامردی ہوگئی یہ سب تو اپنے آپ کو بہت بڑا بہت اچھا اور نیک ظاہر کیا جا رہا ہے۔ پلاٹینا' اسے پلاٹیناCM کی چار خوراکیں دی گئیں۔ جس نے اسے ایک ماہ میں صحت یاب کر دیا۔

کیس نمبر (79) :

یہ مریضہ کراچی سے آئی تھیں اور لیاقت نیشنل ہسپتال میں اسے PTSD کی مریضہ قرار دیا گیا تھا۔ دو سال علاج کے باوجود بہتر نہ ہونے پر اس نے ہم سے رجوع کیا۔ اس نے یہ علامات بتائیں۔ چکر' گرمی سے افاقہ۔ (دو سال سے) چکر لیٹنے چلنے اور بیٹھنے سے بڑھتے ہیں۔ نظر کمزور۔ گدی میں شدید درد۔ گھٹن۔ گرمی کا احساس۔ بھوک نہیں لگتی۔ بیمار پڑ جانے کا خوف۔ منہ کا ذائقہ پھیکا۔ پیاس غائب۔ تشویش۔ بے چینی۔ شدید غصہ۔ دھڑکن کبھی بہت تیز اور کبھی بہت کم۔ معائنے کے وقت دھڑکن 105' نبض 107۔ مریضہ تین ماہ کی حاملہ تھی۔ عمر 23 سال۔ ساری تکالیف زلزلے میں عزیز و اقارب کے فوت ہونے سے شروع ہوئیں۔

تجزیہ :

اس مریضہ کو علامات کی بجائے دوا سبب میں پڑی ہے۔ خوف سے ہونے والی تکالیف کی بنیاد پر اسے اوپیم CM کی چار خوراکیں دے دی گئیں۔

روداد :

چند دنوں میں تمام علامات غائب ہوگئیں تین ماہ کے بعد ضرورت پڑنے پر اسے دہرایا گیا۔ اب یہ مکمل طور پر صحت مند ہے۔

کیس نمبر (80) :

یہ صاحب دبئی میں ایک فائیو سٹار ہوٹل میں ڈرائیور تھے۔ مے نوش بلکہ بلانوش تھے۔ سو آدمی جو کھاتا ہے' آدمی جو پیتا ہے' زندگی بھر وہ بلائیں پیچھا کرتی ہیں۔ سو ان کی فاقہ مستی رنگ لائی۔ مسلسل کپکپاہٹ رہنے لگی' نیند اُڑ گئی۔ یادداشت جواب دے گئی۔ خیر یہ سب تو تھا جو تھا' ساتھ ہی گردے جواب دے گئے۔ پیشاب سے بے تحاشہ پیپ آنے لگی۔ میرے پاس وہ یہ علامت لیکر آئے۔ ہاتھ پاؤں کا کانپنا۔ شدید سردی لگنا۔ یادداشت کمزور' وزن کم ہوتے جانا۔ پیشاب میں پیپ' پیشاب میں جلن نہیں تھی۔ جھاگ بنتی تھی۔ پیشاب میں ایسی ٹون اور کی ٹون بھی آرہے تھے اور شوگر بھی۔ بے اعتدالی کی زندگی گزارنے والے میڈھورینم ہوتے ہیں۔ بے اعتدالی سے پیدا تکالیف' اگنس کاسٹس' شراب سے تباہی نکس وامیکا' سردی لگنا اور پیپ آنا' سورینم یا ہیپر سلفر۔

مزاج اگر کوئی تھا بھی تو دب دبا چکا' سو اس پر سوچنا فضول ہے۔ اگنس کاسٹس کا سوچا جاسکتا ہے مگر سوزش' پیپ آنا' سردی لگنا اور شراب نوشی کو ملا کر دیکھیں تو نکس وامیکا کا پلڑا بھاری ہے۔ شوگر اور پیشاب میں ایسی ٹون اور کی ٹون آنا بھی نکس وامیکا ہے۔ سو اس خراب مے کو نکس وامیکا 200 کی چار خوراکیں دے دی گئیں۔

پندرہ دن میں یادداشت بحال ہو گئی۔ کپکپاہٹ ختم اور خون میں شکر کی سطح معمول پر آ گئی۔ سو پلاسیبو دے کر انتظار کیا گیا۔ پیشاب میں پیپ کم نہیں ہو رہی تھی۔ البتہ ایسی ٹون اور کی ٹون آنے ختم ہو گئے تھے۔

اگلے پندرہ دن میں بھوک نہ لگنا' خون کی کمی' سردی لگنا اور پیشاب کی پیپ' بہت نمایاں ہو کر سامنے آ گئیں۔

استاد محترم ڈاکٹر ایاز سہروردی نے میگنیشم ایسی ٹیٹ دینے کا حکم دیا۔ سو یہ دوا انہیں 200 طاقت میں دی گئی۔

اس پندرہ دنوں میں بھوک لگنے لگی وزن بڑھا۔ سردی لگنا کم ہوگئی اور پیشاب میں پیپ صرف + رہ گئی۔

اب انہوں نے بے اعتدالی کی اور دوبارہ شراب پی لی۔ پوچھنے پر کہا کہ دوستوں نے زبردستی پلادی۔ گزارش کی کہ یہ معلوم ہونے کے باوجود کہ شراب پینے سے آپ کی جان جاسکتی ہے آپ کو شراب پلانے والے آپ کے دوست کیسے ہوگئے؟ اس بات کا ان کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔ اب دوبارہ نکس وامیکا دی گئی۔ اس کے باوجود پیشاب میں پیپ کم نہیں ہوئی۔ لاپروا مریضوں کی دوا سلیشیا ہوتی ہے مگر اس کی شدت سے ڈر کر ہیپر سلفر 200 میں دے دی گئی۔ سردی لگنا اور پیپ آنا۔ ان ہی دو علامتوں کو مدنظر رکھا گیا تھا۔

اس دوا کا خاطر خواہ فائدہ ہوا۔ اسے ایک ماہ کے وقفے سے چار بار دہرانا پڑا۔ مریض موٹا تازہ ہوگیا۔ پیشاب کی پیپ ختم ہوگئی۔ بلڈ یوریا نارمل ہوگیا۔ مریض نے ایک دکان لے لی اور کریانے کا کاروبار کرنے لگا۔

کیس نمبر (81) :

یہ مریض نیلور سے آیا تھا۔ اسے ایک دفعہ بخار ہوا تو یہ ایک محلے دار ڈسپنسر کے پاس چلا گیا جس نے نہایت جوش سے اسے بتایا کہ وہ اسے ایسی دوا دے گا جس سے اسے کبھی بھی بخار نہیں ہوگا۔ ایسا ہوا بھی مگر کس قیمت پر؟ آیئے دیکھتے ہیں......

مریض نے بتایا کہ بخار تو اُتر گیا مگر چند ہفتوں کے بعد اسے جسم میں درد رہنے لگا مزید کچھ وقت گزرا تو پنڈلیوں میں پہلے درد اور پھر شدید کڑل (باؤنٹے) پڑنے لگے۔ معدہ خراب رہنے لگا اور کھانا منہ کے قریب لے جاتے ہی اُلٹی آنے لگی۔ اس سب کے باوجود اسے بخار نہیں ہوا کبھی بھی نہیں ہوا۔

شروع میں مختلف علاج ہوتے رہے مگر کسی کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اصل میں کیا ہو رہا ہے؟ آخر ایک میڈیکل اسپیشلسٹ نے Renal Function Test کروایا تو پتہ چلا کہ بلڈ

یوریا 130 تک جا پہنچا ہے۔ یہ فریاد لے کر مریض میرے پاس آ گیا۔ ڈسپنسر کو بدعائیں دے رہا تھا نہ بے چین تھا۔ بس سب اللہ کے کھاتے میں ڈال چکا تھا۔

تجزیہ :

پہلے تو جی چاہا اسے اسٹافی سیگر یا دے دوں' یا نیٹرم کارب۔ اتنے قانع اور مطمئن لوگ گلہ نہ کرنے والے عموماً انہی دو دواؤں کے مریض ہوتے ہیں پھر پیتھالوجی نے زور مارا۔ گردے فیل۔ ایلو پیتھک دوا کے بداثرات اور سستی۔ تینوں کو ملانے سے دوا اوپیم بنتی ہے۔ ایک اور طریقہ یہ بھی ہو سکتا تھا کہ اسے سلفر کھلائی جائے اور دبے ہوئے بخار کو بحال کر لیا جائے' مگر اس تیسرے اور پہلے طریقے میں شدت کا خطرہ تھا۔ اور نتیجہ غیر یقینی۔ سو دوسرے طریقے کو اپناتے ہوئے مریض کو اوپیم 1M کی چار خوراکیں دے کر پندرہ دن بعد آنے کا کہا گیا۔

روداد :

پندرہ دن کے بجائے مریض ایک ماہ کے بعد آیا اور بلڈ یوریا 60 ہو چکا تھا۔ دیر کی وجہ اس نے یہ بتائی کہ تمام علامات ختم ہو گئی تھیں سو نہیں آیا۔ اب دردیں اور کڑل دوبارہ شروع ہوئے تو آنا پڑا۔ اب کیا کرنا چاہئے؟

تجزیہ :

مریض کے بیان سے ظاہر ہے کہ اس دوران میں یوریا مزید کم ہوا ہو گا اور پھر بڑھ کر 60 ہو گیا ہے۔ سو اب دوا کو دہرانا ضروری ہو گیا ہے۔ اسے اوپیم 1M میں دوبارہ دے دی گئی۔

روداد :

اس بار مریض پندرہ دن کے بعد آ گیا اور اس نے پیشاب میں جلن کی شکایت کی۔ اس نے بتایا کہ پیشاب پہلے بالکل پانی جیسا آتا تھا مگر اب گہرے بھورے رنگ کا اور بدبودار آنے لگا ہے۔ مریض بلڈ یوریا اور پیشاب کا تجزیہ کروانے کو تیار نہیں تھا۔ ''بس اس دفعہ ایسے ہی دوا

دیدیں، ٹیسٹ اگلی دفعہ کروائیں گے"۔

تجزیہ :

ہیرنگ لا کے مطابق بیماری زیادہ اہم عضو سے کم اہم عضو کی طرف آ گئی ہے اور کینٹ کے الفاظ میں اخراج بغیر بخار کے شروع ہو گیا ہے، جسے کینٹ نے رحمت قرار دیا ہے۔ مگر اس کا بخار تو اُس جادوگر (ڈاکٹر) نے کہیں غائب کر دیا تھا۔ انتظار، اوپیم یا بنزوئیک ایسڈ، ان تینوں میں سے کیا کیا جائے۔ اتنی جلن کے ساتھ مریض انتظار نہیں کر سکے گا۔ سوائے ایسڈ بنزوئیک 30 طاقت میں چار خوراکیں دے دی گئیں۔

اس کے بعد مریض نہیں آیا۔ اس کے بھیجے ہوئے مریضوں نے بتایا کہ وہ بالکل ٹھیک ہے۔ یوریا بھی نارمل رہتا ہے اور دیگر تکالیف بھی ختم ہو گئیں تو اس نے علاج چھوڑ دیا اب لوگوں کو بھیجتا رہتا ہے۔

کیس نمبر (82) :

اس مریضہ کا بلڈ یوریا 250mg/dl تھا۔ دس برس سے ذیابیطس اور پانچ برس سے بلند فشار خون (High Blood Pressure) کی تکلیف کا شکار تھی۔ اسے تقریباً غنودگی میں اٹھا کر لائے تھے۔ پیشاب میں پروٹین +++ تھی۔ تیس برس سے بیوہ تھی۔ الٹراساؤنڈ رپورٹ میں اسے Nephritis کا مریض بتایا گیا تھا۔ بھوک بالکل نہیں تھی۔ مسلسل متلی، ہاتھوں اور پاؤں پر سوجن نہیں تھی۔ پیاس بھی کوئی خاص نہیں تھی۔ نیند نہیں آتی۔ پنڈلیوں میں کڑل پڑتے ہیں۔ پیشاب کم آتا ہے اور اس میں +++ گلوکوز بھی آتا ہے۔ ماں بھی ذیابیطس کی وجہ سے فوت ہوئی تھی۔

تجزیہ :

کی نوٹس پر کام کرنا ہو تو مسلسل متلی اپی کاک ہے۔ بیوگی کو نیٹم اور پیشاب کم ایپس میل جو

پروٹین آنے کا بھی احاطہ کرتی ہے۔ اس کی ماں کو بھی ذیابیطس تھی اور یہ سب کچھ ہوا تو ذیابیطس کی وجہ سے ہے سو کوئی تکلیف جو نسل در نسل چلے یا ماں باپ کو بھی ہو اور بچوں کو بھی کارسی نوسن کی علامت ہے۔ صرف بلڈ پریشر اور گردے فیل کو لیا جائے تو Eelserum یہ دوا بھی Nephritis اور پروٹین یوریا کا احاطہ کرتی ہے۔ اور صرف ذیابیطس اور گردے فیل کو سامنے رکھا جائے تو ہیلونیاس اور اس میں غنودگی کا اضافہ کر لیا جائے تو اوپیم۔ بلڈ پریشر نے دل پر بھی اثر کیا اور اس کے دل کا سائز بڑھ چکا تھا۔ اس آخری جملے نے مشکل آسان کر دی اور علامات کی ترتیب یہ بنائی گئی۔ ذیابیطس۔ بلند فشار خون۔ گردوں کا کام نہ کرنا۔ دل کا حجم بڑھا ہوا۔ والدہ بھی ذیابیطس کی مریضہ۔ سو دوا بہت واضح تھی پہلے دن چار خوراکیں کارسی نوسن اور اگلے دن سے 6 طاقت میں ایل سیرم پانچ قطرے روزانہ صبح و شام۔

روداد :

مریضہ پڑوس میں رہتی تھی' سو اسے روز دیکھ لیتے تھے۔ علامات تیزی کے ساتھ غائب ہوئیں۔ غنودگی متلی اور عدم اشتہا تیزی سے ختم ہو گئی۔ پیاس ذرا سی بڑھ گئی۔ بلڈ یوریا پہلے 150mg/dl پھر 100mg/dl اور آخر میں 80 ہو گیا۔ اس دوران ایک ماہ گزر گیا۔

مزید ایک ماہ کے بعد صورتحال یوں تھی کہ بلڈ یوریا مسلسل 80mg/dl پر تھا مگر اس کا وزن 10 کلو بڑھ گیا۔ طاقت و توانائی بحال ہو گئی۔ دردیں ختم۔ مریضہ نے باقاعدہ گھومنا پھرنا اور بازار سے سودا سلف لانا شروع کر دیا۔ نیند ٹھیک ہو گئی مگر بلڈ یوریا 80mg/dl سے کم نہیں ہو رہا۔

عمومی علامات (General) بہت تیزی سے بہتر ہو گئی ہیں۔ ایسے عضوی علامات (Particular) کو اہمیت نہیں دینی چاہئے تو اصولاً ہمیں انتظار کرنا چاہئے اور اگر دوا دینے پر تل ہی جائیں تو بہترین دوا اوپیم ہے جو گردے فیل ہونے ذیابیطس اور دوا کے اثر نہ کرنے یا ردِ عمل ظاہر نہ ہونے کی بھی بہترین دوا ہے۔ ابھی میں سوچ رہا تھا کہ اوپیم دی جائے' کارسی نوسن دہرائی جائے یا ایل سیرم کی طاقت بڑھا دی جائے کہ مریضہ کی دو بیٹیاں آدھمکیں دونوں کسی دواساز ادارے میں ملازم تھیں۔ علم کا مسئلہ یہ ہے کہ یہ جتنا کم ہوتا ہے اتنا غرور زیادہ ہوتا ہے سو

انہوں نے آتے ہی کہنا شروع کر دیا کہ اماں ٹھیک کیوں نہیں ہو رہیں۔ جواب دیا کہ یہ کس حالت میں آئی تھیں۔ اور اب کیسی ہیں۔ کیا آپ کو فرق نظر نہیں آتا؟ وہ تو ٹھیک ہے مگر یوریا مزید کم نہیں ہو رہا۔ گزارش کی کہ اسی کا حل سوچ رہا ہوں۔ اصل میں آپ ہمارا وقت ضائع کر رہے ہیں۔ میں نے فائل نکال کر ان کو پکڑا دی۔

پندرہ دن کے بعد ان کی تیسری بہن جو نرس ہے۔ روتی دھوتی تشریف لائیں۔ ''اصل میں امی کو اسلام آباد میں نیفرالوجسٹ کے پاس لے گئے تھے اس کی دوا سے یوریا 400mg/dl ہو گیا ہے اور آج صبح سے امی بے ہوش ہیں۔ آپ مہربانی کریں۔ میں نے ان کی بہنوں کے رویے کا بتایا تو انہوں نے کہا۔ ''اللہ نے آپ کو بہت عزت دی ہے آپ بڑے بنیں اور معاف کر دیں'' اس دلیل کا کوئی جواب نہیں تھا سو انہیں اوپیم دے دی گئی اور وہ بھی CM میں۔

تجزیہ :

اوپیم کیوں دی گئی؟ ایلوپیتھک ادویہ کے بد اثرات کی اوپیم واحد دوا ہے۔ اس میں غنودگی، گردے فیل پیشاب کم سب کو ملائیں تو اب دوا اوپیم ہی نکلتی ہے۔

روداد :

اوپیم سے رکا ہوا پیشاب بحال ہو گیا۔ اگلے دن غنودگی مکمل طور پر ختم ہو گئی۔ شدید کمزوری کا احساس تھا اور خون کی کمی دوبارہ ہو چکی تھی سو انہیں وینیڈیم 30 تین خوراک روزانہ دے کر ایک ہفتہ انتظار کرنے کا کہا گیا۔

پندرہ دن کے بجائے مریضہ 20 دن بعد آئی۔ وہ بھی کیا آئی۔ خبر آئی کہ حالت بہت خراب ہے آ کر دیکھیں۔ مجھے حیرت ہوئی مگر وہاں تو قصہ ہی اور تھا۔

اصل میں اوپیم دینے کے تیسرے دن اس کا فوجی بیٹا ملتان سے آیا اور اس نے کہا کہ وہاں ایک ڈاکٹر نے گردے فیل کو چٹکیوں میں ٹھیک کرنے کے اشتہار لگا رکھے ہیں۔ میں اس سے ان کا علاج کرواؤں گا۔

ان ڈاکٹر صاحب کی دوا کی پہلی خوراک سے مریضہ کی حالت غیر ہوگئی۔ سو اس دوا کو چھوڑ کر دوبارہ حسن ابدال آنے کا فیصلہ کیا گیا سو موصوف ماں کو لے کر حسن ابدال روانہ ہوگئے۔ مئی کا مہینہ' قیامت خیز گرمی اور بغیر اے سی کی ٹرین میں ملتان جانا اور پھر اگلے دن واپسی۔ گردے کام نہ کر رہے ہوں تو مریض اتنی گرمی میں سوائے مرنے کے اور کیا کر سکتا ہے مگر یہ مریضہ ذرا سخت جان نکلی کہ ان کا پیشاب بند ہوگیا' قطعی بند۔

حسن ابدال پہنچ کر انہیں ایک MBBS ڈاکٹر کے ہسپتال میں داخل کروا دیا گیا۔ جنہوں نے انہیں دیکھتے ہی Dehydration کا فتویٰ دے کر بوتل لگا دی۔ پیشاب پھر بھی نہیں آیا تو ایک اور۔ اور پھر یہ معاملہ چھ بوتلوں تک جا پہنچا۔ چھ بوتلیں لگنے سے پیشاب تو نہیں آیا مگر پیٹ' ہاتھ منہ' پاؤں بلکہ سارا جسم بری طرح سوج گیا اور مریضہ کو جھٹکے لگنے لگے۔

اس پر ڈاکٹر صاحب نے اسے پی او ایف ہسپتال واہ لے جانے کا حکم دیا اور ساتھ ہی مشورہ کہ ایک گھنٹے میں یہ مر جائے گی۔ تیاری کرو۔

میں پہنچا تو مریضہ کو جھٹکے لگنا بند ہو چکے تھے۔ مکمل بے ہوشی تھی۔ زندگی کے آثار صرف نبض' دھڑکن اور سانس تک محدود تھے۔

تجزیہ :

مریضہ کو تین دن سے پیشاب نہیں آیا۔ بے ہوشی بھی ہے۔ جسم میں جگہ جگہ پانی اکٹھا ہونے سے استسقاء ہو چکا ہے۔ اوپیم؟ اورم میٹ؟ آرسنک البم؟

اوپیم رکا ہوا پیشاب بحال کرتی ہے۔ غنودگی بھی ختم کرتی ہے۔ علامات نکھارتی اور دوا کے عمل کو بڑھاتی ہے۔ اورم میٹ۔ الیکٹرولائٹس کے توازن کو بحال کرتی ہے۔ جن کے عدم توازن سے عموماً پیشاب بند ہوا کرتا ہے۔

اور آرسنک البم؟ اس سے پہلے ایک واقعہ سنیئے۔ منور سہروردی ہمارے دوست اور ڈاکٹر ایاز سہروردی کے شاگردوں میں سے ہیں یعنی ہمارے ہم سبق۔ دبلے پتلے سے ہیں۔ کسی افلاطون نے انہیں مشورہ دیا کہ موٹا ہونے کے لئے بہت زیادہ پانی پیو۔ سردیوں کے دن اور انہوں نے

دن میں ہر پندرہ منٹ کے بعد ایک گلاس پانی پینا شروع کر دیا۔ جسم میں پانی جمع ہونے لگا اور وہ کچھ موٹے بھی لگنے لگے۔ لیکن ایک دن کلینک پر بیٹھے بیٹھے مدہوش ہو کر گر پڑے۔ اُٹھا کر ڈاکٹر ایاز صاحب کے پاس لائے گئے۔ غنودگی نما مدہوشی میں انہوں نے کثرتِ آب نوشی کا بتایا تو ڈاکٹر صاحب نے انہیں آرسنک البم سی ایم کی ایک خوراک کھلانے کا حکم دیا اور ہمیں حیرت زدہ دیکھ کر فرمایا آرسنک پانی کی کمی نہیں ہونے دیتی اور پانی نکالتی بھی ہے۔ آرسنک البم دینے سے منور میاں تھوڑی دیر میں اُٹھ بیٹھے اور دس منٹ بعد جو پیشاب کرنے گئے تو بقول ان کے منکا بھر پیشاب کر کے لوٹے۔ چند دن اسی طرح پیشاب کرتے رہے اور بالکل ٹھیک ہو گئے اور موٹا ہونے کے ارادے سے تائب بھی۔ تب سے میں ڈاکٹر ایاز صاحب کی اتباع میں جسم میں پانی رکنے کے لئے آرسنک البم دیتا ہوں اور اس نے مجھے کبھی مائوس نہیں کیا لیکن یہاں ایک مسئلہ تھا۔ اس عورت کا دل بڑھا ہوا تھا اور بڑھے ہوئے دل میں آرسنک اکثر مہلک ثابت ہوتی ہے۔ اس کے باوجود میں نے یہ خطرہ مول لے لیا۔

اسی دن اس کا بلڈ یوریا بھی دیکھا گیا تھا۔ اور وہ 150mg/dl تھا۔ آرسنک البم سی۔ ایم کے پانچ قطرے اس کی زبان پر ٹپکا دیئے گئے۔ یہ گیارہ بجے کی بات ہے۔ ایک بجے اس کے بیٹے نے آکر بتایا کہ دوا کے پندرہ منٹ کے بعد مریضہ نے اتنا زیادہ پیشاب کیا کہ بستر کا گدا بھیگ گیا بلکہ فرش پر بھی پیشاب کھڑا ہو گیا۔ ساتھ ہی پاخانہ بھی خطا ہو گیا۔ اب وہ مکمل ہوش میں ہیں اور دل گھبرانے کی شکایت کر رہی ہیں۔ میں نے کہا بلڈ یوریا کا دوبارہ امتحان لیں جو تین بجے ہوا۔ 120mg/dl تھا۔ یہ سن کر میں نے انہیں انتظار کرنے کا مشورہ دیا اور اسلام آباد والے مطب پر آ گیا۔ وہاں انہوں نے مغرب کے وقت فون کیا اور بتایا کہ اسے گھبراہٹ ہو رہی ہے۔ میں نے Rescue بار بار دینے کا مشورہ دیا اور سمجھایا کہ یہ معمولی گھبراہٹ کل تک ٹھیک ہو جائے گی پریشان نہ ہوں۔ بہر حال۔ بقول مریضہ کی بیٹی کے پڑوسیوں کے مشورے اور اماں کی گھبراہٹ کی شکایت سے تنگ آ کر ہم انہیں AFIU پنڈی لے گئے جہاں اگلے دن پہلے ڈائیلسس میں مریضہ اللہ کو پیاری ہو گئی۔

ڈائیلسس سے پہلے اس کا بلڈ یوریا 90mg/dl تھا۔ گھبراہٹ کی وجہ الیکٹرولائٹس کا غیر متوازن ہونا تھا جسے اورم میٹ کی ایک خوراک ٹھیک کر سکتی تھی۔ لیکن جب آرسنک البم اتنا اچھا کام کر رہی تھی تو انتظار کرنا ضروری تھا بہر حال ڈائیلسس کے دوران ہائپو کلاسیمک شاک ہوا اور قصہ ختم ہو گیا۔

کیس نمبر (83) :

اقبال صاحب میرے بھائیوں جیسے دوست ہیں۔ ان کی والدہ کو مثانے میں بہت بڑی پتھری تھی جس سے بار بار تھوڑا تھوڑا جلن دار پیشاب آتا تھا۔ پتھری نے پورے مثانے کو بھرا ہوا تھا۔ ہم نے کوشش کی مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا اتنے بڑے پتھر کی موجودگی میں فائدہ ہونے کا امکان بھی نہیں تھا سو جراحت کا مشورہ دیدیا۔

جراحت سے پتھری نکال دی گئی اور اس کے تین ماہ کے بعد ایک دن اچانک اقبال بھائی کا فون آیا۔ بہت گھبرائے ہوئے تھے۔ فرمایا۔ والدہ کا بتانا ہے ان کے گردوں نے کام چھوڑ دیا ہے۔ بلڈ یوریا 180 ہو گیا ہے۔ کیا کریں؟ آپ کچھ کر سکتے ہیں' عرض کیا کہ دوا دیتا ہوں۔ تین دن میں فرق نہ پڑے تو پھر جو آپ کے جی میں آئے وہ کر لیجئے گا۔ بس مجھے تین دن دے دیں۔ میں اس وقت اسلام آباد والے کلینک میں تھا۔ انہوں نے کہا ابھی کلینک بند کر کے حسن ابدال آؤ۔ حسن ابدال پہنچا تو انہیں پریشانی کے عالم میں کلینک کے باہر ٹہلتا ہوا پایا۔ میں نے انہیں چار خوراکیں ایل سیرم سی ایم کی دیں اور ہر گھنٹے کے بعد ایک خوراک دینے کا کہا اور تیسرے دن بلڈ یوریا دوبارہ ٹیسٹ کروانے کا کہا۔

اگلا دن گزار کے وہ اسے AFIU لے گئے جہاں دوبارہ بلڈ یوریا چیک کرنے پر یوریا صرف 80mg/dl آیا۔ وہاں کے نفرالوجسٹ لیفٹیننٹ جنرل حلیم پیرزادہ نے انہیں مشورہ دیا کہ انہیں اسی ڈاکٹر کے پاس لے جائیں کہ دو دن میں بلڈ یوریا 180mg/dl سے 80mg/dl پر آنا کسی معجزے سے کم نہیں ہے۔

تیسرے دن ہمارے پاس آ کر انہوں نے سارا واقعہ سنایا۔ اب مریضہ کا الٹرا ساؤنڈ کروایا گیا تو پتہ چلا کہ ساری خرابی کی جڑ پیشاب کا خارج نہ ہونا ہے۔ جراح (سرجن) نے پتھری تو نکال دی لیکن پیشاب کی نالی کے منہ پر ایک زخم کر دیا۔ اس ٹھیک ہونے کے بعد وہاں بننے والے قرحہ (Stricture) نے اس کا منہ بند کر دیا ہے سو بہت زور لگانے پر تھوڑا سا پیشاب خارج ہوتا ہے باقی مثانے میں رہ جاتا ہے۔ نتیجتاً مثانہ پیشاب کی نالیاں اور گردے ہر وقت پیشاب سے بھرے رہتے ہیں۔ مسلسل پیشاب رکے رہنے کی وجہ سے گردے اندر سے گلنے لگے ہیں۔ یعنی Nephiritis ہو گیا ہے۔ پیشاب کا تجزیہ ہوا تو پتہ چلا کہ اس میں بے تحاشہ پروٹین اور پیپ آ رہی ہے۔ پیشاب میں شدید جلن' قطرہ قطرہ آنا۔ وزن کی کمی۔ بھوک نہ لگنا' کھانا کھاتے ہوئے متلی اور شدید کمزوری دیگر علامات تھیں۔ اب سوال یہ تھا کہ علاج کا آغاز کیسے اور کہاں سے ہو؟

Cure the Cause First پر عمل کرتے ہوئے سب سے پہلے انہیں نلکی (Catheter) لگوائی گئی۔ اس کے بعد انہیں Eelserum 30 کی ایک خوراک روزانہ دی جانے لگی۔

پندرہ دن کے بعد دوبارہ بلڈ یوریا چیک ہوا تو وہ 60mg/dl تھا۔ پیشاب میں پروٹین ++ اور پیپ کے خلیئے 5-6 رہ گئے تھے۔ مزید پندرہ دن اسی دوا کو اسی طرح سے جاری رکھا گیا۔

ان پندرہ دنوں کے بعد یوریا 35mg/dl ہو گیا اور پیشاب سے پروٹین اور پیپ آنا بالکل بند ہو گئی۔ پھر مریضہ کو ایک ماہ پلاسیبو پر رکھا گیا اور ایک ماہ کے بعد نلکی نکال دی گئی۔

ابھی ایک ماہ مشکل سے گزرا تھا کہ ایک عجیب واقعہ ہوا۔ اقبال بھائی کسی کام سے واہ آئے اور وہاں ایک لیبارٹری کے سامنے والے گھر میں رکے۔ لیبارٹری سامنے دیکھ کر انہیں خیال آیا کہ ماں جی کا بلڈ یوریا چیک کروا لیتے ہیں۔ اس لیب والے نے خون کا نمونہ لیا اور آدھے گھنٹے کے بعد آنے کا کہا۔ آدھے گھنٹے کے بعد اس نے بتایا کہ بلڈ یوریا 230mg/dl ہے۔ اقبال صاحب نے گھبرا کر مجھے فون کیا۔ میں نے علامات کے بارے میں تفصیل سے پوچھا۔ کوئی ایسی علامت نہیں تھی جو اس قدر خرابی کا بتا رہی ہو تو میں نے انہیں کسی اور لیب سے ٹیسٹ کروانے کا مشورہ دیا۔ انہوں نے دوسری جگہ سے ٹیسٹ کرایا تو انہوں نے یوریا 35mg/dl بتایا۔

میں نے کہا کہ آپ ایک اور جگہ سے بھی چیک کروالیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم آپ کے پاس آجاتے ہیں۔ یہاں ٹیسٹ کیا گیا تو یوریا 37mg/dl تھا۔ میں نے کہا کہ ماں جی بالکل ٹھیک ہیں۔ اس لیب والے کے پاس جو کٹ ہے وہ ایکسپائر (Expire) ہو چکی ہوگی۔ اس لئے اس نے غلط رزلٹ دیا ہے۔ اقبال بھائی کہاں چھوڑنے والے تھے اس کے پاس جا پہنچے اور کہا کہ میاں کٹ دکھاؤ۔ وہ Expire ہے۔ اس خبیث کے پاس سرے سے کٹ تھی ہی نہیں۔ اس کے پاس اس ٹیسٹ کی سہولت ہی نہیں تھی۔ یعنی اس نے ٹیسٹ کئے بغیر ہی رزلٹ لکھ کر انہیں دے دیا تھا۔

تین ماہ خیریت سے گزر گئے اور پھر انہیں پیشاب میں شدید جلن اور رکاوٹ شروع ہو گئی۔ الٹراساؤنڈ سے پتہ چلا کہ پیشاب پھر رکنے اور گردوں میں بھرنا شروع ہو گیا ہے۔ لیکن Nephiritis کا نام ونشان تک نہیں ہے۔ ہاں پرانے Nephiritis کے نشان باقی ہیں۔ اب نلکی دوبارہ لگا دی گئی اور Stricture کے خاتمے کا سوچا گیا۔ اس کی دوا Anilinum ہوتی ہے۔ اسے CM میں دیا ور انتظار کرنے کو کہا۔ نلکی تین ماہ تک لگی رہی اور ہر پندرہ دن کے بعد Anilinum سی ایم میں دہرائی گئی۔ اس کے بعد نلکی نکال دی گئی۔ کوئی علامت تھی نہ ہی کسی ٹیسٹ میں کوئی بیماری ظاہر ہوئی۔

چھ ماہ کے بعد انہیں پھر تکلیف ہوگئی۔ پیشاب میں جلن اور رکاوٹ اب کیا کریں۔

یوریتھرا کا قرحہ (Stricture) ٹھیک ہو کر دوبارہ بن جاتا ہے اور بار بار پیشاب میں رکاوٹ کا سبب بن رہا ہے۔ البتہ دوبارہ گردے فیل ہونے کی نوبت نہیں آئی۔ فوری طور پر تو پیشاب کی نلکی لگانا ہی ضروری تھا۔ سو وہ لگانے کی کوشش کی گئی مگر اس دفعہ نلکی نہیں لگی۔ نرس نے بتایا کہ یوریتھرا میں کوئی رکاوٹ ہے۔ پھر انہیں P.O.F ہسپتال لے جا کر (Catheter) لگانے کی کوشش کی گئی' ناکامی پر میں نے انہیں (Nelton Catheter) لگانے کا مشورہ دیا جو واہ میں دستیاب نہیں تھا سو پنڈی لے جا کر انہیں (Catheter) لگایا گیا۔ اور اس واقعے نے ہمیں پریشان کر دیا۔ سو اس دفعہ۔ یوریتھرا کی بار بار سوزش' یوریتھرا کا قرحہ (Stricture) اور سوزش مثانہ کو سامنے رکھتے ہوئے کاری نوسن تجویز ہوئی اور اس کی سی ایم میں چار خوراکیں دے

دی گئیں۔اس کے بعد انہیں لگاتار Santonin (3.C.H میں) ایک خوراک روزانہ دی گئی۔
ایک ماہ کے بعد (Catheter) نکال دیا گیا۔اب اس واقعے کو پانچ سال گزر چکے ہیں مگر مریضہ ہر لحاظ سے آج تک صحت مند ہے۔

کیس نمبر (84) :

عید سے ایک دن پہلے ڈسکہ سے پیارے دوست ڈاکٹر خالد کا فون آیا اس نے کہا میں لاہور میں ہوں اور بڑی مشکل میں ہوں۔ بڑے بھائی کا دایاں ہاتھ اور بازو بہت بری طرح سے سوجا ہوا ہے۔ اس میں شدید جلن دار درد ہے۔ ڈسکہ اور پھر سیالکوٹ میں ڈاکٹروں نے بہت کوشش کی مگر ٹھیک نہیں ہوا۔ سیالکوٹ میں ڈاکٹروں نے اس کے بازو کی دو جگہ سے جراحت بھی کی مگر کسی کو کچھ سمجھ نہیں آیا۔ اب میو ہسپتال میں ہیں۔ انہوں نے سی ٹی اسکین کیا اور اسکی رپورٹ یہاں کے جونیئر ڈاکٹرز نے گم کر دی ہے۔ کل سے وہ مصر ہیں کہ ہم انہیں جراحت کی اجازت دے دیں جس میں بقول ان کے اسے ٹھیک کرنے کی کوشش کریں گے لیکن اگر ٹھیک نہ ہو سکا تو یہ بازو کاٹنا پڑے گا اور رپورٹ گم ہونے پر میرا ان سے جھگڑا بھی ہوا تھا اور اس کے علاوہ بھی ان کے تیور بتا رہے ہیں کہ وہ اسے OT میں لے جائیں گے اور اس کا بازو کاٹ دیں گے۔

میں نے پوچھا کہ Thrombosis تشخیص ہوا ہے؟ اس نے جواب دیا۔ جی ہاں۔ لیکن اس کی صحیح جگہ کا پتہ نہیں چل رہا۔ اوپر سے انہوں نے رپورٹ بھی گم کر دی ہے اور ہر آدھے گھنٹے کے بعد کاغذ لے آتے ہیں اور دستخط کرنے پر زور دیتے ہیں۔ اس وقت رات ہونے والی تھی سو میں نے اسے کہا کہ بازو کاٹنے کی اجازت ہرگز نہ دیں اور بھائی کو سیکیل کار 200 کی پانچ قطرے ہر آدھے گھنٹے کے بعد پلائیں اور چار دفعہ پلا کر دوا چھوڑ دیں اور صبح مجھے بتائیں۔

صبح انہوں نے مجھے بتایا کہ جلن اور درد کافی حد تک کم ہے بلکہ نہ ہونے کے برابر اور سوجن 25% تک کم ہو گئی ہے۔ لیکن اگر ہم یہاں رہے تو جتنا زور یہ لگا رہے ہیں لگتا ہے کہ یہ آج بازو کاٹ کے ہی دم لیں گے۔ میں نے کہا کہ بھائی کو واپس گھر لے آؤ۔

یہ بہت مشکل فیصلہ تھا۔ ڈاکٹرز نے ان کو بہت ڈرایا ہوا تھا کہ بازو نہ کاٹا تو چند دنوں میں مریض مر جائے گا۔ دوسرے وہ اس لئے بھی پریشان تھا کہ اگر اس دوا سے آرام نہ آیا تو پھر یہ ہسپتال والے ان کا علاج نہیں کریں گے۔ اس پر میں نے اسے کہا کہ میں پوری ذمہ داری لیتا ہوں۔ یہ ایسا پہلا مریض نہیں ہے سو مجھے پورا یقین ہے کہ ہم اسے ٹھیک کر لیں گے۔ کافی دیر سمجھانے پر اس نے ہمت کی اور بھائی کو لیکر گھر آ گئے۔

اگلے دن Secal Cor کی تین خوراکیں اور دی گئیں اور پھر دوا چھوڑ کر ایک ہفتہ انتظار کیا گیا۔ اس دوران مسلسل فون پر رابطہ تھا تو سوجن مکمل طور پر ختم ہو گئی۔ درد تو دوسرے دن ہی ختم ہو چکا تھا۔ جراحت کے زخم البتہ موجود ہے۔

دس دن کے اسے ہلکی سردی، جسم درد اور بخار کی شکایت ہوئی جسے پائی روجینم 200 نے ٹھیک کر دیا۔ اب وہ مکمل طور پر صحت یاب ہیں۔

کیس نمبر (85) :

اس بچی کی عمر تین سال تھی۔ ماں باپ کی دوسری اولاد تھی پہلے ایک بچہ فوت ہو چکا تھا۔ اس بچی کو Renal Tubular Acidosis تھا اور اس کا بھائی بھی اسی بیماری کی وجہ سے فوت ہوا تھا۔

بچی نے تین سال کی ہونے کے باوجود دانت نکالے نہ چلنا اور بولنا شروع کیا۔ خون کی کمی ہے وزن کم ہے۔ بستر پر پڑی رہتی ہے۔ رکٹس ہے۔

خون کے تجزیئے سے پتہ چلا کہ خون میں کیلشیم کی مقدار کم ہے۔ خون کی شکر 60mg/dl ہے جو اکثر کم ہو جاتی ہے۔ پیشاب میں کاربونیٹس ضائع ہو رہے ہیں پروٹین بھی +++ آ رہی ہے۔ دس سے پندرہ دن کے بعد اسے جھٹکے لگتے ہیں۔ غنودگی ہوتی ہے الٹیاں آتی ہیں اور اسے ہسپتال میں داخل کرانا پڑتا ہے۔

تجزیہ :

اس بچی کی بیماری کی تشخیص ہو چکی ہے۔ شفاء انٹرنیشنل میں تمام ٹیسٹ ہوئے اور اس تشخیص میں کوئی شک نہیں ہے۔ بچی کا بھائی اسی تکلیف سے فوت ہو چکا ہے۔

R.T.A گردوں کی بیماری ہے۔ جس میں پیشاب ہائیڈروجن آئن کم خارج ہونے یا اساس (بائی کاربونیٹس) کے زیادہ اخراج سے خون کی تیزابیت بڑھ جاتی ہے۔ جس سے گردے خراب ہو کر کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں جو موت کا سبب بنتا ہے۔

علامات میں غنودگی' بے ہوشی' سانس میں تنگی' دورے پڑنا' ذہنی پسماندگی' پیشاب میں پروٹین' شکر کاربونیٹس آنا شامل ہیں۔ دورے پڑنے اور خون میں شکر کم ہونے سے عموماً دماغ متاثر ہو جاتا ہے اور ذہنی پسماندگی کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ یہاں سب سے اہم سوال یہ ہے کہ اصل اور اہم علامت کون سی ہے جسے پکڑ کر سب کچھ ٹھیک کیا جا سکتا ہے۔

بیمار بچے پیدا ہونا۔ سفلینم ہے۔

خاندان موروثی بیماریاں۔ سفلینم۔

پیشاب میں شکر آنا جبکہ خون میں شکر زیادہ نہ ہو۔ کارٹی سونم

پیشاب میں پروٹین آنا۔ ڈی۔ پی۔ ٹی

دانت نہ نکلیں۔ کلکیریا کارب

چلنا بولنا' سیکھنا دیر سے شروع کرے اگاری کس۔ کمزوری' بھوک نہ لگے'

جسم میں کیلشیم کی کمی۔ کلکیریا کارب

ان سب پر بلکہ کچھ اور ادویات پر بھی غور کیا گیا لیکن ایک دوا ایسی نظر آئی جو جسم میں کیلشیم کا شکر اور الیکٹرولائٹس کا توازن بھی برقرار رکھتی ہے اور کمزوری' بھوک نہ لگنے اور بڑھوتی نہ ہونے کو بھی ٹھیک کرتی ہے۔ جی تو دوا ہے تھائی روڈینم۔

بچی کی حالت اچھی نہیں ہے۔ اسے ہر ہفتے دس دن کے بعد بے ہوشی کا دورہ پڑتا ہے اور گلوکوز اور کاربونیٹس کے ٹیکے لگانا پڑتے ہیں۔ اس صورت میں دوا کی طاقت کتنی اور دہرائی کس

طرح ہونی چاہئے۔ یہ سب سے اہم سوال ہے۔

اسے تھائی روڈینم سی ایم کی ایک خوراک روزانہ دی گئی اور باقی تمام ادویات بند کروادی گئی۔ ہنگامی صورتحال میں مذکورہ ابتدائی امداد دینے کی ہدایت کی گئی۔

روداد :

ایک ماہ کے بعد اس بچی کو دیکھا اس پورے عرصے میں ایلوپیتھک دوائیں (جو کہ اسٹرائیڈز پر مشتمل تھیں) نہیں دی گئیں۔ اس کے باوجود بچی کی بلڈ شوگر کبھی 120mg/dl سے کم نہیں ہوئی اور نہ ہی دورہ پڑا اور نہ ہی کسی دوا یا طبی امداد کی ضرورت پڑی۔

پیشاب میں شوگر بالکل نہیں آرہی اور پروٹین کا اخراج بھی مکمل طور پر ختم ہو گیا ہے۔ پیشاب کا کیمیائی ردعمل تیزابی ہو گیا ہے۔ بچی کو وزن تین کلو بڑھ گیا ہے۔ اب کیا کریں۔

تجزیہ :

بچی معجزاتی طور پر ٹھیک ہو رہی ہے۔ کیا اب دوا اسی طرح جاری رکھی جائے؟ ہم نے مشکل فیصلہ کیا اور دوا بند کر کے اسے پلاسیبو دے دی۔

روداد :

پندرہ دن کے بعد بچی کو اسی طرح کا بے ہوشی کا دورہ پڑا مگر بروقت طبی امداد ملنے سے معاملہ سنبھل گیا۔ اس دن اسے تھائی روڈینم سی ایم کی چار خوراکیں اور کھلا دی گئیں۔ اگلے پندرہ دن خیریت سے گزر گئے تو تھائی روڈینم دہرائی گئی۔ اس کے بعد چھ ماہ تک اسے تھائی روڈینم سی ایم کی صرف ایک خوراک دی گئی۔

اس دوران میں بچی نے چلنا بلکہ بھاگنا شروع کر دیا۔ دس کلو وزن بڑھا لیا اور اس کے دانت بھی نکل آئے۔ خون میں شکر بالکل معمول کے مطابق۔ پیشاب معمول کے مطابق۔ خون نارمل رہا تو اس کا علاج بند کر دیا گیا۔ یہ بچی اب ہر لحاظ سے ٹھیک ہے۔

کیس نمبر (86) :

مریضہ کی حالت کافی خراب لگتی تھی۔ عمر 80 برس تھی اور بہت موٹی تھیں۔ ہائی بلڈ پریشر کوئی دس برس سے تھا۔ میرے پاس پہلے بھی لائے تھے مگر اس وقت ایک ہومیو اسپیشلسٹ اس کا خانہ خراب کر چکے تھے۔ ٹائیفائیڈ ہوا اور انہوں نے دنیا جہان کے کمپاؤنڈ کھلا دیے۔ بخار قابو نہیں آیا تو اسٹرائیڈز پر ڈال دیا۔ ہاتھ پاؤں اور چہرہ بلکہ سارا جسم سوج گیا تو کہا کسی میڈیکل اسپیشلسٹ کو دکھا دیں۔ خیر۔ وہ معاملہ تو ٹائیفائیڈنم اور نیٹرم سلف سے ٹھیک ہو گیا تھا اور اسے دو سال ہو چکے تھے۔ اس وقت جب میں انہیں دیکھنے آیا وہ سیدھی بیٹھی ہوئی تھیں۔ گردن سامنے کو جھکی ہوئی تھی۔ منہ سے مسلسل پانی بہہ رہا تھا۔ ہونٹ ہاتھ اور پاؤں نیلے ہو چکے تھے۔ شدید غنودگی تھی۔ لیٹ نہیں سکتی تھی کہ اس سے سانس رک جاتا تھا۔ بیٹھے رہنے سے دمہ کو آرام رہتا تھا۔ یہ سب کچھ ایک ہفتہ پہلے زکام ہونے سے شرع ہوا۔ زکام کی دوا کھاتے کھاتے دمہ کی کیفیت پیدا ہو گئی اور اب پچھلے چوبیس گھنٹے سے یہی حالات چل رہے تھے بلڈ پریشر 200/150 تھا۔ سینہ میں دونوں طرف بہت زیادہ خرخراہٹ تھی لگتا تھا کہ دونوں پھیپھڑے بلغم سے بھرے ہوئے ہیں۔ پاؤں سوجے ہوئے تھے بلکہ اچھے خاصے سوجے ہوئے تھے۔

تجزیہ :

ایک ایلوپیتھک ڈاکٹر میرے ساتھ تھے۔ دوست تھے سو ساتھ چلے آئے تھے۔ میں معائنے سے فارغ ہوا تو انہوں نے آہستہ سے کہا۔ یہ زیادہ سے زیادہ ایک دن گزارے گی۔ مصیبت مول نہ لو۔ خوامخواہ یہ موت اپنے نام مت لگاؤ۔ انہیں کہیں بھیج دو۔ آکسیجن لگانی پڑے گی اور اینٹی بائیوٹک دینی پڑے گی۔ پھر بھی زندگی ہوئی تو پندرہ دن میں جا کر معاملہ ٹھیک ہو گا۔

مریضہ کی علامات اور روداد دونوں گمراہ کن تھیں۔ اگر سطحی علامات لی جائیں تو غنودگی۔ اوپیم۔ منہ سے لگا تار پانی' مرک سال' پھیپھڑوں میں بہت زیادہ بلغم' کمزوری' سانس کی تنگی اینٹیم

میٹ ہاتھ پاؤں ہونٹ نیلے' کاربوتج' زکام بگڑ گیا۔ بیسی لینم' سلفر' زکام کے بعد کمزوری' جلسی میم۔

چونکہ ان کا علاج پہلے سے جاری تھا سو میں نے ذرا اور طرح سے سوچنے کی کوشش کی۔ میں نے سوچا۔ مریضہ دس سال سے بلڈ پریشر کا شکار ہے۔ نبض بھی کمزور ہے۔ دل کے صحیح طرح کام نہ کرنے سے نیلاہٹ ہے اور اسی وجہ سے پھیپھڑوں میں اتنی خرابی ہے سواے ڈیجی ٹیلس 200 میں بار بار کھانے کے لیے بھیج دی۔

روداد :

دوا کے ایک گھنٹے کے بعد' یعنی تیسری خوراک کے بعد انہوں نے فون پر بتایا کہ انہیں ہلکی سی کھانسی آتی ہے اور بہت سی بلغم آ رہی ہے۔ اس سے بلغم والا برتن بھر گیا ہے۔ میں نے دوا بند کروادی کہ اب ضرورت نہیں تھی۔ بلغم نکلنے کا یہ سلسلہ شام تک جاری رہا۔ رات کو مریضہ نے کھانا کھایا اور مزے سے سوگئی اور تین دن میں مکمل طور پر صحت یاب ہوگئی۔

کیس نمبر (87) :

اس بزرگ کو غنودگی کی حالت میں لایا گیا اور بتایا یہ گیا کہ اسے تین ماہ سے لگاتار ہچکی ہے۔ ہوا کچھ یوں تھا کہ اسے اُلٹی اور دست آنے لگ گئے تھے۔ اسے ایک ایلوپیتھک ڈاکٹر کے پاس لے گئے جس نے اسے داخل کر لیا اور تین دن بوتلیں اور ٹیکے لگاتا رہا۔ تین دن کے بعد اُلٹی دست تو رک گئے مگر اسی دن سے اسے ہچکی لگ گئی جو تین ماہ گزرنے کے باوجود جاری تھی۔ اس کے لئے بہت علاج ہوئے اور دو تین ہسپتالوں میں اسے ہفتہ ہفتہ داخل بھی رکھا گیا مگر شفا تو درکنار معمولی سا افاقہ بھی نہیں ہوا۔ مسلسل ہچکی کی وجہ سے کھانا پینا کم ہوتے ہوتے بند ہوگیا اور اب مریض صرف بوتلوں پر زندہ ہے۔

تجزیہ :

صرف ہچکی کو دیکھیں اس کے نیچے دواؤں کی تعداد سینکڑوں میں ہے۔ معالجات کی کتب

میں زیادہ تر ٹوٹکے دیئے گئے ہیں تاہم ریپرٹری میں ایک علامت بہت کام کی نظر آئی اور وہ تھی پیٹ کی خرابی کی وجہ سے ہچکی۔ سائی کیوٹا۔

اخراجات دبنے سے ہچکی۔ لیکسس۔

اخراجات بحال کرنے کے لیے سلفر۔

ایلو پیتھک دواؤں کی وجہ سے خرابیاں: اوپیم۔

لیکن غور کریں تو صرف ایک علامت یقینی ہے یعنی پیٹ کی خرابیوں یا ہاضمے کی خرابیوں کے بعد ہچکی۔ باقی علامات مفروضوں پر مبنی ہیں یعنی یہ بات یقینی ہے کہ اُلٹی اور دست ہوئے اور اس کے بعد ہچکی شروع ہوگئی۔ ہچکی ایلو پیتھک علاج کی وجہ سے 'اخراجات دبنے سے ہوئی اور اگر اخراجات بحال ہو جائیں تو ہچکی ختم ہو جائے گی۔ یہ تینوں مفروضے ہیں۔ سو میں نے اسی علامت کو لیا اور اسے سائی کیوٹا 30 میں ہر گھنٹے کے بعد کھانے کو کہا۔

روداد :

دوا نے جادو کی طرح کام کیا۔ اور اس دن ہچکی ختم ہوگئی اور شام تک مریض پینے اور رات کو کھانے کے قابل ہو گیا۔ اگلے دن سے دوا بند کر کے اسے پلاسیبو پر رکھا گیا۔ دوبارہ اسے تکلیف ہوئی نہ دوا کی ضرورت پڑی۔ ایکس برس گزرنے کے باوجود مجھے یہ مریض یاد ہے۔

کیس نمبر (88) :

اس مریضہ کو میں نے گاڑی میں جا کر دیکھا بے ہوش تھیں جسے تیمار دار غنودگی قرار دے رہے تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ اسے اسی طرح کے غنودگی کے دورے پڑتے رہتے ہیں۔ مریضہ کے پیشاب میں پیپ کے خلیوں کی مقدار لاتعداد تھی اور بلڈ یوریا 180mg/dl تھا۔

یہ گردے فیل کا بہت ہی خراب کیس تھا اور مصیبت یہ کہ کوئی خاص علامت یا خاندانی اور ذاتی روداد بھی میسر نہیں تھی۔ اس سے بھی زیادہ مزے کی بات یہ تھی کہ بقول مریضہ کے بیٹے کے

مریضہ کو ہومیو پیتھی پر اعتبار نہیں اور نہ ہی وہ اسے کھائیں گی بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ انہیں ہومیو پیتھی سے نفرت ہے کوئی ایسا کام کریں کہ دوا دیں اور اسے پتا بھی نہ چلے۔

تجزیہ :

پہلے تو دل میں آئی کہ انہیں بھگا دوں مگر ایک دوست انہیں لے کر آئے تھے سو ان کا دل رکھنا تھا۔ مگر یہ بہت ٹیڑھا کیس تھا۔ گردے فیل غنودگی کے دورے۔ پیشاب میں بے تحاشہ پیپ اور ہومیو پیتھی سے نفرت۔ ہومیو پیتھی سے نفرت سنتھیسس Synthesis میں ایک علامت کے طور پر موجود ہے۔

یہاں سوچنے کی بات یہ ہے کہ اصل خرابی کیا ہے؟ سنکرن کے پاس یہ کیس جاتا تو وہ تو ہومیو پیتھی سے نفرت کی علامت پر دوا دیتے مگر مجھے پیشاب کی پیپ اصل اور بڑی بلکہ کام کی علامت نظر آئی تو میں نے انہیں سارسپریلا سی ایم کی دس خوراکیں دیدیں اور ایک خوراک روزانہ صبح پانی کے ایک گلاس میں حل کر کے پلانے کو کہا۔ غنودگی کا فائدہ اُٹھائے ہوئے میں نے پانچ قطرے اس کی زبان کے نیچے ٹپکا دیے۔

روداد :

پندرہ دن گزرے تھے کہ ایک خاتون آ کر کلینک میں بیٹھ گئیں۔ نسخہ دیکھا تو میں نے پوچھا مریضہ کہاں ہے۔ تو خاتون نے جواب دیا میں ہوں۔

پیشاب میں پیپ کے خلیئے صرف 3-2 رہ گئے تھے اور بلڈ یوریا 40mg/dl تھا۔ سارسپریلا نے حیرت انگیز شفا بخشی تھی۔

اس مریضہ کو سارسپریلا سی۔ ایم کی ایک خوراک ہر ماہ دی جاتی رہی اور آخری اطلاع تک ٹھیک تھی۔ پھر رمضان آ گیا اور جنت کمانے کا شوق اسے جنت میں لے گیا۔

ہوا یوں کہ رمضان سے پہلے انہوں نے آ کر پوچھا کیا میں روزہ رکھ سکتی ہوں۔ میں نے سختی سے منع کیا اور بتایا کہ آپ کے گردے کمزور ہیں روزے ہرگز نہ رکھیں۔ عید کے پندرہ دن کے

بعد انہیں بے ہوشی کی حالت میں لایا گیا۔ پتہ چلا کہ محترمہ نے 36 روزے رکھے ہیں یعنی شوال کے نفلی روزے بھی نہیں چھوڑے۔ سارپریلا دہرانے کے باوجود وہ جان بر نہ ہو سکیں۔

کیس نمبر (89) :

اس مریض کو آدھے سر کا درد تھا اور اتنا شدید کہ پاگل کر دیتا تھا۔ یہ درد کوئی بیس سال سے تھا۔ کئی دفعہ انہیں سڑک کے کنارے تڑپتے دیکھا۔ درد بہت شدت سے ہوتا تھا۔ جس سے مریض واقعتاً تڑپتا اور زمین پر لوٹیں لگاتا تھا۔ درد گرمی میں بڑھتا تھا۔ مجلس عزا میں جانے اور مصائب کا بیان سن کر اکثر وہ دنیا و مافیہا سے بیگانہ ہو جاتا' روتا بین کرتا اور زمین پر ماہی بے آب کی طرح تڑپتا تھا۔ درد دورے کی طرح ہوتا تھا لیکن دورے کا وقفہ طے نہیں تھا۔ سر درد کی حالت میں ذرا سی حرکت سے ہتھوڑا لگنے جیسا درد ہوتا اور سر کو باندھ کر یا ہاتھ سے تھامے رکھنے سے افاقہ ہوتا تھا۔

تجزیہ :

سر درد بہت پرانا ہے۔ گرمی سے اضافہ۔ مریض جذباتی ہے۔ مذہبیت۔ بہت لمبا علاج ہو چکا ہے۔ ہر طرح کی پیتھی آزمائی جا چکی ہے۔ نیٹرم میور۔ گلونائن۔ کیمومیلا۔ سینگونیریا کا خیال آیا ذرا اور سوچا تو اگنیشیا کا بھی خیال آیا مگر میں نے اپنے آزمودہ نسخہ کو دوبارہ آزمانے کا فیصلہ کیا اور انہیں ٹیوبرکولینم 30 میں کھلائی۔ دس منٹ کے بعد انہوں نے کہا۔ درد ختم ہو گیا ہے۔ میں نے کہا۔ آپ اچھی طرح چل پھر کر دیکھ لیں۔ وہ باہر گئے اور گھوم پھر کر آ گئے مگر درد دوبارہ نہیں ہوا۔

روداد :

درد اس وقت تو ٹھیک ہو گیا مگر چند دنوں بعد پھر ہو گیا۔ اور پھر تو یہ سلسلہ چل نکلا کہ درد ہوتا تو ٹیوبرکولینم 30 کی ایک خوراک سے فوراً آرام آ جاتا۔ پانچ چھ مرتبہ ایسا ہونے کے بعد آخر دوا تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا اور اس بار ایکسرے 30 دی۔ اس کے بعد انہیں کبھی سر درد کی تکلیف نہیں ہوئی۔

کیس نمبر (90) :

اس مریض کی عمر 75 برس تھی۔ PIMS میں شعبہ امراض قلب میں داخل تھے۔ اس وقت ہنگامی صورتحال یہ پیدا ہو گئی تھی کہ ان کی دھڑکن کم ہوتے ہوتے صرف 28 رہ گئی تھی۔ شعبہ امراض قلب کے انچارج ڈاکٹر متو نے مریض کے بیٹوں کو بلایا اور کہا کہ انہیں فوری طور پر Pace Maker لگانا پڑے گا۔ اگر 24 گھنٹوں کے اندر Pace Maker نہ لگایا گیا تو ان کی موت واقع ہو جائے گی۔ فوری طور پر دو لاکھ روپے کا انتظام کریں۔ آج اور ابھی آپریشن ہونا ضروری ہے اور کوئی طریقہ نہیں ہے۔ ان کو بچانے کے لئے اور کچھ نہیں کیا جا سکتا۔

مریض کے بیٹے نے فون پر یہ سب سنا کر مشورہ مانگا کہ آپ کچھ کر سکتے ہیں۔ میں نے گزارش کی کہ ہومیوپیتھی اسے ٹھیک کر سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر Pace Maker لگانے پر بضد ہیں اور انہیں انتظار نہیں کروا سکتے۔ میں نے مشورہ دیا کہ انہیں کہیں کہ دو لاکھ کی رقم کا انتظام کرنے میں ایک دو دن لگیں گے۔ انشاء اللہ اس دوران ٹھیک ہو جائیں گے۔ دوا لینے کے لئے انہیں حسن ابدال بلایا اور ناجا 30 میں پانچ قطرے ہر تین گھنٹے کے بعد پینے کے لئے دے دیے۔

دوا پہنچتے پہنچتے شام ہو گئی۔ شام کو پہلی خوراک دے دی گئی۔ رات بھر میں پانچ خوراکیں دی گئیں۔

صبح مجھے فون پر بتایا گیا کہ دھڑکن 58 ہو گئی ہے۔ میں نے دوا کو دن میں تین بار دینے کا مشورہ دیا۔ ساتھ ہی کہا کہ مریض خطرے سے باہر ہے۔ اس پر انہوں نے اسے ڈسچارج کروایا اور میرے پاس لے آئے۔

میں نے انہیں کہا کہ وہ انہیں اگلے دن AFIC لے جا کر Second Opinion لے لیں۔

اگلے دن انہیں AFIC میں دکھایا گیا جہاں ان کی دھڑکن 68 تھی۔ مریض کے بچوں نے کرید کرید کر پوچھا کہ کیا انہیں Pace Maker کی ضرورت ہے؟ اس پر ڈاکٹر نے اس خیال کو احمقانہ قرار دیا۔

وہ مریض کو لے کر گھر چلے آئے اور پھر انہیں دوبارہ یہ تکلیف نہیں ہوئی۔

کیس نمبر (91) :

میں ہسپتال سے واپس گھر جا رہا تھا کہ راستے میں ایک سبزی والے کی دکان پر سب لوگ ایک بچے سے اظہار ہمدردی کر رہے تھے۔ چونکہ سب لوگ جاننے والے تھے سو میں نے رک کر پوچھا۔ خیر تو ہے۔ انہوں نے بتایا کہ کل اس کے ابو کا پاؤں کاٹ دیا جائے گا۔ کیوں؟ اسے ذیابیطس ہے۔ اس کے دائیں پاؤں کے تلوے میں زخم ہو گیا ہے جس کی وجہ سے گھٹنے تک ٹانگ کالی ہو گئی ہے۔ مریض فوجی فاؤنڈیشن ہسپتال راولپنڈی میں زیر علاج ہے۔ سابقہ فوجی ہے سو اسے مفت علاج کی سہولت حاصل ہے۔ میں نے پوچھا کہ مریض اب کہاں ہے؟ انہوں نے کہا کہ گھر ہے کل صبح لے کر جانا ہے۔

میں نے انہیں کہا کہ کل نہ لے کر جائیں تو ایک ہفتہ مل جائے گا۔ اس ایک ہفتے میں انشاء اللہ یہ زخم کافی بہتر ہو جائے گا اور انہیں ہائپر کیم اور کیلنڈولا کے مدر ٹنکچرز لا کر ہائپر کیم Q کے سو قطرے دو گلاس گرم پانی میں ڈال کر اس سے صبح دوپہر شام ٹکور کرنے اور اس کے بعد کیلنڈولا Q کی پٹی کرنے کو کہا۔

دو دن میں پاؤں کی سوجن کافی کم ہو گئی اور رنگت میں بھی کافی تبدیلی آ گئی۔ اس لئے وہ مریض کو لے کر میرے پاس آ گئے۔ پاؤں کے تلوے میں بہت گہرا زخم تھا۔ زخم کے کنارے کالے سیاہ تھے۔ باقی پاؤں ٹھیک لگتا تھا مگر ٹخنے سے اوپر ٹانگ گھٹنے تک کالی ہو گئی تھی۔

ذیابیطس کے زخموں میں لیکسس آرسنک اور انتھراکسینم کی ضرورت پڑتی ہے۔ زخم کے کنارے سیاہ ہوں تو لیکسس سفید ہوں تو آرسینک البم اور زخم میں جلن دار درد ہو تو انتھراکسینم دی جاتی ہے۔ سو اسے لیکسس 200 کی چار خوراکیں دے دی گئیں اور ہائپر کیم اور کیلنڈولا Q کا استعمال جاری رکھنے کو کہا گیا۔

لیکسس سے پہلے تو بے تحاشہ پیپ خارج ہوئی اور پھر آہستہ آہستہ زخم ٹھیک ہونے لگ گیا۔ پندرہ دن کے بعد لیکسس دہرائی گئی۔ ظاہر ہے 200 میں۔ ایک ماہ میں ٹانگ کی رنگت

بالکل ٹھیک ہوگئی اور تلوے کا زخم مکمل طور پر ٹھیک ہوگیا۔

اکثر مریض تو صرف ہائپر یکم اور کیلنڈولا کے استعمال سے ہی ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ ہاں اگر خون کی نالی بند ہونے سے پاؤں خراب ہو رہا ہو تو 'سیکیل کار' کارآمد دوا ہے۔

کیس نمبر (92) :

اس مریضہ نے اپنا قصہ یوں سنایا کہ اس کا وزن زیادہ تھا سو وہ ایک ہومیو لیڈی ڈاکٹر کے پاس چلی گئی۔ محترمہ نے اسے وزن کم کرنے کے کمپاؤنڈز کھلائے۔ وزن تو کم نہیں ہوا۔ البتہ چہرے پر بال نکلنا شروع ہوگئے۔

اسی دوران اس کی شادی امریکہ میں ہوگئی تو وہاں ٹیسٹوں سے پتہ چلا کہ اس کے ہارمونز کی سطح بری طرح بگڑ چکی ہے۔ وہاں اس کا علاج ہوا۔ ہارمونز ٹھیک ہوئے۔ حمل ہوا اور ایک بچہ بھی۔

پاکستان واپس آنے پر انہوں نے اس لیڈی ڈاکٹر کو سارا قصہ سنایا تو اس نے پھر دوا دے دی۔ جس کی برکت سے اسے P.C.O ہوگیا۔

یہ عورت سر تا پیر پلساٹیلا تھی۔ پیاس کم۔ چکنائی سے تکلیف۔ گرمی سے اضافہ۔ بند جگہوں پر گھبراہٹ۔ سو اسے پلساٹیلا CM کی چار خوراکیں دی گئیں۔ اس کے بار بار کہنے کے باوجود اسے دو ماہ تک کوئی اور دوا نہیں دی گئی۔ دو ماہ بعد الٹرا ساؤنڈ ہوا تو Poly Cystic Ovaries ٹھیک ہو چکی تھیں۔ اور ہارمونز بھی بالکل معمول کے مطابق تھے۔

کیس نمبر (93) :

یہ مریضہ اسلام آباد والے کلینک پر آئی تھیں۔ امریکہ پلٹ تھیں۔ وہاں سے Poly Cystic Ovaries کی تشخیص و تصدیق کروا کر آئی تھیں۔ وہاں ڈاکٹروں نے اسے وزن کم رکھنے اور لگاتار گلوکوفیج کھانے کا مشورہ دیا تھا۔

تجزیہ :

امریکہ پلٹ خواتین عموماً پلاٹینا ہوتی ہیں جب کہ یہ لیکسس تھی مگر میں نے Pathological Prescribing کی اور آزمودہ نسخہ دیا۔

اسے پہلے دن ٹیوبرکولینم سی ایم کی چار خوراکیں دی گئیں اور اگلے دن سے پچوٹری 30 میں پانچ قطرے روزانہ صبح اور پلساٹیلا 6 کے پانچ قطرے شام کو دیے گئے۔ ایک ماہ کے بعد ٹیوبرکولینم سی ایم دہرا کر پھر یہی دوا دوبارہ دی گئی۔

روداد :

دو ماہ دوبارہ الٹراساؤنڈ کیا گیا تو بیضہ دانیاں بالکل حالت صحت کے مطابق تھیں اور ہارمونز بھی بالکل معمول کے مطابق تھے۔

کیس نمبر (94) :

اس مریضہ کو ڈاکٹر سائرہ لے کر آئی تھیں۔ یہ مریضہ ان کی ہم جماعت تھیں۔ انہیں سخت پریشانی لاحق تھی کہ صرف ایک ماہ بعد اس کی شادی ہونے والی تھی اور گردے میں درد کی وجہ سے الٹراساؤنڈ ہوا تو P.C.O کی تشخیص ہوئی۔

بچپن سے موٹاپا اس کا مسئلہ تو ضرور رہا تھا مگر اور کوئی خاص مسئلہ اسے نہیں ہوا تھا۔

اسے بھی پہلے دن ٹیوبرکولینم سی ایم کی چار خوراکیں دے کر دوسرے دن سے پچوٹری 30 روزانہ صبح اور پلساٹیلا 6 روزانہ شام دی گئی۔ ایک ماہ بعد اس کی شادی ہوگی مگر دوا کو اسی طرح جاری رکھا گیا۔ شادی کے ایک ماہ بعد اس نے بتایا کہ اسے حمل ہوگیا ہے اور اب تو وہ خیر سے دو بچوں کی ماں ہے۔

کیس نمبر (95) :

یہ کیس فلمی کہانی جیسا ہے۔ میرے کچھ مہمان میرے ہاں حسن ابدال آ رہے تھے۔ راولپنڈی پہنچ کر انہیں پتہ چلا کہ یہاں گاڑی کافی دیر کھڑی ہوگی سووہ ٹرین سے اُترے ٹیکسی میں بیٹھے اور حسن ابدال آ گئے۔ کلینک آ کر انہوں نے کہا کہ ہمیں گھر کا پتہ نہیں ہے تم ساتھ چلو اور گھر چھوڑ کر واپس آ جانا۔ گھر پہنچ کر میں نے ٹیکسی والے سے رکنے کو کہا تا کہ جاتے ہوئے مجھے واپس کلینک چھوڑ دے۔

واپسی پر اس نے مجھے بتایا کہ اس کی شادی کو پانچ سال ہو چکے ہیں اور وہ اولاد کی نعمت سے محروم ہے۔ کلینک پہنچ کر میں نے اس کا لمبا انٹرویو کیا۔ جس میں کام کی باتیں صرف یہ تھیں کہ جماع کے بعد بیوی کی شرمگاہ سے سارا مواد فوراً باہر آ جاتا ہے۔ اور خود اسے سرعت انزال ہے۔

تجزیہ :

اس مشکل کیس کو اس علامت نے بہت آسان کر دیا۔ اس کی بیوی کی ماہواری بھی مقررہ وقت پر نہیں آتی تھی سوائے ٹیوبرکولینم سی ایم کی چار خوراکیں ایک ہی دن میں کھلا کر اگلے دن سے نیٹرم کارب 200 کی ایک خوراک روزانہ دی گئی۔

- ڈرائیور صاحب کو ڈرائیوروں والی دوا میڈھورینم سی ایم کی چار خوراکیں اور پھر اگنس کاسٹس 200 کی ایک خوراک روزانہ دی گئی۔

سال گزر گیا۔ ایک دن عورتیں آئیں اور کہا ہمیں سعید اختر نے بھیجا ہے۔ میں سب کچھ بھول چکا تھا۔ سو انہوں نے سارا واقعہ دہرایا تو میں نے ایک دم سوال کیا۔ دوا کا کچھ اثر ہوا؟ انہوں نے کہا۔ اس کی دو ماہ کی بچی ہے۔ اسی لئے تو ہم آئے ہیں۔ ہاں وہ صفائی والی دوا ضرور دینا۔ میں پھر حیران ہوا تو انہوں نے بتایا کہ پہلی چار پڑیاں کھانے سے اگلے ماہ بہت کھل کر ماہواری ہوئی اور اس کے ساتھ جما ہوا کالا خون نکلا۔ اسی لیے تو اُسی ماہ حمل ہو گیا۔

سعید اختر کے گاؤں سے عورتیں آتی رہتی ہیں۔ ٹھیک بھی ہوتی رہتی ہیں مگر ٹیوبرکولینم کی چار خوراکیں صفائی والی دوا کے نام سے پہچانی جاتی ہیں۔

کافی عرصے بعد موصوف خود بھی تشریف لے آئے۔ بتایا کہ جھگڑے میں گولی چلا کر ایک شخص کی ٹانگ زخمی کر کے جیل یاترا پر تھے اور چھ ماہ قید کاٹ کر ابھی رہا ہوئے ہیں۔ یعنی؟ میڈھورینم اسے بالکل ٹھیک ملی تھی۔

کیس نمبر (96) :

اس جوڑے کا مسئلہ یہ تھا کہ حمل ہونے کی بلکہ ان کے بچے رحم مادر میں بڑھنا چھوڑ دیتے تھے۔ تین ماہ تو خیریت سے گزر جاتے تھے مگر پھر وہیں رکاوٹ پڑ جاتی۔ نو ماہ پورے ہونے پر اسقاط کروا دیا جاتا تھا۔ ایسا چار دفعہ ہو چکا تھا۔

میرے پاس آ کر انہوں نے کہا کہ ہم آ تو گئے ہیں مگر لگتا ہے کہ ہماری قسمت میں اولاد نہیں ہے۔

تجزیہ :

ان سے زیادہ سوال و جواب نہیں کئے۔ صرف تسلی اور دوا دی یہ Inter Uterine Growth Retardation کا کیس ہے۔ اسے مختصراً I.U.G.R کہا جاتا ہے۔

انہیں سفلینم سی ایم کی ایک ایک خوراک کھلائی گئی۔ اور کہا گیا کہ حمل ہو جائے تو دوبارہ رابطہ کریں۔

حمل ہو جانے پر بیوی کو پہلے دن سفلینم سی ایم

دوسرے دن : اورم میٹ سی ایم

تیسرے دن : کاسیکم سی ایم

چوتھے دن : کلکیر یا فاس سی ایم

پانچویں دن : ہیلونیاس سی ایم اور چھٹے دن ایکس ریز 30 میں باقی 24 دن بلا سیبو اور

پھر اگلے ماہ یہی دوائیں اسی ترتیب سے نو ماہ تک کھلائی گئیں۔ اس دوران مسلسل الٹراساؤنڈ بھی کیا جاتا رہا۔

آخر اس نے ایک صحت مند بچی کو جنم دیا جواب پانچ سال کی ہو چکی ہے لیکن آج کل میں I.U.G.R میں صرف سکیل کار دیتا ہوں۔

کیس نمبر (97) :

اس شخص کی ایک بچی اور ایک بچہ تھیلے سیمیا سے فوت ہو چکے تھے لیکن اس دفعہ الٹراساؤنڈ کی خبر زیادہ پریشان کن تھی۔ تین ماہ کے حمل کے باوجود جنین محض گوشت کا لوتھڑا تھا۔ اس نے نہ تو کوئی شکل اختیار کی تھی اور نہ ہی اس میں کچھ بنا تھا۔ الٹراساؤنڈ اسپیشلسٹ کی رائے تھی کہ اسے فوراً ضائع کروا دیا جائے۔

میں نے کہا کہ ایک ماہ دوا دے کر دیکھ لیتے ہیں۔ اگر کوئی مثبت تبدیلی آئی تو ٹھیک ورنہ اسقاط کروا دینا۔

تجزیہ :

میں نے اسے بھی I.U.G.R کا ہی کیس سمجھا اور اسے سکیل کار 200 کی چار خوراکیں دے کر ایک ماہ کی پلاسیبو دے دی۔ اگلے دو ماہ دوا اور پھر مسلسل پلاسیبو دی گئی۔ ہمارے اصرار کے باوجود مریضہ نے ڈر کے مارے الٹراساؤنڈ نہیں کروایا۔ تاہم وقت مکمل ہونے پر اس نے صحت مند بچی کو جنم دیا۔ اور اس بچی کو تھیلے سیمیا بھی نہیں ہے۔

کیس نمبر (98) :

اس مریضہ کے رحم میں رسولی تھی اور وہ اس کی جراحت کروانے سے گریزاں تھی کہ کنواری لڑکی کے رحم میں کچھ ہو گیا تو شادی نہیں ہو سکے گی۔

اس کی والدہ کو ذیابیطس تھی اس کی ماہواری معمول کے مطابق تھی۔ سوائے شدید درد کے جو دائیں پہلو سے شروع ہو کر دائیں ٹانگ تک جاتا تھا اور کوئی خاص علامت نہیں تھی۔

تجزیہ :

رحم میں رسولی اور پہلو کا درد جو ٹانگ میں جائے کو ملا کر دیکھا گیا تو دوا Wyethia نکلی سو یہ دوا اسے 30 طاقت میں تین دفعہ روزانہ دی گئی۔

روداد :

درد ایک ہفتہ میں مکمل طور پر ختم ہو گیا اور دو ماہ میں رسولی مکمل طور پر ختم ہو گئی۔

کیس نمبر (99) :

اس مریضہ کو تپ دق ہوئی اور علاج سے ٹھیک ہو گئی پھر دائیں چھاتی کا سرطان ہوا اور اسے کاٹ دیا گیا۔ پھر ریڈیو تھراپی اور کیمو تھراپی ہوئی۔ جس سے ایک کا ایک بازو موٹا ہو گیا مگر میرے پاس یہ اس لئے آئے تھے کہ اس کی خوراک کی نالی تنگ ہو گئی تھی۔ یہ کوئی ٹھوس غذا نہیں کھا سکتی تھی۔ صرف مائع لے سکتی تھی اور وہ بھی منہ میں لے کر بیٹھ جاتی اور گھنٹے بھر میں ایک آدھ گھونٹ حلق سے نیچے اُتار پاتی۔ ایکسرے سے پتہ چلا کہ خوراک کی نالی بوتل پینے کی نکلی جتنی ہو گئی ہے۔

تجزیہ :

اس کی روداد تو بیماریوں سے پر ہے اور دواؤں کا تو حساب لگانا مشکل ہے۔ کیا دیا جائے۔ کارسی نوسن ٹیوبر کولینم ایکسرے ریڈیم بروم۔ او پیم یا فاسفورس؟ مگر میں نے اسی بیماری میں اپنی بار بار کی آزمودہ دوا کو آزمانے کا فیصلہ کیا۔ اور اسے نکس وامیکا سی ایم کی چار خوراکیں ہر تین گھنٹے کے بعد کھلا دیں۔

(وادیہ)

مریضہ اگلے دن سے بہتر ہونے لگ گئی اور تین دن کے بعد دلیہ کھانے کے قابل ہو گئی بہتری رُکنے پر ایک ماہ کے بعد نکس وامیکا د[illegible] ملی گئی۔ دو ماہ میں مریضہ مکمل طور پر صحت یاب ہو گئی یعنی ہر شے کھانے پینے لگی۔

کیس نمبر (100) :

امداد حسین میرے بہت پیارے دوست ہیں۔ محکمہ جنگلات میں ہیں سو میں انہیں جنگل کا بادشاہ کہتا ہوں۔ ان کے بیٹے ہاشم کو ناک کے قریب ایک دانہ بن گیا۔ جسے ماہر امراض جلد نے چھ ماہ تک ٹھیک کرنے کی کوشش کی اور ناکام ہونے پر اسے PIMS لے جانے کا کہا۔ میں اور امداد اسے لے کر PIMS چلے گئے لیکن جمعہ ہونے کی وجہ سے جلد کے ڈاکٹر نہیں ملے۔ پولی کلینک میں بھی ڈاکٹر نہیں ملے۔ تو طے یہ ہوا کہ شام کو کسی ماہر امراض جلد کو پرائیویٹ دکھا لیتے ہیں۔ شام تک وقت گزارنے کے لئے میں انہیں اسلام آباد والے کلینک میں لے آیا اور یہاں آ کر میں نے انہیں کہا کہ مجھے یہ کسی چیز کی الرجی لگتی ہے۔ اس پر امداد نے بتایا کہ جب یہ دانہ بنا تھا تو اس کی دادی نے اسے پھاڑ کر اس پر پین سلین کا پاؤڈر لگا دیا تھا۔ میں نے اسے نکس وامیکا 50M کی ایک خوراک کھلا دی۔ شام کو ماہر امراض جلد کو دکھایا گیا اور اس نے کچھ ٹیسٹ اور بائیوپسی کرنے کا کہا۔ ٹیسٹ تو ہم نے دے دیئے مگر بائیوپسی کا ٹشو لینے کا پروگرام اگلے دن پر جا پڑا مگر بائیوپسی کی ضرورت ہی نہیں پڑی کہ راتوں رات زخم پر کھرنڈ آ گیا اور چند دنوں میں زخم بالکل ٹھیک ہو گیا۔

☆......☆......☆